مکاتب قرآنیہ اور سکولز میں بنیادی مذہبی تعلیمات کے لیے مفید اور جامع کتاب

دینیات

نصاب برائے اطفال حفظ و ترجمہ

(مرتب)
مولانا مفتی محمد ایاز صاحب رئیس جامعہ تبلیغ القرآن

تبلیغ القرآن تعلیمی سوسائٹی

جامعہ تبلیغ القرآن
یوسف آباد دلہ زاک روڈ پشاور پاکستان۔
0092-91-2245300

دینیات

تربیتی نصاب

برائے

حفظ وترجمہ

مولفہ

ابو معاویہ مولانا مفتی محمد ایاز حفظہ اللہ

ناشر

العلم پبلیکیشنز محلہ جنگی پشاور 091-2580325

فہرست مضامین

پیش لفظ 14

حصہ اول۔۔۔عقائد وایمانیات 17

- اللہ پر ایمان 17
- کفر وشرک اور بدعت کا بیان 19
- شرک کے اقسام 20
- باقی افعال شرکیہ 21
- بدعت 22
- چند مشہور بدعات 22
- مسئلہ تقدیر 22
- انبیاء علیہم السلام 23
- فرشتے 23
- جنات 23
- ولی، ولایت اور کرامت 25
- آسمانی کتابیں 25
- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم 25
- کسی کا جنتی ہونا 27
- اہل بیت 27
- قبر کے حالات 27
- علاماتِ قیامت 28
- قیامت کی ابتداء 29
- قیامت کا دن 29
- جنت 29
- اللہ تعالیٰ کا دیدار 30
- دوزخ 30
- ایصال ثواب 30

- خاتمہ 31
- توبہ 31
- گناہوں کا بیان 31
- ایمان کے شعبے 32

حصہ دوم۔۔۔عبادات واحکام 37

- طہارت کا بیان 37
- پانی کا بیان 37
- استنجاء کا بیان 39
- وضو کا بیان 40
- وضو توڑنے والی چیزیں 42
- غسل کا بیان 43
- اذان واقامت 45
- نماز کا بیان 46
- نماز پڑھنے کا طریقہ اور ترجمہ 48
- عورتوں کی نماز 55
- مفسدات نماز یعنی نماز توڑنے والی چیزیں 57
- وتر کی نماز 58
- قضا نماز 60
- سجدہ سہو 61
- سجدہ تلاوت 61
- سفر میں نماز 62
- نمازِ جمعہ 63
- عید کی نماز 64
- نماز جنازہ 66
- زکوٰۃ کا بیان 69
- صدقہ فطر 71

- روزے کا بیان 72
- حج کا بیان 74
- نکاح کا بیان 75
- طلاق کا بیان 77
- معاملات کا بیان 78
- سودی لین دین 83

حصہ سوم۔۔۔اخلاقیات 86

اچھے اخلاق 86

1. خوفِ خدا 86
2. اللہ تعالیٰ سے امید 86
3. صبر 86
4. شکر 87
5. توکل 88
6. اللہ تعالیٰ سے محبت 88
7. اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی رہنا 88
8. خالص نیت 89
9. بڑوں کی عزت 89
10. سچ 89

برے اخلاق 91

1. جھوٹ 91
2. غصہ 91
3. حسد 92
4. مال کی محبت 92
5. کنجوسی 93
6. شہرت پسندی 93
7. غرور و تکبر 94

8. خود پسندی 94
9. زیادہ بولنے کی عادت 94
10. زیادہ کھانے کی حرص 95
حصہ چہارم۔۔۔ احادیث نبوی ﷺ 97
- احادیث مبارکہ کی اہمیت و فضیلت 97
- نیت پر دارومدار 98
- قرآن اور حدیث 98
- قرآن ہی عزت اور ذلت کا سبب ہے 98
- سنت رسول ﷺ اور سنت خلفائے راشدینؓ 99
- شرک سے اجتناب 99
- ارکانِ اسلام 99
- وضو اور نماز 99
- مسواک کرنے کے فائدے 100
- اذان دینے کی فضیلت 100
- مؤذن کا جواب 100
- نماز چھوڑنے کا نقصان 100
- مقبول دعا 100
- امام کی پوری پوری اقتدا کی جائے 101
- صف سیدھا رکھنا 101
- مساجد، اللہ کی محبوب جگہیں 101
- صدقہ، جہنم سے بچاؤ 101
- عالم کی فضیلت 101
- مسلمان کی خیر خواہی 102
- دوسروں کے کام آنا 102
- اہل عیال سے حسن سلوک 102
- بغاوت پر امادہ نہ کرنا 102

- اعلانیہ گناہ 103
- مومن وہ جس سے لوگ پُر امن ہو 103
- اولاد کے لیے بہتر تحفہ 103
- مشورہ نام ہے اعتماد کا 103
- پڑوسی کا حق 103
- مسلمان پر ہتھیار اٹھانا 104
- حسن اخلاق، مقصد نبوت 104
- بُرے اخلاق 104
- نرم مزاجی 104
- سلام میں پہل 104
- شکر گزاری 105
- حسد سے بچو 105
- تکبر کی قباحت 105
- بے پردگی کے خطرات 105
- دو بڑی نعمتیں 105
- قبر کا منظر 106
- قیامت بُرے وقت میں آئے گی 106
- جنت کی قدر و قیمت 106
- خاتمہ 106

حصہ پنجم۔۔۔ سیرت النبی ﷺ 107

مکی اور مدنی دور 108

باب 1: ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ 108

باب 2: پرورش اور خاندان 109

باب 3: آپ ﷺ کا وطن 110

باب 4: آپ ﷺ کا حسن تدبیر 110

باب 5: نبی کریم ﷺ کے عمدہ اخلاق 112

باب6: نبی کریم ﷺ کی شادی اور اولاد	114
باب7: ازواج مطہرات (آپ ﷺ کی بیویاں)	115
باب8: نبوت ملنا	116
باب9: دعوت اسلام کا آغاز	116
باب10: دشمنان اسلام کا ردعمل	118
باب11: ہجرت حبشہ	119
باب12: غم کا سال	120
باب13: طائف کا سفر	121
باب14: واقعہ معراج	122
باب15: مدینہ منورہ	122
باب16: نبی کریم ﷺ کی ہجرت	123
باب17: مدینہ میں آپ ﷺ کا استقبال	124
باب18: مہاجر اور انصار بھائی چارہ	125
باب19: مدینہ منورہ کے حالات	125
باب20: مسلمانوں کے تین دشمن	126
باب21: غزوات	127
باب22: غزوہ بدر	127
باب23: غزوہ اُحد	128
باب24: غزوہ خندق	129
باب25: صلح حدیبیہ	129
باب26: فتح مکہ	131
باب27: حجۃ الوداع	132
باب28: نبی کریم ﷺ کی وفات	133
باب29: آپ ﷺ کے معجزے	134
مختصر خاکہ سیرت نبی ﷺ	136
• نبی کریم ﷺ کا سلسلہ نسب	136

- نبی کریم ﷺ کے آباء واجداد 136
- نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات 136
- نبی کریم ﷺ کی اولاد 137
- نبی کریم ﷺ کے چچا 138
- نبی کریم ﷺ کی پوپھیاں 138
- رسول اللہ ﷺ کے داماد 138
- رسول اللہ ﷺ کی رضاعی مائیں 139
- رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی بہن 139
- رسول اللہ کے مؤذن 139
- رسول اللہ ﷺ کے خادم 140
- رسول اللہ ﷺ کے پہرہ دار 140
- رسول اللہ ﷺ کے مشہور غزوات 141
- رسول اللہ ﷺ کے دعوتی خطوط 141
- رسول اللہ ﷺ کے گھوڑوں کے نام 141
- رسول اللہ ﷺ کی خچروں کے نام 141
- رسول اللہ ﷺ کی اونٹیوں کے نام 141
- رسول اللہ ﷺ کے گدھوں کے نام 141
- رسول اللہ ﷺ کی تلواروں کے نام 142
- رسول اللہ ﷺ کے نیزوں کے نام 142
- رسول اللہ ﷺ کی لاٹھیوں کے نام 142
- رسول اللہ ﷺ کی کمانوں کے نام 142
- رسول اللہ ﷺ کے ترکشوں کے نام 142
- رسول اللہ ﷺ کے خودوں کے نام 142
- رسول اللہ ﷺ کی زِرہوں کے نام 142
- رسول اللہ ﷺ کے خلفاء اور صحابہؓ 143
- آپ ﷺ کے بعد منصبِ خلافت پر فائز ہونے والے صحابہؓ 143

- سوانح خلفاء راشدینؓ 143
- عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین 145
- اہل کتاب صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین 145
- قاصد اور سفیر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین 145
- تاجر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین 145
- شاعر اور خطیب صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین 146
- کم سن صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین 146
- بزرگ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین 146

حصہ ششم۔۔۔ مسنون دعائیں 147

- دعا کی اہمیت اور آداب و شرائط 148
- قبولیت دعا کی شرائط 148
- مسنون دعائیں 149
- سوتے وقت پڑھنے کی دعا 149
- جاگنے کی دعا 149
- جب برا خواب دیکھے تو یہ دعا پڑھے 149
- اگر سوتے ہوئے ڈر جائے 150
- بیت الخلاء جانے کی دعا 150
- بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا 150
- آئینہ میں دیکھنے کی دعا 150
- کپڑے پہننے کی دعا 150
- جب نیا کپڑا پہنے تو یہ کہے 151
- کپڑے اُتارتے وقت 151
- جب دوسرے کو نیا کپڑا پہنے دیکھے 151
- دولہا کو یوں مبارک دے 151
- کھانا کھانے کی دعا 152
- کھانا کھانے کے بعد دعا 152

- جب دودھ پیے تو یہ دعا پڑھے 152
- گھر سے نکلنے کی دعا 152
- گھر میں داخل ہونے کی دعا 152
- جب غصہ آئے تو یہ دعا پڑھے 152
- جب آدمی کسی کام میں متردد ہو اور استخارہ کا وقت نہ ہو تو یہ مختصر دعا پڑھے 153
- جب مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے 153
- مسجد سے نکلتے وقت کی دعا 153
- وضو شروع کرنے کی دعا 153
- وضو کے درمیان میں یہ دعا پڑھے 153
- وضو کے بعد یہ دعا پڑھے 154
- اذان کے بعد کی دعا 154
- فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد 154
- بازار میں داخل ہونے کی دعا 155
- بازار میں جائے تو یہ دعا پڑھے 156
- مجلس سے اٹھنے کی دعا 156
- سفر کی دعا 156
- سواری کی دعا 157
- جب کشتی یا جہاز چلنے لگے تو یہ کلمات کہیں 157
- جب سواری کسی منزل پر ٹھہرنے لگے 157
- جب کسی نئی بستی میں داخل ہو 158
- سفر سے واپسی کی دعا 158
- کسی کو رخصت کرتے وقت یہ دعا پڑھے 158
- جب کوئی ہدیہ دے تو اُسے دعا دیتے ہوئے یوں کہے 158
- چاند دیکھنے کی دعا 158
- روزہ افطار کرنے کی دعا 159
- شب قدر ہو تو یہ دعا پڑھے 159

- بارش طلب کرنے کی دعا 159
- بارش کے نزول کے وقت یہ دعا پڑھے 159
- جب بارش زیادہ ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے 159
- جب بادل گرجنے کی آواز سنے تو یہ دعا پڑھے 160
- جب آندھی آئے تو یہ دعا پڑھے 160
- جب گدھے کی آواز سنے تو یہ پڑھے 160
- جب قرض کی ادائیگی کی فکر ہو 160
- اگر نظر بد لگ جائے 160
- کسی مصیبت زدہ کو دیکھنے پر یہ دعا پڑھے 161
- کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو یوں دعا دے 161
- جب مصیبت یا تکلیف پہنچے تو یہ دعا پڑھے 161
- کسی کے ڈر اور خوف سے بچنے کی دعا 161
- جب مریض کی عیادت کرے تو یوں تسلی دے 161
- مریض کی شفا کیلئے پڑھنے کی دعا 162
- بچہ کو مرض اور دوسرے شر سے بچانے کے لیے 162
- تعزیت کی دعا 162
- میت کے وارث سے بوقت تعزیت یہ الفاظ کہے 162
- جب میت کو قبر میں رکھے تو یہ پڑھے 162
- قبرستان میں جانے کی دعا 162
- جب وساوس میں مبتلا ہو 163
- فتنوں سے حفاظت کی دعا 163
- صبح وشام پڑھنے کی دعا 163
- جب سورج طلوع ہو 163
- صبح کی دعا 163
- صبح اور شام کی ایک خاص دعا 163
- ایمان مفصل 164

- ایمان مجمل 164
- کلمہ طیبہ 164
- کلمہ شہادت 164
- کلمہ تمجید 165
- کلمہ توحید 165
- کلمہ استغفار 165
- کلمہ رد کفر 165
- نماز حاجت 166
- دعائے استخارہ 167
- اسماء حسنیٰ 169

حصہ ہفتم۔۔۔ ابتدائی عربی 175

(۱) اَلْاَعْدَادُ [گنتی] 175
(2) عَشَرَاتٌ [دہائیاں] 176
(3) اَلْمَطْبَخُ [باورچی خانہ میں استعمال ہونے والی چیزیں] 176
(4) اَلْخَضْرَوَاتُ [سبزیاں] 176
(5) اَیَّامُ الْاُسْبُوْعِ [ہفتے کے دن] 177
(6) شُهُوْرُ السنةِ الْقَمَرِيَّة [سال کے قمری مہینے] 177
(7) شُهُوْرُ السنةِ الشمسية [سال کے شمسی مہینے] 177
(8) اَلْاَلْوَانُ [مختلف رنگ] 178
(9) اَلْفَوَاکِهُ [مختلف پھل] 178
(10) مَاکُوْلَاتٌ وَمَشْرُوْبَاتٌ [کھانے پینے کی چیزیں] 178
(11) مَوَاصِلَاتٌ [ذرائع آمد ورفت] 178
(12) اَلْفَصْلُ [درس گاہ] 179
(13) اَلْمِهَنُ [پیشے] 179
(14) خَصَائِلٌ [اچھی عادات] 179
(15) رَذَائِلٌ [بری عادات] 180

(16)	اَعْضَاءُ الْجِسْمِ[بدن کے حصے]	180
(17)	اُسْرَتِیْ [میرا خاندان]	181
(18)	اَلْحَیْوَانَاتُ [جانور]	181
(19)	اَلطُّیُوْرُ[پرندے]	181
(20)	اَلْفُصُوْلُ [موسم]	181
	عربی مکالمہ	
182		

پیش لفظ

بچوں کی تربیتِ دین اسلام کا ایک بہت بڑا اور اہم باب ہے۔اس مادی اور پُر فتن دور میں بچوں کی تربیت کے لیے ایک نظام کی تیاری نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس دور پُر فتن میں اپنے بچوں کو اگر نہ بچایا گیا تو کل پتہ نہیں یہ بچے معاشرے میں کیا گل کھلائیں گے۔اسی بنا پر ارباب علم ودانش اس خطرے کو محسوس کرتے ہوئے بچوں کی تربیت کے لیے خاطر خواں کوشش کرتے ہیں اور ایسے سعادت مند والدین بھی اس معاشرے میں موجود ہے جو اپنے بچوں کی شروع ہی سے اسلامی خطوط پر تربیت کا اہتمام کرتے ہیں الحمد اللہ جس کے بہتر نتائج سامنے آتے ہیں۔

بچوں کو ابتداء ہی سے اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنا اُن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف بٹھانا، نبی پاک ﷺ کے سنت پر عمل پیرا کروانا، گناہوں سے ان کو نفرت دلانا، ایمانیات کو یاد کروانا، نماز اور مسنون دعائیں سکھانا، اداب کی تعلیم دینا اور بروقت ان کے تمام اعمال کی نگرانی کرنا، عمل کرنے پر ان کو شاباش دینا، عمل نہ کرنے کے صورت میں فی الفور انہیں پیار سے یاد دلانا اور سمجھانا۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو ایک انسان کو با ادب، نیک اور متقی بنا دیتی ہیں اور معاشرے کے لیے ایک مثبت کردار کی صورت میں ایک نسل نو مل جاتی ہے۔اس تربیتی سلسلے میں ایک خاص کردار اہل مدارس، مساجد اور مکاتب کا بھی ہے جو کہ بچوں کے لیے ابتدائی تعلیمات پر مشتمل تربیتی پروگرامات اور سلسلے چلاتے ہیں۔ "تبلیغ القرآن تعلیمی سوسائٹی" بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے جو کہ مدارس کے منتظمین اور معلمین کی رہنمائی کے لیے بہترین نظام ونصاب کی تیاری کرتی رہتی ہے۔زیر نظر کتاب "تربیتی نصاب برائے حفظ وترجمہ" بھی اسی ترتیب کا ایک حصہ ہے، جو کہ حفظ وترجمہ پڑھنے والے بچوں کو پڑھایا جاتا ہے، تاکہ بچے حفظ القرآن یا ترجمہ القرآن ختم کرنے ساتھ ساتھ ابتدائی اسلامی تعلیمات سے بھی بہرور ہوں۔ آج کے یہی بچے ابتدائی دینی تعلیم پا کر کل بڑے ہو کر اپنی زندگی دین کے مطابق گزاریں گے۔ان شاءاللہ۔

یہ کتاب "دینیات "(تربیتی نصاب برائے حفظ وترجمہ) بنیادی طور پر ہمارے استاد محترم حضرت مولانا مفتی محمد ایاز درانی صاحب کا مرتب کردہ ہے جو ابتدائی دینی تعلیمات پر مشتمل مفید

اور بہت اہم مجموعہ ہے۔اس کتاب کے کل سات حصّے ہیں۔ حصہ اوّل بنیادی عقائد اور ایمانیات، حصہ دوم ضروری احکام وعبادات، حصہ سوم اخلاق حسنہ وسیئہ، حصہ چہارم چالیس احادیث نبوی ﷺ، حصہ پنجم سیرت النبی ﷺ، حصہ ششم ضروری اور اہم مسنون روز مرہ دعائیں جبکہ حصہ ہفتم ابتدائی عربی پر مشتمل ہے۔

الغرض کتاب کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مسلمان بچوں کے لیے ایک مختصر نصاب مرتب کیا جائے جس میں دینی اہم اور ضروری معلومات موجود ہوں۔خاص کر مدارس، مساجد اور سکولوں میں پڑھنے والے بچے جو کہ حفظ اور ترجمہ کے طلبہ ہیں اُن کو یہ نصاب یاد کروایا جائے اور عمل میں لایا جائے۔اسی طرح قاعدہ، ناظرہ پڑھنے والے بچوں / بچیوں کے لیے الگ نصاب اور سلیبس تیار کیا گیا ہے۔تمام نصاب کو قاعدہ، ناظرہ، حفظ اور ترجمہ کے ساتھ ساتھ آسان طریقے سے سالوں کے ترتیب سے خاکہ نصاب(سلیبس)میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ پڑھنے اور پڑھانے میں کوئی دقت نہ ہو اور مطلوبہ نتائج سامنے آجائے۔اللہ سے دُعا ہے کہ اس نیک جذبے اور ارادے کو عملی شکل دیں اور نونہالانِ امت کے لیے یہ نصاب مفید ثابت ہو۔اللہ تعالیٰ اس نصاب ونظام کو عام وتام فرمائیں اور اسے ہماری نسل کے لیے حرز جان بنائیں۔آمین یارب العالمین۔

نگران اعلیٰ تبلیغ

القرآن تعلیمی سوسائٹی

لقمان احمد

مآخذ

کتاب کو مرتب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۱: تسہیل بہشتی زیور (حضرت تھانویؒ۔۔مرتبہ اساتذہ جامعۃ الرشید)

۲: تعلیم الاسلام (مفتی کفایت اللہ دہلویؒ)

۳: مردوں کا دینی معلم (مفتی ابولبابہ صاحب)

۴: کتب مسنون دعائیں ۵: کتب سیرت

حصہ اول

عقائد و ایمانیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عقائد (ایمانیات)

اللہ پر ایمان:

- یہ تمام کائنات پہلے کچھ بھی موجود نہیں تھی، اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اسے پیدا فرمایا۔
- اللہ تعالیٰ ایک ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس نے کسی کو جنا، نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی اس کے برابر۔
- وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔
- کوئی چیز اس جیسی نہیں، وہ سب سے الگ ہے۔
- وہ ہمیشہ زندہ ہے۔ ہر چیز پر اس کو قدرت ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے۔ کلام فرماتا ہے لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں۔ جو چاہے کرتا ہے، کوئی اس کو روک ٹوک کرنے والا نہیں۔
- وہی عبادت کے لائق ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے، بڑائی والا ہے۔ ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے، اس کو کوئی پیدا کرنے والا نہیں۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ قوت والا ہے۔ بہت دینے والا ہے، روزی پہنچانے والا ہے، جس کی روزی چاہے تنگ کردے اور جس کی چاہے زیادہ کردے۔ جس کو چاہے پست کردے، جس کو چاہے بلند کردے۔ جس کو چاہے عزت دے، جس کو چاہے ذلت دے۔ انصاف والا ہے۔ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔
- خدمت اور عبادت کی قدر کرنے والا ہے۔ دعا کو قبول کرنے والا ہے۔ وہ سب پر حاکم ہے، اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اس کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کا کام بنانے

والے ہے۔ اسی نے سب کو پیدا کیا ہے، وہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا۔ وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے۔

- وہ علامات اور صفات سے پہچانا جاتا ہے، اس کی حقیقت کوئی نہیں جان سکتا۔ گناہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے، جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت دیتا ہے۔ کائنات میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے، اس کے حکم کے بغیر ذرہ بھی نہیں ہل سکتا۔
- نہ وہ سوتا ہے، نہ اونگھتا ہے۔ وہ تمام کائنات کی نگرانی سے تھکتا نہیں۔ وہی ساری کائنات کو تھامے ہوئے ہے۔ اس کے لیے تمام صفات کمال ثابت ہیں اور وہ ہر نقص وعیب سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات:

اللہ تعالیٰ کی صفات ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اس کی کوئی صفت کبھی ختم نہیں ہوسکتی۔ قرآن وحدیث میں جہاں پر اللہ تعالیٰ کے لیے مخلوق جیسی صفات کا ذکر ہے، جیسے: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ یا اللہ تعالیٰ کا عرشِ عظیم پر قائم ہونا وغیرہ، ان کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، بندوں کو ایسی چیزوں کی حقیقت کی جستجو کیے بغیر ایمان لانے کا حکم ہے۔ یہ صفات اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کے لیے ثابت ہیں، ان کی کوئی کیفیت اور نوعیت کسی کو معلوم نہیں۔

عقیدۂ توحید:

دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں۔

تمام قرآن مجید میں اول سے آخر تک توحید کی تعلیم بھری ہوئی ہے! چند آیتیں یہ ہیں:

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (بقرہ:۱۶۳)

”تمہارا معبود ایک اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے“

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (آل عمران:۱۸)

" اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور اہل علم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ انصاف قائم رکھنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غالب حکمت والا ہے۔"

اسی طرح اور بے شمار آیتیں اللہ تعالیٰ کی توحید کی تعلیم دیتی ہیں جیسے:

قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ " تو کہہ کہ اللہ ایک ہے"۔

کفر و شرک اور بدعت کا بیان

ایمان اس وقت درست ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے۔

کفر:

جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا کفر ہے۔ مثلاً کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو نہ مانے یا اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کرے یا دو تین خدا مانے یا فرشتوں کا انکار کرے یا اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرے یا کسی پیغمبر کو نہ مانے یا تقدیر سے منکر ہو یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا اللہ تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار یا شک کرے، یا رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی کسی خبر کو جھوٹا سمجھے ،اس میں عیب نکالنا، اس کا مذاق اڑانا، تو ان تمام صورتوں میں انسان کافر ہو جائے گا۔

شرک:

اور شرک اسے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرے یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کسی اور پر خرچ کرے۔

شرک کے اقسام

اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک:

ذات میں شرک کرنے کے معنی یہ ہے کہ دو، تین یا زیادہ خدا ماننے لگے جیسے کہ عیسائی تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہیں اور آتش پرست دو خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہوئے اور جیسے ہندو کہ بہت سے خدا مان کر مشرک ہوئے ہیں۔

صفات میں شرک:

اللہ تعالیٰ کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئی صفت ثابت کرنا شرک ہے کیونکہ کسی مخلوق میں خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی، ولی ہو یا شہید، پیر ہو یا امام، اللہ تعالیٰ کی صفتوں کی طرح کوئی صفت نہیں ہو سکتی۔

شرک فی الصفات کے اقسام:

شرک فی الصفات کی بہت سی قسمیں ہیں۔ یہاں پر ہم چند قسموں کا ذکر کر دیتے ہیں:

[1] شرک فی القدرت:

اللہ تعالیٰ کی طرح صفت قدرت کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسا سکتے ہیں یا بیٹا بیٹی دے سکتے ہیں یا مرادیں پوری کر سکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں یا مارنا، جلانا ان کے قبضے میں ہے یا کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں۔ یہ تمام باتیں شرک ہیں۔

[2] شرک فی العلم:

اللہ تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کے لئے صفت علم ثابت کرنا مثلاً یوں سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کی طرح فلاں پیغمبر یا ولی پیر وغیرہ غیب کا علم رکھتے تھے یا اللہ کی طرح ذرہ ذرہ کا انہیں علم

ہے یا ہمارے تمام حالات سے واقف ہیں یا دور و نزدیک کی چیزوں کی خبر رکھتے ہیں یہ سب شرک فی العلم ہے۔

[3]شرک فی السمع والبصر:

اللہ تعالیٰ کی صفت سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں یا ہمیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں سب شرک ہے۔

[4]شرک فی الحکم:

اللہ تعالیٰ کی طرح کسی اور کو حاکم سمجھنا اور اس کے حکم کو اللہ کے حکم کی طرح ماننا۔ مثلاً پیر صاحب نے حکم دیا کہ یہ وظیفہ نماز عصر سے پہلے پڑھا کرو تو اس حکم کی تعمیل اس طرح ضروری سمجھے کہ وظیفہ پورا کرنے کی وجہ سے عصر کا وقت مکروہ ہو جانے یا قضا ہو جانے کی پروانہ کرے یہ بھی شرک ہے۔(اسی طرح اللہ کے حکم اور قانون کے مقابلے میں کسی اور کے حکم اور قانون پر راضی ہونا بھی شرک ہے)۔

[5]شرک فی العبادت:

اللہ تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا۔ مثلاً کسی قبر یا پیر کو سجدہ کرنا یا کسی کے لئے رکوع کرنا یا کسی پیر، پیغمبر، ولی، امام کے نام روزہ رکھنا یا کسی کی نذر اور منت ماننا یا کسی قبر یا مرشد کے گھر کا خانہ کعبہ کی طرح طواف کرنا یہ سب شرک فی العبادت ہے۔

باقی افعال شرکیہ:

بہت سے کام ایسے ہیں کہ ان میں شرک کی ملاوٹ ہے، ان تمام کاموں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ وہ کام یہ ہیں۔

نجومیوں سے غیب کی خبریں پوچھنا۔ پنڈت کو ہاتھ دکھانا کسی سے فال کھلوانا، چیچک یا کسی اور بیماری کی چھوت کرنا۔ اور یہ سمجھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ تعزیہ بنانا، علم اٹھانا، قبروں پر چڑھاوا چڑھانا، نذر نیاز کرنا، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھانا، بزرگوں کی تصویریں

بنانا یا تصویروں کی تعظیم کرنا، کسی پیر یا ولی کو حاجت روا، مشکل کشا کہہ کر پکارنا۔ کسی پیر کے نام کی سر پر چوٹی رکھنا۔ یا محرم میں اماموں کے نام کا فقیر بننا، قبروں پر میلہ لگانا، عرس کرنا وغیرہ۔

بدعت:

ہمارے دین میں کفر اور شرک کے بعد بدعت بڑا گناہ ہے۔

بدعت بہت بری چیز ہے نبی کریم ﷺ نے بدعت کو مردود فرمایا ہے اور جو شخص بدعت نکالے اس کو دین کا ڈھانے والا بتایا ہے اور فرمایا کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

بدعت کی تعریف:

بدعت ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو یعنی قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کا ثبوت نہ ملے اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں اس کا وجود نہ ہو۔ اور اسے دین کا کام سمجھ کر ثواب کی نیت سے کیا یا چھوڑا جائے۔

چند مشہور بدعات:

لوگوں نے ہزاروں بدعتیں نکالی ہیں۔ چند بدعتیں یہ ہیں:

پختہ قبریں بنانا 'قبروں پر گنبد بنانا 'دھوم دھام سے عرس کرنا 'قبروں پر چراغ جلانا' قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا 'میلاد منانا، ذکر کے لیے حلقہ بنانا اور جہر سے ذکر کرنا میت کے مکان پر کھانے کے لئے جمع ہونا 'شادی میں سہرا باندھنا 'بدھی پہنانا 'اور ہر جائز یا مستحب کام میں ایسی شرطیں اپنی طرف سے لگانا جن کا شریعت سے ثبوت نہ ہو بدعت ہے۔

مسئلہ تقدیر:

دنیا میں جو کچھ بھلا، برا ہوتا ہے سب کو اللہ تعالیٰ، اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے علم کے مطابق اس کو پیدا کرتا ہے۔

ہر بات اور اچھی اور بری چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے اور ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے اللہ تعالیٰ کے اسی علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں۔ کوئی اچھی یا بری بات اللہ تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں۔

مشیئت وارادہ:

بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ دار بنا کر ارادہ دیا ہے، جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں، گناہ کے کام سے اللہ تعالیٰ ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام:

- انبیاء اللہ تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے بندوں تک احکام پہنچانے کے لیے مقرر فرماتے ہیں۔ وہ سچے ہوتے ہیں، کبھی جھوٹ نہیں بولتے، گناہ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام پورے پورے پہنچادیتے ہیں۔ اس میں کمی بیشی نہیں کرتے۔
- انبیائے کرام علیہم السلام میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب کے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور باقی انبیاء علیہم السلام درمیان میں آئے۔
- ان میں بعض بہت مشہور ہیں، جیسے: حضرت نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، الیاس علیہ السلام، الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ السلام، ادریس علیہ السلام، ذوالکفل علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، شعیب علیہ السلام۔
- پیغمبروں کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتائی، اس لیے یہ عقیدہ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں، ہم ان سے پر ایمان لاتے ہیں جو ہمیں معلوم ہیں، اور جو ہمیں معلوم نہیں ان پر بھی۔
- پیغمبروں میں بعض کا مرتبہ بعض سے بڑا ہے۔ سب سے زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد

مصطفیٰ ﷺ کا ہے۔ آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا۔

- قیامت تک جتنے انسان اور جن ہوں گے آپ ﷺ ان سب کے پیغمبر ہیں۔
- تمام انبیاء علیہم السلام معصوم یعنی گناہوں سے پاک ہیں۔

معجزات:

اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بہت سے انبیائے کرام علیہم السلام بندوں کو سیدھی راہ بتانے آئے۔ ان کی سچائی ثابت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی اور عجیب وغریب باتیں ظاہر کیں جو دوسرے لوگ نہیں کرسکتے۔ ایسی باتوں کو "معجزہ" کہتے ہیں۔

معراج:

ہمارے پیغمبر ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سارے معجزات دی ہیں، ان میں ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ بیداری کی حالت میں مکہ مکرمہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتواں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، پہنچایا، اس کو "معراج" کہتے ہیں۔

فرشتے:

اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے، ان کو "فرشتے" کہتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کائنات کا نظام چلانے سے متعلق بہت سے کاموں پر مامور ہیں۔ وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جس کام میں لگا دیا ہے وہ اسی میں لگے ہوئے ہیں۔

ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں:

حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

جنات:

اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے، وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی، ان کو

"جن" کہتے ہیں۔ ان میں نیک وبد ہر قسم کے ہوتے ہیں۔ ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان سب میں زیادہ مشہور اور شریر "ابلیس" یعنی شیطان ہے۔

ولی، ولایت اور کرامت:

مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے، گناہوں سے بچتا ہے، دنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبروں کی مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو "ولی" کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی خلافِ عادت ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں، ان باتوں کو "کرامت" کہتے ہیں۔

- ولی کتنے ہی بڑے درجے کو پہنچ جائے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔
- کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا کیسا ہی پیارا ہو جائے مگر جب تک انسان کے ہوش وحواس باقی ہوں اسے "شریعت" کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز، روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ گناہ کے کام اس کے لیے جائز نہیں ہوتے۔
- جس شخص کا عمل شریعت کے خلاف ہو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کے ہاتھ سے کوئی ایسا کام سرزد ہو جو عام لوگ نہیں کر سکتے تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی چال ہے۔ اس کے بارے میں ولی اور بزرگ ہونے کا عقیدہ نہیں رکھنا چاہیے۔
- اولیائے کرام کو بعض راز کی باتیں خواب یا بیداری میں معلوم ہو جاتی ہیں، اسے "کشف" اور "الہام" کہتے ہیں، اگر وہ شریعت کے مطابق ہے تو قبول ہے یعنی اس کے انکار کی ضرورت نہیں، اور نہ اس کا ماننا ضروری ہے اور اگر شریعت کے خلاف ہے تو قبول نہیں۔

آسمانی کتابیں:

اللہ تعالیٰ نے بہت سی کتابیں آسمان سے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے بہت سے پیغمبروں پر اتاریں، تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتائیں اور رہنمائی کریں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں:

(1) تورات، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتری۔

(2) زبور، حضرت داؤد علیہ السلام پر اتری۔

(3) انجیل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اتری۔

(4) قرآن مجید ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر اترا۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، اس کے بعد کوئی کتاب آسمان سے نہیں آئے گی۔ قیامت تک قرآن ہی کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا، مگر قرآن مجید کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے، اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم:

ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا ہے، ان کو "صحابہ" کہتے ہیں۔ جس نے مسلمان ہونے کی حالت میں صحابی کو دیکھا، وہ "تابعی" ہے اور جس نے تابعی کو اسی طرح سے دیکھا وہ "تبع تابع" ہے۔

ان سب کی فضیلت حدیث شریف میں خصوصیت کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔ ان سب سے محبت اور ان سب کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہیے۔ اگر ان کا آپس میں کوئی اختلاف سننے میں آئے تو اس کو بھول چوک سمجھے، ان کی کوئی برائی نہ کرے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سب سے زیادہ فضیلت والے چار صحابی ہیں: سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اُن کے نائب بنے اور دین کا انتظام سنبھالا، اس لیے آپ خلیفہ اوّل کہلاتے ہیں۔ آپ تمام اُمت میں سب سے افضل ہیں۔

ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ دوسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں، آپ تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں آپ چوتھے خلیفہ ہیں۔

صحابی کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی رتبے میں ادنیٰ درجے کے صحابی کے برابر نہیں پہنچ سکتے۔

کسی کا جنتی ہونا:

جن لوگوں کا نام لے کر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا جنتی ہونا بتلادیا ہے (مثلاً دس بڑے صحابہ جنہیں "عشرہ مبشرہ" کہتے ہیں) ان کے سوا کسی اور کے جنتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگاسکتے، البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اللہ کی رحمت سے اچھی امید رکھنا ضروری ہے۔

اہل بیت:

رسول اللہ ﷺ کی اولاد اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن آپ کے "اہل بیت" ہیں۔ یہ سب مقدس ہستیاں تعظیم کے لائق ہیں۔ اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا ہے اور بیویوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔

قبر کے حالات:

جب آدمی مرجاتا ہے اگر اس کو دفن کیا جائے تو دفنانے کے بعد، اور اگر نہ دفنا دیا جائے تو جس حال میں بھی ہو، اس کے پاس دو فرشتے جن میں سے ایک "منکر" دوسرے کو "نکیر" کہتے ہیں، آکر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمد ﷺ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟ درست جواب دینے پر پھر اس کے لیے ہر طرح کا چین وسکون ہے۔ جنت کی طرف کھڑکی کھول دی جاتی ہے جس سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور وہ مزے سے سویا رہتا ہے۔ اور اگر ایماندار نہ ہو تو سب باتوں کے جواب میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں، پھر اس پر قیامت تک بڑی سختی اور عذاب ہوتا رہتا ہے۔

یہ سب باتیں مردے پر گزرتی ہیں، مگر ہم لوگ نہیں دیکھتے، جیسے سوتا آدمی خواب میں

سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے پاس بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

مرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام کے وقت مردے کو اس کا ٹھکانا دکھایا دیا جاتا ہے، جنتی کو جنت دکھا کر خوشخبری دی جاتی ہے اور دوزخی کو دوزخ دکھا کر حسرت بڑھا دی جاتی ہے۔

علاماتِ قیامت:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں اور لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانیاں اور ان پر سختیاں کرنے لگیں اور امانت میں خیانت ہونے لگے۔ اور گانے بجانے ، ناچ رنگ کی زیادتی ہو جائے اور پچھلے لوگ پہلے بزرگوں کو برا کہنے لگیں۔ بے علم اور کم علم لوگ پیشوا بن جائیں، چرواہے وغیرہ کم درجے کے لوگ بڑی اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں، نا قابل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں تو سمجھو کہ قیامت قریب آگئی ہے!

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے قیامت کی جتنی نشانیاں بتائی ہیں سب ضرور پوری ہونے والی ہیں۔ قربِ قیامت کے وقت حضرت مہدی ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے حکومت کریں گے، دجال نکلے گا اور دنیا میں بہت فساد مچائے گا۔ اسے قتل کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے۔ یاجوج ماجوج بڑی فسادی لوگ ہیں، وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گے اور بہت فساد مچائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہلاک ہوں گے۔ ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا۔

سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا۔ قرآن مجید اٹھ جائے گا اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مر جائیں گے، تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی، اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں ہوں گی۔ پھر قیامت آئے گی۔

قیامت کب آئے گا:

قیامت آنے والی ہے لیکن اس کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کا دن اور محرم کی دسویں تاریخ ہوگی اور نبی کریم ﷺ نے قیامت کی جو

نشانیاں بتادی ہیں ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آجانا معلوم ہو سکتا ہے۔

قیامت کی ابتداء:

جب ساری نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو قیامت شروع ہو جائے گی۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے حکم سے صور پھونکیں گے۔ صور سینگ کی شکل کی ایک چیز ہے۔ صور کے پھونکنے سے زمین وآسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ تمام مخلوقات مر جائیں گی اور جو مر چکے ہیں ان کی روحیں بے ہوش ہو جائیں گی، مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے۔ ایک مدت اسی کیفیت پر گزر جائے گی۔

قیامت کا دن:

پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا کہ تمام مخلوقات پھر پیدا ہو جائیں تو دوسری بار پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس سے پھر ساری مخلوقات پیدا ہو جائیں گی۔ مردے زندہ ہو جائیں گے اور حشر کے میدان میں سب اکٹھے ہوں گے اور وہاں کے تکلیفوں سے گھبرا کر باری باری سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائیں گے۔ آخر ہمارے پیغمبر ﷺ سفارش کریں گے۔ ترازو نصب کی جائے گی، بھلے، برے عمل تولے جائیں گے ان کا حساب ہو گا۔ بعض لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ نیک لوگوں کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں اور برے لوگوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ ہمارے پیغمبر ﷺ اپنی امت کو حوضِ کوثر کا پانی پلائیں گے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا، پل صراط پر چلنا ہو گا، جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر جنت میں پہنچ جائیں گے۔ جو برے ہیں وہ اس سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

جنت:

جنت پیدا ہو چکی ہے اور اس میں طرح طرح کے چین وسکون کے اسباب اور نعمتیں ہیں۔

جنتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہو گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔

اللہ تعالیٰ کا دیدار:

جنت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو جنتیوں کو نصیب ہو گا۔ اس کی لذت کے مقابلہ میں تمام نعمتیں بے حیثیت معلوم ہوں گی۔

البتہ دنیا میں بیداری کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو ان آنکھوں سے کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

دوزخ:

دوزخ پیدا ہو چکی ہے، اس میں سانپ، بچھو اور طرح طرح کے عذاب ہیں۔ دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہو گا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور نیک لوگوں کی سفارش سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے، چاہے کتنے ہی زیادہ گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو موت بھی نہیں آئے گی۔

ایصال ثواب:

میت کو عبادت بدنی اور مالی کا ثواب پہنچتا ہے۔ یعنی زندہ لوگ اگر کوئی نیک کام کریں مثلاً قرآن شریف یا درود شریف پڑھیں، اللہ کی راہ میں صدقہ خیرات دیں، کسی بھوکے کو کھانا کھلائیں تو ان کاموں کا ثواب اللہ کی طرف سے انہیں ملے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اتنا بھی اختیار دیا ہے کہ اگر یہ نیک کام کرنے والے اپنا ثواب کسی میت کو پہنچانا چاہیں تو اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ یا اللہ اس کام کا ثواب میں نے فلاں شخص کو بخشا تو اللہ تعالیٰ اس میت کو وہ ثواب پہنچا دیتا ہے!

ایسا ثواب پہنچانے کے لئے کسی خاص چیز یا خاص وقت یا خاص صورت کی اپنی طرف سے تخصیص نہ کرنی چاہئے بلکہ جو چیز جس وقت میسر ہو اسے خدا کے واسطے کسی مستحق کو دے

کر اس کا ثواب بخش دینا چاہیئے رسم کی پابندی یاد کھاوے اور نام اور شہرت کے لئے بڑی بڑی دعوتیں کرنا یا اپنی طاقت سے زیادہ قرض لے کر رسم پوری کرنا بہت برا ہے۔

خاتمہ:

عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا، برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے مطابق اٹھایا جائے گا اور اس کو اچھا یا برا بدلہ ملتا ہے۔

توبہ:

جو گناہ ایسے ہیں کہ کسی بندے کا اس سے تعلق نہیں یعنی حقوق اللہ ہیں، صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ نافرمانی کرنے کی وجہ سے سزا دے، ایسے تمام گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں، یہاں تک کہ کفر اور شرک کا گناہ بھی سچی توبہ سے دنیا میں معاف ہو جاتا ہے۔

لیکن جو گناہ ایسے ہیں کہ ان میں کسی بندے کا تعلق ہے۔ مثلاً کسی یتیم کا مال کھالیا یا کسی پر تہمت لگائی یا ظلم کیا، ایسے گناہوں کو حقوق العباد کہتے ہیں۔ یہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ ان کی معافی کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اس شخص کا حق ادا کر دیا جائے یا اس سے معاف کروائے، اس کے بعد اللہ کے حضور میں توبہ کریں تب معافی کی امید ہو سکتی ہے!

ہاں سوائے کافر اور مشرک کے باقی تمام گنہگار اپنے گناہوں کی سزا پا کر جنت میں جائیں گے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کفر و شرک کے علاوہ باقی گناہوں کو بغیر سزا دیے کسی کی شفاعت سے یا بغیر شفاعت بخش دے!

گناہوں کا بیان:

کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ بھی بہت سے گناہ ہیں جیسے جھوٹ بولنا' نماز نہ پڑھنا' روزہ نہ رکھنا' زکوٰۃ نہ دینا' باوجود مال اور طاقت ہونے کے حج نہ کرنا' شراب پینا' چوری کرنا' زنا کرنا' غیبت کرنا' جھوٹی گواہی دینا' کسی کو ناحق مارنا' ستانا' چغلی کھانا' دھوکا دینا' ماں باپ اور استاد کی نافرمانی

کرنا، اپنے گھروں اور کمروں میں تصویریں لگانا، امانت میں خیانت کرنا، لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا، جوا کھیلنا، گالی دینا، ناچ دیکھنا، سود لینا اور دینا، ڈاڑھی منڈانا، ٹخنوں سے نیچا پائجامہ پہننا، فضول خرچی کرنا، کھیل تماشوں ناٹکوں، تھیٹروں میں جانا، اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے گناہ ہیں۔

ایمان کے شعبے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایمان کے ستر (70) سے کچھ زائد شعبے ہیں، ان میں سے سب سے بڑا کلمہ طیبہ ” لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ “ ہے اور سب سے چھوٹی بات یہ ہے کہ راستہ میں کوئی کانٹا، لکڑی، پتھر پڑا ہو جس سے چلنے والوں کو تکلیف ہو اس کو ہٹا دے، اور شرم وحیا بھی ایمان کے شعبوں میں سے ایک اہم شعبہ ہے“۔

اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ جب اتنی باتیں ایمان سے تعلق رکھتی ہیں تو پورا مسلمان وہی ہو گا جس میں سب باتیں ہوں گی اور جس میں کوئی ایک بات ہو، دوسری نہ ہو، وہ ادھورا مسلمان ہے۔ یہ تو معلوم ہے کہ مسلمان کو پورا مسلمان ہی ہونا ضروری ہے، اس لیے ہر ایک مسلمان پر لازم ہے کہ ان سب باتوں کو اپنے اندر پیدا کرے اور کوشش کرے کسی بات کی کسر نہ رہ جائے۔ ذیل میں ایمان کے شعبوں کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔ وہ کل ستتر (77) ہیں:

تیس دل سے متعلق ہیں:

1. اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔
2. یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزیں پہلے موجود نہ تھیں، پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے پیدا ہوئیں۔
3. یہ یقین کرنا کہ فرشتے موجود ہیں۔
4. یہ یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں پیغمبروں پر اُتاری ہیں وہ سب سچی ہیں، البتہ اب چونکہ قرآن مجید کے سوا دوسری کتابیں اصلی حالت میں محفوظ نہیں، اس لیے ان پر عمل

نہیں رہا۔

5. یہ یقین رکھنا کہ سب پیغمبر سچے ہیں، البتہ اب صرف رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر چلنے کا حکم ہے۔

6. یہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کو سب باتوں کی پہلے ہی سے خبر ہے اور جو ان کو منظور ہوتا ہے، وہی ہوتا ہے۔

7. یہ یقین رکھنا کہ قیامت آنے والی ہے۔

8. جنت کو ماننا۔

9. دوزخ کو ماننا۔

10. اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا۔

11. رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنا۔

12. کسی سے بھی اگر محبت یا دشمنی کرے تو اللہ تعالیٰ ہی کی خاطر کرنا۔

13. ہر کام میں اللہ کی رضا کی نیت کرنا۔

14. گناہوں پر پچھتانا۔

15. اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔

16. اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنا۔

17. شرم و حیا کرنا۔

18. نعمت کا شکر کرنا۔

19. صبر کرنا۔

20. وعدہ پورا کرنا۔

21. اپنے آپ کو دوسروں سے کم سمجھنا۔

22. مخلوق پر رحم کرنا۔

23. جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو، اس پر راضی رہنا۔

24. اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا۔

25. اپنی کسی خوبی پر نہ اترانا۔

26. کسی سے کینہ اور بغض نہ رکھنا۔

27. حسد نہ کرنا۔

28. غصہ نہ کرنا۔

29. کسی کا برا نہ چاہنا۔

30. دنیا سے محبت نہ رکھنا۔

سات باتیں زبان سے متعلق ہیں:

1. زبان سے کلمہ پڑھنا۔

2. قرآن شریف کی تلاوت کرنا۔

3. علم سیکھنا۔

4. علم سکھانا۔

5. دعا کرنا

6. اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

7. لغو اور گناہ کی بات، جیسے: جھوٹ، غیبت، گالی، گانا وغیرہ سے بچنا۔

چالیس باتیں تمام بدن سے متعلق ہیں:

1. وضو کرنا، غسل کرنا، کپڑے پاک رکھنا۔

2. نماز کا پابند رہنا۔

3. زکوٰۃ، صدقہ فطر دینا۔

4. روزہ رکھنا۔
5. حج کرنا۔
6. اعتکاف کرنا۔
7. جہاں رہنے میں دین کا نقصان ہو، وہاں سے ہجرت کرنا۔
8. نذر پوری کرنا۔
9. جائز کام کی قسم پوری کرنا۔
10. قسم توڑنے کے بعد اس کا کفارہ دینا۔
11. ستر چھپانا۔
12. قربانی کرنا۔
13. مردے کا کفن دفن کرنا۔
14. قرض خواہ کا قرض ادا کرنا
15. لین دین میں خلافِ شرع باتوں سے بچنا۔
16. سچی گواہی کا نہ چھپانا۔
17. اگر نفس تقاضا کرے تو نکاح کر لینا۔
18. اپنے ماتحتوں کا حق ادا کرنا۔
19. ماں باپ کو آرام پہنچانا۔
20. اولاد کی پرورش کرنا۔
21. رشتہ داروں سے بد سلوکی نہ کرنا۔
22. آقا کی تابعداری کرنا۔
23. انصاف کرنا۔
24. مسلمانوں کی جماعت سے الگ کوئی طریقہ نہ نکالنا۔

25. جائز امور میں حاکم کی اطاعت کرنا۔
26. جھگڑنے والوں میں صلح کرادینا۔
27. نیک کام میں مدد دینا۔
28. نیکی کا حکم دینا۔
29. برائی سے روکنا۔
30. دین کے دشمنوں سے جہاد کرنا۔
31. امانت ادا کرنا۔
32. ضرورت والے کو قرضہ دے دینا۔
33. پڑوسی کا خیال رکھنا۔
34. حلال کمانا۔
35. شریعت کے مطابق خرچ کرنا۔
36. سلام کا جواب دینا۔
37. چھینکنے والے کو (یَرْحَمُكَ اللّٰه) کہنا۔
38. کسی کو ناحق تکلیف نہ دینا۔
39. خلافِ شرع کھیل تماشوں سے بچنا۔
40. راستہ میں سے ڈھیلا، پتھر، کانٹا، لکڑی ہٹا دینا۔

حصہ دوم

عبادات واحکام

طہارت کا بیان

نجاست:

نجاست کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جس کی نجاست زیادہ سخت ہے، تھوڑی سی لگ جائے تو بھی دھونے کا حکم ہے، اس کو "نجاست غلیظہ" کہتے ہیں۔ دوسری وہ جس کی نجاست ذرا کم اور ہلکی ہے، اس کو "نجاست خفیفہ" کہتے ہیں۔

نجاست غلیظہ:

خون، آدمی کا پاخانہ، پیشاب، منی، شراب، کتے، بلی کا پاخانہ، پیشاب، سور کا گوشت، اس کے بال، ہڈی وغیرہ، گھوڑے، گدھے، خچر کی لید، گائے، بیل، بھینس وغیرہ کا گوبر اور بکری، بھیڑ کی مینگنی، غرض یہ کہ سب جانوروں کا پاخانہ، مرغی، بطخ اور مرغابی کی بیٹ اور گدھے، خچر اور سب حرام جانوروں کا پیشاب، یہ سب چیزیں "نجاست غلیظہ" ہیں۔

نجاست خفیفہ:

حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال جانوروں کا پیشاب، جیسے: بکری، گائے، بھینس وغیرہ اور گھوڑے کا پیشاب "نجاست خفیفہ" ہے۔

چند چیزیں جو ناپاک نہیں:

مرغی، بطخ، مرغابی کے سوا دوسرے حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے، جیسے: کبوتر، چڑیا اور مینا وغیرہ اور چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ بھی پاک ہے۔

نجاست غلیظہ کا حکم:

نجاست غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی کوئی چیز ہتھیلی کے پھیلاؤ کے برابر یا اس سے کم کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو معاف ہے، اس کے دھوئے بغیر اگر نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی، لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ اور برا ہے۔ اگر ہتھیلی کے پھیلاؤ یا اس سے

زیادہ ہو تو وہ معاف نہیں، اس کو دھوئے بغیر نماز نہیں ہو گی۔

اگر نجاست غلیظہ میں سے کوئی گاڑھی چیز لگ جائے، جیسے: پاخانہ اور مرغی وغیرہ کی بیٹ، تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ (یعنی تقریباً ۴۷ء۳ گرام یا ۳۶ رتی) یا اس سے کم ہو تو اس کے دھوئے بغیر نماز درست ہے اور اگر اس سے زیادہ لگ جائے تو بغیر دھوئے نماز درست نہیں ہے۔

نجاست خفیفہ کا حکم:

اگر "نجاستِ خفیفہ" کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کے "چوتھائی" سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں، یعنی اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہوا اور اگر کلی میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے۔

پانی کا بیان

جس پانی سے طہارت جائز ہے:

آسمان سے برسے ہوئے پانی، ندی، نالے، چشمے، کنویں، تالاب اور دریاؤں کے پانی سے وضو اور غسل کرنا درست ہے، چاہے میٹھا پانی ہو یا کھارا۔

اگر پانی میں کوئی پاک چیز گر جائے:

اس کی دو صورتیں ہیں: پہلی صورت میں وضو جائز ہے، دوسری میں نہیں:

پہلی صورت:

پانی میں کوئی پاک چیز پڑ گئی اور پانی کے رنگ، مزہ یا بو میں کچھ فرق آگیا لیکن وہ چیز پانی میں پکائی نہیں گئی، نہ پانی کے پتلے ہونے میں کچھ فرق آیا، جیسے بہتے ہوئے پانی میں کچھ ریت مٹی ملی ہوتی ہے یا پانی میں زعفران (یا کیمیکل) گر گیا اور اس کا ہلکا سا رنگ آگیا، یا صابن گر گیا، یا اس طرح کی کوئی اور چیز (شیمپو، ڈیٹول) گر گئی تو ان سب صورتوں میں وضو اور غسل درست ہے۔

دوسری صورت:

پانی میں کوئی اور چیز مل گئی یا پانی میں کوئی چیز پکالی گئی اور ایسا ہو گیا کہ عرف میں اس کو پانی نہیں بلکہ کوئی اور نام دیا جاتا ہے، جیسے شربت، شیرہ، شوربا، سرکہ، عرق گلاب وغیرہ، ایسی چیز سے وضو اور غسل درست نہیں۔

اگر پانی میں کوئی ناپاک چیز گر جائے:

جس پانی میں نجاست گر جائے اس سے وضو اور غسل درست نہیں، چاہے وہ نجاست تھوڑی ہو یا بہت، البتہ اگر جاری پانی ہو تو وہ نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا، جب تک کہ اس کے رنگ، مزہ یا بو میں فرق نہ آئے اور جب نجاست کی وجہ سے رنگ یا مزہ بدل گیا یا بو آنے لگی تو بہتا ہوا پانی بھی ناپاک ہو جائے گا، اس سے وضو درست نہیں۔

استنجاء کا بیان

استنجاء:

- اگر نجاست بالکل ادھر ادھر نہ نکلے اور پانی سے استنجا نہ کرے بلکہ ٹشو وغیرہ سے استنجا کرلے اور اتنا پونچھ ڈالے کہ نجاست جاتی رہے اور بدن صاف ہو جائے تو بھی جائز ہے، لیکن یہ بات نظافت کے خلاف ہے۔
- ڈھیلے (یا ٹشو) سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا افضل ہے، لیکن اگر نجاست ہتھیلی کے گہراؤ سے زیادہ پھیل جائے تو ایسے وقت میں پانی سے دھونا واجب ہے، دھوئے بغیر نماز نہیں ہوگی۔ اور اگر نجاست پھیلی نہ ہو تو صرف ڈھیلے (یا ٹشو) سے پاک کر کے بھی نماز درست ہے لیکن پانی سے پاکی حاصل کرنا بہتر ہے۔
- پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے۔
- چھوٹے بچے کو قبلہ رُخ بٹھا کر پیشاب یا پاخانہ کروانا بھی مکروہ اور منع ہے۔

وضو کا بیان

وضو کے فرائض:

وضو میں صرف چار چیزیں فرض ہیں۔

- ایک مرتبہ پورا چہرہ دھونا۔
- ایک دفعہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔
- ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔
- ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔
- ان میں سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی یا کوئی جگہ بال برابر بھی خشک رہ جائے گی تو وضو نہیں ہو گا۔

وضو کی سنتیں:

وضو کی سنتیں یہ ہیں:

(1) نیت کرنا — (2) پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھونا

(3) بسم اللہ کہنا — (4) کلی کرنا

(5) ناک میں پانی ڈالنا — (6) مسواک کرنا

(7) پورے سر کا مسح کرنا — (8) ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا

(9) کانوں کا مسح کرنا — (10) ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا خلال کرنا

(11) ڈاڑھی کا خلال کرنا — (12) ترتیب سے وضو کرنا

(13) مسلسل وضو کرنا کہ ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا دھولے۔

وضو کرنے کا طریقہ:

وضو کرنے والے کو چاہیے کہ وضو سے پہلے دل میں طہارت کی نیت کرلے "نیت" کے بغیر وضو کا ثواب نہ ہو گا، اگرچہ وضو ہو جائے گا۔ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی

اونچی جگہ بیٹھے تاکہ چھینٹیں نہ پڑیں۔

وضو شروع کرتے وقت "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کہے اور سب سے پہلے تین دفعہ گٹوں تک ہاتھ دھوئے۔ پھر تین دفعہ کلی کرے اور مسواک کرے۔ اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑے یا صرف انگلی سے اپنے دانت صاف کرلے تاکہ میل کچیل دور ہو جائے۔ اگر روزے سے نہ ہو تو غرغرہ کرکے اچھی طرح پورے منہ میں پانی پہنچائے اور اگر روزہ ہو تو غرغرہ نہ کرے، کیونکہ اس سے حلق میں پانی جانے کا اندیشہ ہے۔

پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے اس طرح ناک صاف کرے کہ ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچ جائے۔ جس کا روزہ ہو وہ نرم ہڈی سے اوپر پانی نہ لے جائے۔

پھر سر کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک تین دفعہ چہرہ دھوئے۔ کوشش کرے کہیں کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

پھر تین بار دایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئے۔ پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوئے اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلوں میں ڈال کر خلال کرے۔ انگوٹھی وغیرہ جو کچھ ہاتھ میں پہنا ہوا ہو، اسے ہلا لے تاکہ اس کے نیچے کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

پھر ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرے۔ پھر کان کا مسح کرے۔ اندر کے حصے کا شہادت کی انگلی سے اور کان کے اوپر کے حصے کا انگوٹھوں سے مسح کرے۔ پھر انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے، لیکن گلے کا مسح نہ کرے کہ یہ بدعت ہے۔ کان کے مسح کے لیے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں، بلکہ سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ میں لگا ہے وہی کافی ہے۔

آخر میں تین بار دایاں پاؤں ٹخنے سمیت دھوئے، پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پیر کی انگلیوں کا خلال کرے۔ دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔

وضو کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ، وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ

تنبیہ: مذکورہ بالا طریقے سے وضو کرنا سنت ہے۔ اگر کبھی اس کے خلاف کیا، مثلاً: خلافِ ترتیب وضو کیا، جیسے سب سے پہلے ہاتھ دھونے کے بجائے پہلے پاؤں دھوئے، پھر چہرہ وغیرہ دھوئے، یا ایک عضو دھونے کے بعد دوسرا عضو دھونے میں قصداً اتنی تاخیر کرے کہ پہلا عضو خشک ہو جائے یا وضو کی کوئی اور سنت چھوڑ دی تو بھی وضو ہو جائے گا، لیکن سنت کے مطابق نہیں ہوگا اور اگر کوئی اس طرح کرنے کی عادت بنالے تو گناہ گار ہوگا۔

- وضو کے دوران بلا ضرورت دنیا کی باتیں نہ کرے۔ ضرورت کی بات کرنے میں کوئی حرج نہیں۔
- پانی کتنا ہی زیادہ ہو مثلاً کوئی دریا کے کنارے پر ہو پھر بھی پانی ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کرے اور نہ پانی استعمال کرنے میں اتنی کمی کرے کہ اعضا اچھی طرح نہ دھل سکیں۔

وضو توڑنے والی چیزیں

پیشاب، پاخانہ:

پاخانہ، پیشاب اور ہوا جو پاخانہ کے مقام سے نکلے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

خون، پیپ وغیرہ:

خون نکلوانے، نکیر پھوٹنے اور بدن کے کسی بھی حصے میں پھوڑے پھنسی یا زخم سے خون یا پیپ نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا، البتہ اگر خون یا پیپ زخم سے آگے نہیں بڑھا تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

الٹی آنا:

اگر قے آئی اور اس میں کھانا یا پانی وغیرہ گرے تو اگر منہ بھر کر قے ہوئی تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر منہ بھر نہیں ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹا۔

نیند، بے ہوشی اور نشہ:

لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے سو گیا اور ایسی غفلت ہو گئی کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے یا سجدے کی حالت میں سو جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

ہنسی اور قہقہہ:

اگر نماز میں اتنی زور سے ہنسی نکل گئی کہ خود اس نے اور اس کے پاس والوں نے بھی آواز سن لی تو وضو ٹوٹ گیا اور نماز بھی ٹوٹ گئی۔ اور اگر خود کو آواز سنائی دے مگر پاس والے نہ سن سکیں، اگرچہ بالکل قریب والا سن لے تو اس سے نماز ٹوٹ جائے گی لیکن وضو نہیں ٹوٹے گا۔ اگر ہنسی میں فقط دانت کھل گئے، آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو ٹوٹا، نہ نماز ٹوٹی۔

غسل کا بیان

غسل کا مسنون طریقہ:

غسل کرنے والے کو چاہیے کہ پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوئے، پھر استنجا کرے، ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست ہو یا نہ ہو، پھر بدن پر جہاں نجاست لگی ہو وہ پاک کرے پھر وضو کرے۔ وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے، پھر تین مرتبہ دائیں کندھے پر، پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر اس طرح پانی ڈالے کہ سارے بدن پر پانی بہہ جائے۔ پورے بدن پر اچھی طرح ہاتھ پھیر کر پانی بہائے تاکہ سب جگہ کو اچھی طرح پانی پہنچ جائے، کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

غسل کے فرائض:

غسل میں فقط تین چیزیں فرض ہیں۔

(1) اس طرح کلی کرنا کہ پورے منہ میں پانی پہنچ جائے۔

(2) ناک کے نرم حصے تک پانی پہنچانا۔ (3) پورے بدن پر پانی بہانا۔

غسل کی سنتیں:

غسل میں یہ چیزیں سنت ہیں۔

- غسل کی نیت (ارادہ) کرنا۔
- بسم اللہ پڑھنا۔
- جسم کو ملنا۔
- غسل کا مسنون طریقہ جو بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق غسل کرنا۔

غسل کے مستحبات:

- غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرے۔
- پانی بہت زیادہ نہ بہائے اور نہ بہت کم لے کہ اچھی طرح غسل نہ کر سکے۔
- ایسی جگہ غسل کرے کہ وہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔
- غسل کرتے وقت باتیں نہ کرے۔
- غسل کے بعد کسی کپڑے سے اپنا بدن پونچھ لے۔
- غسل کے بعد بدن ڈھکنے میں بہت جلدی کرے یہاں تک کہ اگر وضو کرتے وقت پاؤں نہ دھوئے ہوں تو غسل کی جگہ سے ہٹ کر پہلے اپنا بدن ڈھکے پھر دونوں پاؤں دھوئے۔
- اگر تنہائی کی جگہ ہو جہاں کوئی نہ دیکھ سکے تو ننگے ہو کر نہانا بھی درست ہے، چاہے کھڑے ہو کر نہائے یا بیٹھ کر اور چاہے غسل خانہ کی چھت ہو یا نہ ہو، لیکن بیٹھ کر نہانا بہتر ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔ ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک دوسرے کے سامنے بدن کھولنا ناجائز اور گناہ ہے۔

جن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے:

ایسی ناپاکی جس سے غسل فرض ہوتا ہے اسے "حدثِ اکبر" کہتے ہیں۔ "حدث اکبر" کے چار اسباب ہیں:

1. منی نکالنا۔
2. صحبت کرنا، چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔
3. عورت کا حیض سے پاک ہونا۔
4. نفاس سے پاک ہونا۔

اذان واقامت

پانچ وقت کی فرض نمازوں کے لیے ایک بار اذان کہنا "سنت مؤکدہ" ہے، چاہے مسافر ہوں یا مقیم، جماعت کی نماز ہو یا تنہا، ادا نماز ہو یا قضا۔ نماز جمعہ کے لیے دوبار اذان کہنا بھی سنت مؤکدہ ہے۔

- جو شخص اپنے گھر میں تنہا یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اس کے لیے اذان واقامت دونوں مستحب ہیں، بشرطیکہ محلہ کی مسجد یا گاؤں کی مسجد میں اذان واقامت ہو چکی ہو، اس لیے کہ محلہ کی اذان و قامت تمام محلہ والوں کے لیے کافی ہے۔
- جو شخص اذان سنے، مرد ہو یا عورت، پاکی کی حالت میں ہو یا ناپاکی کی حالت میں، اس پر (اذان سنتے ہی خاموش ہو جانا) اذان کا جواب دینا مستحب ہے اور بعض نے واجب بھی کہا ہے یعنی جو لفظ مؤذن کی زبان سے سنے، وہی کہے مگر (حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ) اور (حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ) کے جواب میں (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ) بھی کہے اور (اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ) کے جواب میں (صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ) کہے۔ اذان کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ، وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ ، اٰتِ مُحَمَّدَاِۨ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِالَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ، اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

تنبیہ:

بعض لوگ دعا میں (وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ، وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ) اور دعا کے آخر میں (یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ) کے الفاظ بڑھاتے ہیں، حالانکہ یہ الفاظ کسی حدیث میں نہیں آئے، اس لیے مسنون نہیں۔

نماز کا بیان

شرائط نماز:

نماز شروع کرنے سے پہلے کئی چیزیں ضروری ہیں:

- اگر وضو نہ ہو تو وضو کرے، نہانے کی ضرورت ہو تو غسل کرے۔
- بدن یا کپڑے پر کوئی نجاست لگی ہوئی ہو تو اس کو پاک کرے۔
- جس جگہ نماز پڑھتا ہو وہ بھی پاک ہونی چاہیے۔
- مرد کم از کم ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک اپنا جسم ڈھانپے ورنہ نماز نہیں ہوگی اور عورت چہرہ، دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پیروں کے علاوہ سارے بدن کو خوب ڈھانک لے۔
- قبلہ کی طرف منہ کرے۔
- جو نماز پڑھنا چاہتا ہے اس کی نیت یعنی دل سے ارادہ کرے۔
- وقت آجانے کے بعد نماز پڑھے۔
- یہ سب چیزیں نماز کے لیے شرط ہیں۔ اگر ان میں سے ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی تو نماز نہیں ہوگی۔

نماز کے فرائض:

نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں:

1. تکبیر تحریمہ: نیت باندھتے وقت "اللہ اکبر" کہنا۔
2. قیام: کم از کم تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہنے کے برابر کھڑا رہنا۔
3. قرآن مجید میں سے کوئی سورت یا کم از کم ایک لمبی آیت پڑھنا۔
4. رکوع کرنا۔
5. دونوں سجدے کرنا۔
6. آخری قعدہ یعنی نماز کے اخیر میں "التحیات" پڑھنے کے بقدر بیٹھنا۔

واجبات نماز:

نماز میں چودہ چیزیں واجب ہیں:

1. سورت فاتحہ پڑھنا۔
2. فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملانا۔
3. فرائض کی ترتیب بر قرار رکھنا، یعنی پہلے قیام، پھر رکوع، پھر سجدہ کرنا۔
4. سورت فاتحہ کو دوسری سورت سے پہلے پڑھنا۔
5. دو رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھنا یعنی پہلا قعدہ
6. دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا۔
7. وتر کی نماز میں دعاء قنوت پڑھنا۔
8. ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ کہہ کر نماز ختم کرنا۔
9. فرض کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے ساتھ سورۃ یا کم از کم ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیت پڑھنا۔
10. کسی بھی فرض اور واجب کو مکرر ادا نہ کرنا۔
11. ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ سورت فاتحہ اور دوسری سورت پڑھنا۔
12. مغرب، عشاء اور فجر میں امام کا بلند آواز سے پڑھنا۔
13. تعدیل ارکان یعنی ہر فرض میں کم از کم ایک تسبیح ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کی بقدر ٹھہرنا۔
14. عید کی نماز میں زائد تکبیرات کہنا۔

نماز پڑھنے کا طریقہ اور ترجمہ

نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ شروع سے آخر تک یہ ہے:

نیت:

نماز کی نیت کر کے اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر تکبیر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہے۔ ہاتھوں کو اس طرح اٹھائے کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر سیدھ میں ہو جائیں اور انگلیاں کھلی رہیں۔

تکبیرِ تحریمہ:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ "اللہ بہت بڑا ہے"۔

ہاتھ باندھنا:

پھر ہاتھ کو ناف کے اوپر اس طرح باندھ لے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے پشت پر رہے اور دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑے لے۔ اور باقی تین انگلیاں کلائی پر بچھی رہیں۔ تکبیر کے بعد یہ (ثنا) پڑھے:

ثناء: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

"پاک ہے تو اے اللہ! اور آپ کی ہی حمد ہے، اور بابرکت ہے نام آپ کا، اور بلند ہے آپ کی شان، اور نہیں کوئی عبادت کے لائق آپ کے سوا۔"

یا یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ۔

"اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری پیدا فرمائی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھ سے میرے گناہ برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔"

پھر یہ تعوّذ پڑھے۔۔۔۔۔

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ”اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔“

اور بسم اللہ پڑھے۔۔۔۔۔

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ”خاص اللہ کے نام کی مدد سے شروع کرتا ہوں۔“

پھر سورۃ الفاتحہ یعنی الحمد پڑھے۔۔۔۔۔۔

سورۃ الفاتحہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنَ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

”خدائی کی سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ جو عام اور خاص مہربان ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ (اے پروردگار) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام واحسان کیا ہے۔ نہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ اُن کا جو گمراہ ہیں۔ ہماری دعا قبول فرما۔“

تامین:

وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے بعد آمین کہے۔ آمِیْن (اے اللہ میری دعا قبول فرما)

پھر آہستہ بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر کوئی سورت یا کم سے کم تین آیتیں پڑھے۔

سورۃ اخلاص:

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

کہو کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کا کوئی اولاد (لاڈلا) اور نہ وہ کسی کا اولاد (لاڈلا) ہے۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

رکوع:

پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا رکوع میں جائے۔ رکوع میں اپنے گھٹنے پکڑ لے، انگلیاں کھلی رکھے، بازو پہلوؤں سے الگ رکھے، سر اور کمر بالکل برابر رکھے، بازوؤں میں خم نہ ہو، پنڈلیاں سیدھی رہیں اور تین، پانچ یا سات مرتبہ تسبیح پڑھے۔

رکوع کی تسبیح:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ۔ "پاک ہے رب میرا جو بڑے شان والا ہے۔"

یا رکوع میں یہ الفاظ پڑھے:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ۔

"نہایت پاکیزگی اور تقدیس والا ہے اور ملائکہ اور روح کا پروردگار ہے۔"

یا یہ الفاظ پڑھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔

"ہمارے اللہ! تیری ذات پاک ہے، الوہیت کی صفات تیرے ہی لیے ہیں، اے اللہ! مجھے معاف کردے۔"

تسمیع:

پھر تسمیع کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔

"سن لی اللہ نے اُس کی جس نے اُس کی تعریف کی۔"

تحمید: پھر تحمید پڑھے۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

"اے ہمارے رب آپ کے لیے ہے تعریف۔"

اور پھر یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔

"اے ہمارے رب تیرے لیے حمد ہے، بہت پاکیزہ اور برکت والی حمد۔"

سجدہ:

پھر "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہتا ہوا سجدے میں جائے۔ سجدے میں جاتے وقت کمر بالکل سیدھی رکھے، گھٹنے زمین پر رکھنے سے پہلے کمر میں خم نہ آنے پائے، پھر زمین پر پہلے گھٹنے رکھے، پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھے اور انگلیاں خوب ملا کر قبلہ کی طرف کرے، پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان پیشانی اور ناک دونوں اس طرح زمین پر رکھ دے کہ دونوں کان ہاتھوں کے برابر رہیں۔ پاؤں کھڑے رکھے اور انگلیاں قبلہ کی طرف رکھے۔ سجدہ میں پیٹ رانوں سے اور بازو پہلوؤں سے جدا رہیں، دونوں بازو زمین سے اوپر رکھے اور سجدے کی تسبیحات تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھے۔

سجدہ کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔

"پاک ہے رب میرا بہت بلند۔"

یا سجدے میں یہ الفاظ پڑھے:

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔

"پاک ہے انتہائی غلبے اور بڑی بادشاہت والا اور بڑائی اور عظمت والا"

یا یہ پڑھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔

"اے ہمارے اللہ! تیری ذات پاک ہے۔ الوہیت کی صفات تیرے ہی لیے ہیں۔ یا اللہ! مجھے معاف کیجیے۔"

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سیدھا بیٹھ جائے اور جلسے میں یہ دعا پڑھے۔

جلسے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

”یا اللہ! میری لغزشیں معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ترقی دے، میری کمزوری دور فرما، مجھے عافیت دے، مجھ کو ہدایت دے اور مجھے روزی عطا فرما۔“

یا جلسے میں یہ پڑھے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ۔

”اے میرے رب! میری مغفرت فرما۔ اے میرے رب! میری مغفرت فرما۔“

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوبارہ سجدے میں جائے اور پہلے سجدے کی طرح یہ دوسرا سجدہ کرے۔

دوسری رکعت:

پھر تکبیر کہتا ہوا پنجوں کے بل سیدھا کھڑا ہو جائے، زمین پر ہاتھ ٹیک کر نہ اٹھے۔ پھر بسم اللہ۔۔۔، الحمد للہ۔۔۔، اور سورت پڑھ کر دوسری رکعت پہلی رکعت کی طرح پوری کرے۔

قعدہ:

دوسری رکعات کے دوسرے سجدے کے بعد اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے اور انگلیاں اپنے حال پر رہنے دے۔ پھر یہ (تشہد) پڑھے:

تشہد:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

”تمام قولی عبادات، بدنی عبادات اور مالی عبادات خاص اللہ کے لیے ہیں۔ سلام تجھ پر اے نبی ﷺ اور رحمت اللہ کی اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔“

اشارہ:

جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر پہنچے تو درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر لا الہ کہتے وقت شہادت کی انگلی اٹھائے اور الا اللہ کہتے وقت جھکا دے، مگر حلقہ کو آخر نماز تک باقی رکھے۔

تیسری اور چوتھی رکعت:

اگر چار رکعت پڑھنا ہو تو اس سے زیادہ اور کچھ نہ پڑھے بلکہ فوراً اللہ اکبر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہو اور دو رکعتیں اور پڑھ لے۔ فرض نمازوں میں آخری دو رکعتوں میں الحمد للہ کے ساتھ اور کوئی سورت نہ ملائے۔

قعدہ اخیرہ:

جب چوتھی رکعت مکمل کرنے کے بعد بیٹھے تو پھر التحیات پڑھ کر یہ درود شریف پڑھے:

درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"اے اللہ ! حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کے آل (پیروکاروں) پر خصوصی رحمتیں نازل فرما جس طرح کہ آپ نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے آل پر خصوصی رحمتیں نازل فرمائیں۔ بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

اے اللہ ! برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جس طرح آپ نے برکت نازل کی ابراہیمؑ پر اور حضرت ابراہیمؑ کی آل پر بے شک تو ہی تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔"

دعا: درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی نیکی کرنے کی توفیق عطا فرما اور آخرت میں بھی اس نیکی کا بدلا عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا۔"

یا یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

"یا اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیے ہیں، گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں، پس مجھے اپنی طرف سے مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کر۔ بے شک تو بخشش کرنے والا اور مہربان ہے۔"

یا یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ، وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ، الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ۔

یا کوئی اور دعا پڑھے جو قرآن یا حدیث میں آئی ہو۔

سلام:

پھر دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے "تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام اور رحمت ہو۔"

پھر بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے یہی الفاظ کہے۔ سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے اور مقتدی نمازیوں اور امام کی بھی نیت کرے۔ امام دونوں طرف مقتدیوں اور فرشتوں پر سلام کی نیت کرے۔

عورتوں کی نماز

1. عورتوں کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کرلینا چاہیے کہ انکے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو۔

بعض خواتین اس طرح نماز پڑھتی ہیں کہ انکے بال کھلے رہتے ہیں، بعض خواتین کی کلائیاں کھلی رہتی ہیں، بعض خواتین اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرتی ہیں کہ اسکے نیچے بال لٹکے نظر آتے ہیں یہ سب طریقے ناجائز ہیں اور اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہا جاسکے تو نماز ہی نہیں ہوگی۔ اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہو گا۔

2. خواتین کیلئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے (میں نماز پڑھنے) سے افضل ہے اور برآمدے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

3. رکوع میں عورتوں کیلئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا ضروری نہیں عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہیے۔

4. رکوع کی حالت میں مردوں کو انگلیاں گھٹنوں پر کھول کر رکھنی چاہیئں لیکن عورتوں کو یہ حکم ہے کہ وہ انگلیاں ملا کر رکھیں یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

5. عورتوں کو رکوع میں اپنے گھٹنے بالکل سیدھے نہ رکھنے چاہیئں بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دیکر کھڑا ہونا چاہیئے۔

6. اسی طرح عورتوں کے بازو بھی رکوع میں پہلوؤں سے ملے ہونے چاہیئں۔

7. اسی طرح عورتوں کو پاؤں ملا کر کھڑا ہونا چاہیے پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ ہونا چاہیے۔

8. اکثر عورتیں رکوع کے بعد سیدھی کھڑی نہیں ہوتیں اور صرف کھڑا ہونے کا اشارہ کر دیتی ہیں اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کیلئے چلی جاتی ہیں ان کے ذمہ نماز لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔

9. سجدے میں جاتے ہوئے عورتوں کو یہ حکم ہے کہ سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جائیں پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیں، گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

10. سجدے میں خواتین خوب سمٹ کر سجدہ کریں کہ پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے اور بازو بھی پہلوؤں سے بالکل ملے ہوئے ہوں نیز پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دیں جہاں تک ہو سکے انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں اسی طرح خواتین کو چاہیے کہنیوں سمیت پوری (بازو) بھی زمین پر رکھ دیں۔ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا: کہ جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کے بعض حصوں کو زمین سے چمٹا دو اس لیے کہ اس میں عورت مرد کی طرح نہیں ہے۔

11. ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے عورت بیٹھ جائے پھر دوسرا سجدہ کرے ذرا سا اٹھ کر سیدھا ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

12. خواتین کیلئے دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا اور قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دے اور دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھے اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لے اور انگلیاں ملا کر رکھے۔

13. بیٹھتے وقت نظریں اپنی گود میں ہونی چاہئیں۔

14. سجدہ سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائے پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔

15. دوسرے سجدے سے اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لے بلکہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر سہارا لیکر کھڑی ہو البتہ اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپا ہونے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لیکر کھڑا ہونا بھی جائز ہے۔

16. عورت سلام پھیرتے وقت دائیں اور بائیں طرف فرشتوں کو سلام کی نیت کرے۔

مفسدات نماز یعنی نماز توڑنے والی چیزیں

کئی چیزوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ زیادہ مشہور دو ہیں:

(1) نماز میں بولنا یا بلا ضرورت آواز نکالنا:

- قصداً یا بھول کر بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔
- نماز میں ”آہ“ یا ”اُف“ یا ”اوہ“ یا ”ہائے“ کہے یا زور سے روئے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے، البتہ اگر جنت، دوزخ کی یاد آجانے سے دل بھر آئے اور زور سے آواز یا ”آہ“ یا ”اُف“ وغیرہ نکل جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔
- بلا ضرورت کھنکھارنے اور گلا صاف کرنے سے جب ایک آدھ حرف بھی پیدا ہو جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے، البتہ ضرورت اور مجبوری کے وقت کھنکھارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

(2) دورانِ نماز کوئی چیز کھا پی لینا:

نماز میں کوئی چیز کھا لی یا کچھ پی لیا تو نماز ٹوٹ گئی، یہاں تک کہ اگر ایک تل یا چھالیہ کا ٹکڑا اٹھا کر کھا لے تو بھی نماز ٹوٹ جائے گی، البتہ اگر کوئی چیز دانتوں میں اٹکی ہوئی تھی اس کو نگل لیا تو اگر وہ چنے سے کم ہو تو نماز ہو گئی اور اگر چنے کے برابر یا زیادہ ہو تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

وتر کی نماز

وتر کی نماز واجب ہے اور واجب کا مرتبہ فرض کے قریب قریب ہے۔ چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔ اگر کبھی چھوٹ جائے تو جب موقع ملے فوراً اس کی قضا پڑھنی چاہیے۔

وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے اور دوسری رکعت میں "اَلتَّحِيَّاتُ" پڑھے، درود شریف نہ پڑھے بلکہ التحیات پڑھ لینے کے بعد فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور سورت پڑھ کر کان کی لو تک ہاتھ اٹھا کر "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے اور پھر ہاتھ باندھ لے، پھر دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور تیسری رکعت پر بیٹھ کر "التحیات"، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیرے۔

دعائے قنوت:

وتر کی تیسری رکعت میں قرأت کے بعد کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہ کر پھر ہاتھ باندھ لے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

"اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں۔ تم پر ایمان رکھتے ہیں اور تیری اچھی سے اچھی تعریف کرتے ہیں۔ تیرے شکر گزار ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے۔ ہم علیحدہ ہوتے ہیں اور اُن کو چھوڑتے ہیں جو تیری نافرمانی کرتے ہیں۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے ہم نماز پڑھتے ہیں اور تیرے ہی سامنے ہم اپنی پیشانی جھکاتے ہیں اور تیری ہی طرف ہم دوڑتے ہیں اور تیزی سے آتے ہیں اور تیری رحمت کی اُمید کرتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیرا عذاب ناشکروں کو آنے والا ہے۔"

یا یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا أَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ، لَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ۔

"یا اللہ! مجھ کو ان لوگوں میں ہدایت دے جن کو تو نے ہدایت دی، اور مجھ کو ان لوگوں میں عافیت میں رکھ جن کو تو نے عافیت دی، ان لوگوں میں میری کارسازی فرما جن کی تو نے کارسازی فرمائی، جو چیز تو نے مجھے عطاء فرمائی ہے، میرے لیے اس میں برکت عطا فرما، مجھ کو اس چیز کے شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے، بے شک تو فیصلہ کرتا ہے اور تجھ پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، جس سے تو دوستی کرتا ہے، اس کو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اور جس سے تو دشمنی کرتا ہے اس کو کوئی عزت نہیں دے سکتا۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند ہے۔ تیرے عذاب سے صرف تیرے پاس جائے پناہ ہے۔"

اگر تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں جانے کے بعد یاد آیا تو اب دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ نماز کے آخر میں سجدہ سہو کرلے۔ اگر رکوع چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہو اور دعائے قنوت پڑھ لے تب بھی نماز ہوگئی، لیکن ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا اور سجدہ سہو کرنا اس صورت میں بھی واجب ہے۔

جس کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ یاد کرنے کی کوشش کرتے ہوئے فی الحال یہ پڑھ لیا کرے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

یا تین دفعہ یہ کہے (اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ) یا تین دفعہ (یَا رَبِّ) کہہ لے تو بھی نماز ہو جائے گی۔

قضا نماز

جس کی کوئی نماز چھوٹ گئی ہو تو جب یاد آئے فوراً اس کی قضا پڑھے، بغیر کسی عذر کے قضا پڑھنے میں دیر کرنا گناہ ہے۔ جس کی کوئی نماز قضا ہوگی اور اس نے فوراً اس کی قضا نہیں پڑھی، دوسرے وقت پر یا دوسرے دن پر ڈال دی کہ فلاں دن پڑھ لوں گا اور اس دن سے پہلے ہی اچانک موت آگئی تو دوہرا گناہ ہوا۔ ایک تو نماز کے قضا ہوجانے کا اور دوسرے فوراً قضا نہ پڑھنے کا۔

اگر کسی کی کئی نمازیں قضا ہو گئیں تو جہاں تک ہوسکے جلدی سے سب کی قضا پڑھ لے، ہوسکے تو ہمت کر کے ایک ہی وقت سب کی قضا پڑھ لے۔ یہ ضروری نہیں کہ ظہر کی قضا ظہر کے وقت پڑھے اور عصر کی قضا عصر کے وقت اور اگر بہت سی نمازیں کئی مہینے یا کئی برس کی قضا ہوں تو ان کی قضا میں بھی جہاں تک ہوسکے جلدی کرے۔ ایک وقت دو دو، چار چار نمازیں قضا پڑھ لیا کرے۔ اگر کوئی عذر ہو تو ایک وقت میں ایک ہی نماز کی قضا کرے۔

قضا پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں، جس وقت فرصت ہو وضو کر کے پڑھ لے، البتہ اتنا خیال رکھے کہ مکروہ وقت یعنی طلوع، غروب، زوال کا وقت نہ ہو۔

قضا صرف فرض نمازوں اور وتر کی پڑھی جاتی ہے، سنتوں کی قضا نہیں۔

سجدہ سہو

نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں ان میں سے ایک یا زیادہ اگر بھولے سے رہ جائیں، مثلاً: کسی فرض وواجب کو اپنی اصلی جگہ سے آگے پیچھے کر دیا، یا کوئی کمی بیشی کر دی، یا کسی فرض یا واجب کو دو مرتبہ کر دیا تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے اور اس کے کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے، اگر سجدۂ سہو نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھے۔

اگر بھولے سے نماز کا کوئی "فرض" چھوٹ جائے تو سجدۂ کرنے سے نماز درست نہیں ہوتی، دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

سجدۂ سہو کا طریقہ:

سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں التحیات پڑھ کر دائیں جانب سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیاب، درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر کر نماز ختم کرے۔

سجدہ تلاوت

سجدہ تلاوت کی تعداد:

قرآن شریف میں چودہ سجدہ تلاوت ہیں۔ قرآن مجید میں جہاں صفحات کے کنارے پر "سجدہ" لکھا ہوا ہوتا ہے، اس جگہ اس آیت کو پڑھ کر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اور اس کو "سجدہ تلاوت" کہتے ہیں۔

سجدہ تلاوت کا طریقہ:

سجدہ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ "اللہ اکبر" کہہ کر سجدہ کرے۔ "اللہ اکبر" کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔ سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہہ کر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سر اٹھالے۔ بس سجدہ تلاوت ادا ہو گیا۔

بہتر یہ ہے کہ کھڑا ہو کر پہلے "اللہ اکبر" کہہ کر سجدہ میں جائے پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے۔ اور اگر بیٹھ کر "اللہ اکبر" کہہ کر سجدہ میں جائے، پھر "اللہ اکبر" کہہ کر بیٹھ جائے اور کھڑا نہ ہو تب بھی درست ہے۔

سفر میں نماز

اگر کوئی شرعی سفر (اڑتالیس میل=۷۷،۸۷ کلومیٹر) سے کم مسافت کا سفر کرے تو اس سفر سے شریعت کا کوئی حکم نہیں بدلتا اور شرعاً ایسے شخص کو مسافر نہیں کہتے۔

اس کو نماز وغیرہ سارے احکام اسی طرح ادا کرنے چاہییں جیسے کہ اپنے گھر میں کرتا تھا، مثلاً: چار رکعت والی نماز کو چار رکعت پڑھے اور چمڑے کا موزہ پہنے ہوئے ہو تو ایک رات دن مسح کرے، پھر اس کے بعد نئے سرے سے پاؤں دھوئے بغیر مسح کرنا درست نہیں۔

جو شخص سفر شرعی کا ارادہ کرکے نکلے وہ شریعت کی رُو سے مسافر ہے۔ جب اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل گیا تو شرعاً مسافر بن گیا۔ جب تک آبادی کے اندر اندر چلتا رہے گا تب تک مسافر نہیں بنے گا۔

مسافت شرعی طے کرکے کہیں پہنچا تو اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو تب بھی مسافر نہیں رہے گا، لہٰذا نمازیں پوری پوری پڑھے۔ اور اگر نہ اپنا گھر ہے، نہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہے تو وہاں پہنچ کر بھی مسافر رہے گا، چار رکعت فرض کی جگہ دو رکعت پڑھتا رہے۔

سفر کی نماز کی قضا:

اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہو گئیں تو گھر پہنچ کر بھی ظہر، عصر اور عشاء کی دو ہی رکعتیں قضا پڑھے اور اگر سفر سے پہلے مثلاً ظہر کی نماز قضا ہو گئی تو سفر کی حالت میں چار رکعتیں ہی قضا پڑھے۔

نمازِ جمعہ

جمعہ کے آداب:

- جمعہ کے دن غسل کرے، سر کے بالوں اور بدن کو خوب صاف کرے، ناخن تراشے اور اس دن مسواک کرنے کی بھی بہت فضیلت ہے اور عمدہ کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے۔
- جامع مسجد میں جلدی جائے، جو شخص جتنا پہلے جائے گا اس کو اتنا زیادہ ثواب ملے گا۔ جمعہ کے دن نماز سے پہلے یا بعد میں سورۂ کہف پڑھنے سے بہت ثواب ملتا ہے۔
- جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے میں بھی باقی دونوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔
- جمعہ کے دن خطبے کا وقت اور عصر سے مغرب تک کا وقت بہت قیمتی اور دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے۔ اس وقت خصوصی طور سے ذکر و دعا اور درود شریف میں مشغول رہے۔

جمعہ کی نماز پڑھنے کا طریقہ:

جمعہ کی پہلی اذان کے بعد خطبہ کی اذان سے پہلے چار رکعت سنت پڑھے۔ پھر خطبہ کے بعد جمعہ کی دو رکعت فرض امام کے ساتھ پڑھے، پھر چار رکعت سنت پڑھے، یہ سنتیں بھی مؤکدہ ہیں، پھر دو رکعت سنت پڑھے۔ یہ دو رکعت بھی بعض حضرات کے نزدیک مؤکدہ ہیں۔

خطبہ کے آداب:

خطبے کی نہایت اہمیت ہے۔ خطبے کے دوران ان باتوں کا دھیان رکھے:

- جب امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو جائے اس وقت سے کوئی نماز پڑھنا یا آپس میں بات چیت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔
- جب خطبہ شروع ہو جائے تو تمام حاضرین کے لیے اس کا سننا واجب ہے، چاہے امام کے نزدیک بیٹھے ہوں یا دور، کوئی ایسا فعل جو سننے میں رکاوٹ ہو، مکروہ تحریمی ہے۔
- دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کے دوران امام یا مقتدیوں کا ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ ہاتھ اٹھائے بغیر اگر دل میں دعا مانگی جائے تو جائز ہے، بشرطیکہ زبان سے کچھ نہ کہے، نہ آہستہ اور نہ زور سے۔

❁ نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک اگر خطبے میں آجائے تو مقتدیوں کا اپنے دل میں مختصر درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔

عید کی نماز

شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو عید الفطر اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الاضحیٰ کہتے ہیں۔ یہ دونوں دن اسلام میں عید اور خوشی کے دن ہیں اور ان دونوں دنوں میں بطور شکر دو دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے۔

عید کی سنتیں:

عید الفطر کے دن بارہ چیزیں مسنون ہیں:

1. غسل کرنا
2. مسواک کرنا
3. اپنی استطاعت کے مطابق عمدہ کپڑے پہننا
4. خوشبو لگانا
5. صبح سویرے اٹھنا
6. عید گاہ میں بہت سویرے جانا
7. عید گاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز، مثلاً: چھوہارے وغیرہ کھانا۔
8. عید گاہ جانے سے پہلے پہلے صدقہ فطر دے دینا
9. عید کی نماز عید گاہ میں جا کر پڑھنا یعنی بلا عذر شہر کی مسجد میں نہ پڑھنا
10. جس راستے سے جائے واپس اس راستے سے نہ آنا
11. پیدل جانا
12. راستے میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا۔

عید کی نماز کا طریقہ:

عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دل میں یہ نیت کرے کہ:

"میں چھ تکبیروں کے ساتھ عید کی دو رکعت واجب نماز پڑھتا ہوں"۔

نیت کے مذکورہ الفاظ زبان سے کہنا ضروری نہیں، دل میں ارادہ کرلینا بھی کافی ہے۔ نیت کر کے ہاتھ باندھ لے اور سبحانك اللّٰهم آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ الله اکبر کہے، ہر مرتبہ تکبیر تحریمہ کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے، تکبیر کے بعد ہاتھ لٹکا دے، دو تکبیروں کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے جس میں تین مرتبہ سبحان الله کہا جاسکے۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے اور اعوذ بالله اور بسم الله پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھ کر رکوع و سجدہ کر کے کھڑا ہو۔ دوسری رکعت میں پہلے سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورہ پڑھ لیں، اس کے بعد تین تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ لٹکائے رکھے اور پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے۔

تکبیر تشریق:

ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ "تکبیر تشریق" یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھنا واجب ہے۔ یہ تکبیر مفتٰی بہ قول کے مطابق ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر نماز فرض ہے، چاہے مرد ہو یا عورت، مقیم ہو یا مسافر، شہری ہو یا دیہاتی، باجماعت نماز ہو یا انفرادی۔

یہ تکبیر، عرفہ یعنی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک کہنا چاہیے، یہ کل تیئیس (۲۳) نمازیں ہیں، جن کے بعد تکبیر مردوں کے لیے بلند آواز سے کہنا اور عورتوں کو پست آواز میں کہنا واجب ہے۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ پڑھنے کے لیے میت کا مسلمان ہونا شرط ہے، لہٰذا کافر اور مرتد کی نماز صحیح نہیں۔ جس نابالغ بچے کا باپ یا ماں مسلمان ہو وہ مسلمان سمجھا جائے گا اور اس کی نماز پڑھی جائے گی۔

نماز جنازہ کا حکم:

نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے۔ اگر کسی بستی کے بعض لوگوں نے پڑھ لی اور بعض نے نہیں پڑھی تو سب کے ذمہ سے فرض ادا ہو گیا، لیکن اگر بستی کے کسی آدمی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گناہ گار ہوں گے۔ لیکن علم ہو جانے کے بعد ہر مسلمان کو اگر کوئی عذر نہ ہو تو شریک ہونا چاہیے، اگر علم نہ ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

فرائضِ جنازہ: جنازہ میں دو ارکان (فرض) ہیں:

(1) چار مرتبہ تکبیر (اللہ اکبر) کہنا۔ جنازہ میں ہر تکبیر ایک رکعت کے قائم مقام ہے۔

(2) قیام (کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا)

الغرض نمازِ جنازہ کے ارکان تکبیرات اور قیام ہیں۔

سنن جنازہ: جنازے میں تین چیزیں سنت ہیں:

(1) ثنا یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا۔

(2) نبی ﷺ پر درود پڑھنا۔

(3) میت کے لیے دعا کرنا۔

نماز جنازہ کا طریقہ:

نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر سب سے پہلے صفیں درست کی جائیں۔ اِس کے بعد امام اور مقتدی یہ نیت کرے کہ یہ نماز جنازہ اللہ کے لیے اور دعا اس میت کے لیے پڑھ رہا ہوں۔ زبان سے کوئی مخصوص الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

پھر امام بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھا

کر پھر اس طرح باندھ لیں جس طرح عام نمازوں میں باندھتے ہیں۔ پھر جس طرح ثنا (سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ۔۔ الخ) نماز میں پڑھی جاتی ہے، امام اور مقتدی ثنا پڑھیں۔ ثنا پڑھنے کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے دوسری تکبیر (اللہ اکبر) کہہ کر درود ابراہیمی پڑھیں جو نماز میں پڑھتے ہیں۔ پھر دونوں تیسری تکبیر کہیں۔ اگر مردہ بالغ مرد یا بالغ عورت ہو تو امام اور مقتدی دونوں یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا ۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے زندوں، ہمارے مردوں، ہمارے حاضروں، ہمارے غائبوں، ہمارے چھوٹوں، ہمارے بڑوں، ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو موت دے اس کو ایمان کے ساتھ موت دے۔ اے اللہ تو اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔

اس کے علاوہ دیگر دعائیں بھی احادیث میں منقول ہیں وہ بھی پڑھ سکتا ہے جیسے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِهٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِنْ اَھْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ۔ (مسلم)

”یا اللہ! اسے معاف فرما، اس پر رحم فرما، اسے عافیت میں رکھ، اس سے درگزر فرما، اس کی بہترین مہمانی فرما، اس کی قبر فراخ فرما، اس (کے گناہ) کو پانی، اولوں اور برف سے دھوڈال، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک وصاف کیا ہے، اسے اس کے (دنیا والے) گھر سے بہتر گھر (دنیا کے) اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال اور اس

کے جوڑے سے بہتر جوڑا عطا فرما، اسے بہشت میں داخل فرما اور فتنہ قبر، عذاب قبر اور عذاب جہنم سے بچا۔"

اور اگر نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا۔

ترجمہ: اے اللہ! اس لڑکے کو ہماری مغفرت کا پیش خیمہ اور ذریعہ بنا اور اس کو ہمارے لیے اجر اور آخرت کا سامان بنا اور اس کو ہمارا سفارشی بنا۔ اور اس کو ایسا سفارشی بنا جس کی سفارش قبول کی جائے۔

اور اگر نابالغ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھنی چاہیئے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً۔

ترجمہ: اے اللہ! اس لڑکی کو ہماری بخشش کا ذریعہ بنا اور اس کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرۂ آخرت بنا اور اس کو ہمارا سفارشی بنا اور ایسا سفارشی بنا جس کی سفارش قبول ہو۔

اس دعا کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے امام بلند آواز اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیریں۔

- اس نماز میں التحیات اور قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ نہیں۔ اس کے بعد اجتماعی دعا بھی ثابت نہیں۔
- اگر کسی شخص کو نمازِ جنازہ کی مسنون دعا یاد نہ ہو تو اس کے لیے صرف اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کہہ دینا کافی ہے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے اور صرف چار تکبیروں پر اکتفا کیا جائے تب بھی نماز ہو جائے گی، اس لیے کہ دعا فرض نہیں بلکہ مسنون ہے اور اسی طرح درود شریف بھی فرض نہیں۔
- جنازے نماز میں مستحب ہے کہ حاضرین کی تین صفیں کر دی جائیں، یہاں تک کہ اگر صرف سات آدمی ہوں تو ایک آدمی ان میں سے امام بنا دیا جائے اور پہلی صف میں تین آدمی کھڑے ہوں، دوسری میں دو اور تیسری میں ایک۔

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ کا نصاب:

- جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی (612.35 گرام یعنی تقریبا ۶۱۲ گرام) چاندی یا ساڑھے سات تولہ (87.479 گرام یعنی تقریباً 87 گرام) سونا ہو (یا 612 گرام چاندی کی قیمت کے برابر نقد رقم ہو) اور ایک سال تک باقی رہے تو وہ صاحب نصاب ہے اور سال گزرنے پر اس کی زکوٰۃ دیناواجب ہے اور اگر اس مقدار سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔
- کسی کے پاس نصاب جتنا مال چار، چھ مہینے تک رہا، پھر وہ کم ہو گیا اور دو تین مہینے کے بعد پھر مل گیا تب بھی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ غرض یہ کہ جب سال کے اول و آخر میں مالدار ہو جائے اور سال کے درمیان میں کچھ دن اس مقدار سے کم رہ جائے تو بھی زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ درمیان میں تھوڑے دن کم ہو جانے سے زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی، البتہ اگر سارا مال ختم ہو جائے اور سال کے بعد پھر مال ملے تو جب پھر ملے گا، اس وقت سے سال کا حساب کیا جائے گا۔
- کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ (612.35 گرام) چاندی کی قیمت ہے اور اتنی ہی رقم کا وہ مقروض ہے تو بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔
- گھر کا سازوسامان جیسے کھانے پینے کے برتن، رہنے سہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، سچے موتیوں کا ہار وغیرہ ان سب چیزوں میں زکوٰۃ واجب نہیں، چاہے جتنا ہو اور روزمرہ کے استعمال میں آتا ہو یا نہ آتا ہو، کسی طرح بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہو گی، البتہ اگر یہ تجارت کا سامان ہو تو پھر اس میں زکوٰۃ واجب ہے۔

مقدارِ زکوٰۃ:

- قابل زکوٰۃ مال کا چالیسواں حصہ یعنی ڈھائی فیصد (2.50٪) زکوٰۃ میں دیناواجب ہے۔

زمینی پیداوار کی زکوٰۃ:

اگر کھیت کو پانی نہ دینا پڑے، بارش کے پانی سے پیداوار ہو، یا ندی اور دریا کے کنارے پر ترائی میں کوئی چیز بوئی اور پانی دیے بغیر پیدا ہوگئی، تو ایسی پیداوار کا دسواں حصہ (دس فیصد) خیرات کرنا واجب ہے، یعنی دس من میں سے ایک من اور دس سیر میں ایک سیر۔

اور اگر کھیت کو ٹیوب ویل کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے پانی دیا ہے جس پر خرچ آتا ہے تو پیداوار کا بیسواں حصہ (پانچ فیصد) خیرات کرے یعنی بیس من میں سے ایک من اور بیس سیر میں ایک سیر۔

اور یہی حکم باغ کا بھی ہے۔ ایسی زمین میں کتنی ہی کم پیداوار ہوئی ہو، بہر حال اس کا عشر دینا واجب ہے، کم اور زیادہ ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مستحقینِ زکوٰۃ:

- جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا (612 گرام چاندی یا 87 گرام سونا) یا اتنی ہی قیمت کا سامان تجارت ہو، اس کو شریعت میں "مالدار" کہتے ہیں۔ ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا درست نہیں اور اس کے لیے زکوۃ لینا اور کھانا بھی حلال نہیں۔
- اسی طرح جس کے پاس اتنی ہی قیمت کا کوئی مال ہو جو سامان تجارت تو نہیں، لیکن ضرورت سے زائد ہے وہ بھی مالدار ہے، ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ دینا درست نہیں، اگرچہ خود اس قسم کے مالدار پر زکوٰۃ واجب نہیں۔
- کسی کے پاس مذکورہ بالا چیزوں میں سے ہر چیز کا الگ الگ نصاب تو نہیں یعنی ہر چیز ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو تو نہیں پہنچتی لیکن ان چیزوں (سونا، چاندی، نقد رقم، مال تجارت اور ضرورت سے زائد سامان) کا مجموعہ یا ان میں سے بعض کا مجموعہ نصاب کو پہنچتا ہے، تو ایسا شخص بھی شریعت کی رُو سے مالدار ہے، جسے زکوٰۃ، صدقہ فطر اور عشر وغیرہ دینا جائز نہیں۔

❁ جس کے پاس نصاب کے بقدر مال نہیں، نصاب سے کم ہے یا کچھ بھی نہیں یعنی ایک دن کے گزارہ کے لیے بھی نہیں، تو اس کو غریب کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دینا درست ہے اور ان لوگوں کا زکوٰۃ لینا بھی جائز ہے۔

صدقہ فطر

❁ جو مسلمان اتنا مال دار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو، یا اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، لیکن اس کے پاس نصاب کے بقدر ضرورت سے زائد سامان ہے، تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے، چاہے وہ تجارت کا مال ہو یا تجارت کا نہ ہو اور چاہے سال پورا گزر چکا ہو یا نہ گزرا ہوا۔

❁ کسی کے پاس ضرورت سے زائد سامان ہے، لیکن وہ قرض دار بھی ہے تو قرضہ نفی کر کے دیکھا جائے، اگر اتنی قیمت کا سامان باقی رہے جتنے میں زکوٰۃ یا صدقہ واجب ہو جاتا ہے تو صدقہ فطر واجب ہے، اور اگر اس سے کم بچے تو واجب نہیں۔

صدقہ فطر کی مقدار:

صدقۂ فطر میں اگر گندم دے تو پونے دو سیر سے آدھی چھٹانک زیادہ، بلکہ احتیاطاً پورے دو سیر یا اس سے بھی کچھ زیادہ دے دینا چاہیے، کیونکہ زیادہ ہونے میں کوئی حرج نہیں اور اگر جو، کھجور یا کشمش دینا چاہے تو اس کا دگنا یعنی چار سیر دینا چاہیے۔

روزے کا بیان

✿ رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان پر جو مجنون اور نابالغ نہ ہو، فرض ہیں، جب تک کوئی عذر نہ ہو تو روزہ چھوڑنا درست نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی روزے کی نذر کرلے تو نذر کرلینے سے روزہ فرض ہو جاتا ہے۔ قضا اور کفارے کے روزے بھی فرض ہیں اور ان کے علاوہ تمام روزے نفل ہیں، رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں، البتہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور اس کے بعد تین دن تک روزہ رکھنا حرام ہے۔

✿ جب لڑکا یا لڑکی روزہ رکھنے کے قابل ہو جائیں تو ان کو روزہ کی ترغیب دیں اور جب دس برس کی عمر ہو جائے تو باقاعدگی سے روزہ رکھوائیں۔ اگر سارے روزے نہ رکھ سکے تو جتنے رکھ سکے رکھوائیں۔

روزے کا وقت:

روزہ کا وقت صبح صادق کے وقت سے شروع ہوتا ہے، اس لیے جب تک صبح نہ ہو، کھانا پینا وغیرہ سب جائز ہے۔

بعض لوگ جلدی سحری کھا کر نیت کی دعا پڑھ کر لیٹ جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اب نیت کر لینے کے بعد کچھ کھانا پینا نہیں چاہیے، یہ خیال غلط ہے، جب تک صبح صادق نہ ہو کھا پی سکتے ہیں، چاہے نیت کر چکے ہوں یا نہ کی ہو۔

اور بعض لوگ سحری کا احتیاطی وقت ختم ہو جانے کے بعد بھی کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے، سحری کا وقت ختم ہوتے ہی (اذان ہو جانا وقت ختم ہونے کی علامت ہے) کھانا پینا بند کر دینا چاہیے۔

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

روزہ کی حالت میں کھانے، پینے اور جنسی خواہش پوری کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

- اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- عطر، گلاب پھول وغیرہ اور خوشبو سونگھنا جس میں دھواں نہ ہو، درست ہے۔
- تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔
- خود بخود قے ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا، چاہے تھوڑی سی قے ہو یا زیادہ، البتہ اگر اپنے اختیار سے منہ بھر کے قے کرے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر اس سے کم ہو تو خود کرنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن ایسا نہیں کرنا چاہیے۔
- دن کو سو گیا اور ایسا خواب دیکھا جس سے نہانے کی ضرورت ہو گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔
- رات کو نہانے کی ضرورت ہوئی مگر غسل نہیں کیا، دن کو نہایا تب بھی روزہ ہو گیا، بلکہ اگر دن بھر نہ نہائے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ اس تاخیر کا گناہ ہو گا۔
- دانتوں میں گوشت کا ریشہ ٹکا ہوا تھا یا چھالیہ کا ٹکڑا یا کوئی اور چیز تھی، اس کو زبان سے یا خلال سے نکال لیا لیکن منہ سے باہر نہیں نکالا، وہ خود بخود حلق میں چلا گیا، تو وہ چیز اگر چنے سے کم ہے تب رو روزہ نہیں ٹوٹا اور چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو روزہ ٹوٹ گیا، البتہ اگر منہ سے باہر نکال لیا تھا، پھر اس کے بعد نگل گیا تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ گیا، چاہیے وہ چیز چنے کے برابر ہو یا اس سے بھی کم ہو، دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

جن وجوہات کی بنا پر روزہ توڑنا جائز ہے:

اچانک ایسا بیمار ہو گیا کہ اگر روزہ نہیں توڑے گا تو مر جائے گا یا بیماری بہت بڑھ جائے گی تو روزہ توڑ دینا درست ہے، جیسے اچانک پیٹ میں ایسا درد اٹھا کہ بے تاب ہو گیا تو اس حالت میں دوا پی لینا اور روزہ توڑ دینا درست ہے۔ ایسے ہی اگر ایسی پیاس یا بھوک لگی کہ مر جانے کا ڈر ہے تو بھی روزہ توڑ دینا درست ہے۔

حج کا بیان

فرضیت حج:

- جس شخص کے پاس مکہ مکرمہ تک آنے جانے کا متوسط خرچہ ضرورت سے زائد موجود ہو، اس کے ذمہ حج فرض ہے یعنی حج کے اخراجات کے ساتھ ساتھ گھر کے جن افراد کا خرچہ اس کے ذمہ ہے اس کا بھی مناسب انتظام کرنا ضروری ہے۔
- عمر بھر میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔ اگر کئی حج کیے تو ایک فرض ہوا اور باقی سب نفل ہیں اور ان کا بھی بہت زیادہ ثواب ہے۔
- بالغ ہونے سے پہلے اگر کوئی حج کرتا ہے تو اس سے فرض ادا نہیں ہو گا، لیکن یہ مطلب نہیں کہ ثواب بھی نہیں ملے گا بلکہ نفل حج کا ثواب ملے گا۔ اگر مالدار ہے تو اس پر بالغ ہونے کے بعد پھر حج کرنا فرض ہے اور جو حج بچپن میں کیا ہے وہ نفل ہے۔

عورت کے ساتھ محرم ضروری ہے:

- عورت کے لیے سفر حج میں اپنے شوہر یا کسی محرم کے ساتھ ہونا بھی ضروری ہے، بغیر اس کے حج کے لیے جانا درست نہیں، البتہ اگر مکہ سے اتنے فاصلے پر رہتی ہو کہ اس کے گھر سے مکہ تک مسافت سفر (تقریباً ۷۸ کلو میٹر) نہ ہو تو شوہر اور محرم کے بغیر بھی جانا درست ہے۔
- جو محرم اس کو حج کرانے کے لیے ساتھ جائے اس کا سارا خرچ اسی عورت پر ہے۔ اگر محرم اپنا خرچ خود کرے تو اختیار ہے، زیادہ ثواب ملے گا۔

نکاح کا بیان

عورت کا انتخاب:

حدیث شریف میں ہے: ”عورت سے یا تو اس کے دین کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے یا اس کے مال کی وجہ سے اور یا اس کے حسن کی وجہ سے، لہٰذا تم دین والی کو حاصل کرو، تیرے ہاتھ خاک میں ملیں“۔ یہ آخری جملہ ایک عربی محاورہ ہے، جو مختلف مواقع پر استعمال ہوتا ہے، یہاں پر اس سے دیندار عورت کے ساتھ نکاح کی ترغیب مراد ہے۔

اگر ماں ایسے لوگوں میں سے ہوگی جو بد اخلاق ہیں، دیندار اور شریف نہیں تو اولاد بھی ان ہی لوگوں کی طرح ہوگی۔ اور اگر عورت اچھے خاندان کی ہے تو اولاد اچھی اور دیندار ہوگی۔

نکاح کا انعقاد:

- ایجاب و قبول کے دو لفظوں سے نکاح ہو جاتا ہے، جیسے کسی نے گواہوں کے سامنے کہا: ”میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کیا“۔ اس نے کہا: میں نے قبول کیا۔ بس نکاح ہو گیا، البتہ اگر اس کی کئی لڑکیاں ہوں تو صرف اتنا کہنے سے نکاح نہیں ہوگا، بلکہ نام لے مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنی لڑکی زینب کا نکاح تمہارے ساتھ کیا، وہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔
- ایک مرتبہ ایجاب و قبول کر لینا کافی ہے، دو یا تین مرتبہ کی کوئی ضرورت نہیں۔
- نکاح درست ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ کم سے کم دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے کیا جائے اور یہ لوگ اپنے کانوں سے نکاح کے دونوں لفظ سنیں تب نکاح ہوگا۔ اگر تنہائی میں ایک نے کہا: ”میں نے اپنی بیٹی کا نکاح تمہارے ساتھ کیا“ دوسرے نے کہا: ”میں نے قبول کیا“ تو نکاح نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر صرف ایک آدمی کے سامنے نکاح کیا تب بھی نہیں ہوا۔
- بہتر یہ ہے کہ کسی بڑے مجمع میں نکاح کیا جائے، جیسے نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد میں یا کسی اور مجمع میں تاکہ نکاح کی خوب تشہیر ہو جائے۔ چھپ چھپا کر نکاح نہیں کرنا چاہیے۔

نکاح حرام ہونے کے اسباب:

اگر درجِ ذیل آٹھ وجوہات میں سے کوئی وجہ پائی جائے تو شرعاً نکاح نہیں ہو سکتا ہے:

1. قرابت (نسبی رشتہ داری) جیسے بیٹی، پوتی، نواسی، ماں دادی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی۔
2. مصاہرت (سسرالی رشتہ داری) جیسے ساس، بہو۔
3. رضاعت (دودھ پلانا) جیسے رضاعی بہن، رضاعی بھائی، رضاعی خالہ، رضاعی پھوپھی، وغیرہ سے بھی نکاح حرام ہے۔
4. آپس میں محرم عورتوں سے اکٹھے نکاح کرنا جیسے: دو بہنوں، پھوپھی بھتیجی، خالہ بھانجی کا آپس میں جمع کرنا۔
5. عورت کا کسی کے نکاح میں پہلے سے ہونا۔
6. عورت کا عدت میں ہونا۔
7. بیک وقت چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنا۔
8. کیسی آسمانی دین کا قائل نہ ہونا۔ جیسے ہندو، سیکھ وغیرہ۔

طلاق کا بیان

طلاق صرف ضرورت کے تحت جائز رکھی گئی ہے، بغیر ضرورت طلاق دینا بہت بری بات ہے، اس لیے کہ نکاح تو آپس میں الفت ومحبت اور میاں بیوی کی راحت کے لیے ہوتا ہے اور طلاق سے ان نیک مقاصد کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ لہٰذا میاں بیوی کو ایک دوسرے کو برداشت کرنا چاہیے۔

البتہ اگر آپس میں ایسی نفرت ہو گئی کہ ایک دوسرے کے حقوق ضائع کرنے کا اندیشہ پیدا ہو گیا اور نباہ کی کوئی صورت ممکن نہ رہی تو ایسی حالت میں طلاق دینے کی اجازت ہے۔

طلاق دینے کا طریقہ:

اگر کسی ضرورت سے طلاق دینی پڑے تو اس کے تین طریقے ہیں:

ایک بہت اچھا، دوسرا اچھا، تیسرا بدعت اور حرام۔

1. سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ مرد بیوی کو ایسے وقت جس میں حیض وغیرہ سے عورت پاک ہو ایک طلاق دے۔ ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ پاکی کے اس تمام زمانہ میں صحبت نہ کی ہو اور عدت گزرنے تک پھر مزید طلاق نہ دے۔ عدت گزرنے سے خود ہی نکاح ختم ہو جائے گا۔ ایک سے زیادہ طلاق دینے کی ضرورت نہیں، اس لیے کہ طلاق سخت مجبوری میں جائز رکھی گئی ہے، لہٰذا بقدرِ ضرورت ہی کافی ہے، کئی طلاقوں کی ضرورت نہیں۔
2. اچھا طریقہ یہ ہے کہ اس کو پاکی کے تین زمانوں میں تین طلاقیں دے اور اس دوران پاکی کے باوجود صحبت نہ کرے۔
3. بدعت اور حرام طریقہ وہ ہے جو ان دونوں صورتوں کے خلاف ہو مثلاً تین طلاق ایک ساتھ دیدے یا حیض کی حالت میں طلاق دے، یا جس پاکی میں صحبت کی تھی اس میں طلاق دے۔ اس سب صورتوں میں اگرچہ طلاق واقع ہو جائے گی مگر گناہ ہو گا۔

طلاق کی عدت:

اگر شوہر نے طلاق دے دی تو تین حیض آنے تک، شوہر ہی کے گھر جس میں طلاق دی ہے،

بیٹھی رہے۔ اس گھر سے باہر نہ نکلے، نہ دن کو نہ رات کو، نہ کسی دوسرے سے نکاح کرے۔ جب پورے تین حیض ختم ہوگئے تو عدت پوری ہوگئی اور گھر سے نکلنے اور نکاح کرنے کی پابندی ختم ہوگئی۔ مرد نے چاہے ایک طلاق دی ہو یا دو، تین طلاقیں دی ہوں، اور طلاق بائن دی ہو یا رجعی، سب کے عدت کا ایک ہی حکم ہے۔

اگر کسی کو حمل ہے اور اسی زمانہ میں طلاق ہوگئی تو بچہ پیدا ہونے تک بیٹھی رہے، یہی اس کی عدت ہے۔ جب بچہ پیدا ہوگا تو عدت ختم ہوگی۔ طلاق کے بعد تھوڑی ہی دیر میں اگر بچہ پیدا ہوگیا تب بھی عدت ختم ہوگئی۔

معاملات کا بیان

حدیث میں ہے:

"حلال مال تلاش کرنا فرض ہے دیگر فرائض کے بعد"۔ (مشکوٰۃ:۲۷۸۱)

مطلب یہ ہے کہ دیگر فرائض یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ ارکانِ اسلام کے بعد حلال روزی تلاش کرنا فرض ہے۔

بیع (خرید و فروخت) کے اصول:

وُجود:

بیچی جانے والے چیز بیع کے وقت موجود ہونی چاہیے۔ لہٰذا جو چیز ابھی تک وجود میں نہیں آئی اسے بیچا نہیں جاسکتا۔ اگر کسی غیر موجود چیز کی بیع کی گئی اگرچہ باہمی رضامندی سے ہی ہو، یہ بیع شرعاً باطل ہوگی۔

مثال: "زید" اپنی گائے کا بچہ جو کہ ابھی تک پیدا نہیں ہوا "عمر" کو بیچتا ہے، یہ بیچ باطل ہے۔

ملکیت:

فروخت کی جانے والی چیز بیع کے وقت بائع (بھیجنے والے) کی ملکیت میں ہو۔ لہٰذا جو چیز فروخت کرنے والے کی ملکیت میں نہیں، اسے بیچا بھی نہیں جاسکتا۔ اگر اس کی ملکیت حاصل

کرنے سے پہلے اسے بیچتا ہے تو بیع باطل ہو گی۔

مثال: ''زید'' ''عمر'' کو ایک کار بیچتا ہے جو فی الحال ''بکر'' کی ملکیت میں ہے، لیکن اسے امید ہے کہ وہ کار ''بکر'' سے خرید لے گا اور بعد میں ''عمر'' کے حوالے کر دے گا، یہ بیع باطل ہے، اس لیے کہ کار بیع کے وقت ''زید'' کی ملکیت میں نہیں تھی۔

قبضہ:

بیع کے وقت بیچی جانے والی چیز بیچنے والے کے حسی یا معنوی قبضے میں ہو۔ ''معنوی، قبضے سے مراد ایسی صورت حال ہے جس میں قبضہ کرنے والے نے وہ چیز ظاہری طور پر اپنی تحویل میں نہیں لی، لیکن اس کی دسترس میں آگئی ہے اور اس کے تمام حقوق اور ذمہ داریاں اس کی طرف منتقل ہو گئی ہیں جن میں اس چیز کے ضیاع کا خطرہ بھی شامل ہے، یعنی یہ چیز اگر ضائع ہو گئی تو یہ سمجھا جائے گا کہ یہ خریدار کی ضائع ہوئی۔

مثال ا:

''زید'' نے ''عمر'' سے ایک کار خریدی ''عمر'' نے ابھی تک یہ کار ''زید'' یا اس کے وکیل کے حوالے نہیں کی تو ''زید'' یہ کار ''بکر'' کو فروخت نہیں کر سکتا۔ اگر وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے بیچ دیتا ہے تو بیع صحیح نہیں ہو گی۔

مثال ۲:

''زید'' نے ''عمر'' سے ایک کار خریدی ''عمر'' اس کار کی تعیین اور نشاندہی کرنے کے بعد اسے ایک ایسے گیراج میں کھڑا کر دیتا ہے جہاں ''زید'' کی آزادانہ رسائی ہے اور ''عمر'' اسے اجازت دے دیتا ہے کہ وہ گاڑی کو وہاں سے جہاں چاہے لے جا سکتا ہے۔ گاڑی کا رِسک ''زید'' کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ اب گاڑی اس کے معنوی قبضے میں ہے اب اگر ''زید'' اس پر ظاہری اور حسی قبضہ کیے بغیر بھی ''بکر'' کو بیچ دیتا ہے تو بیع صحیح ہو گی۔

خلاصہ یہ نکلا کہ کوئی شخص ایسی چیز نہیں بیچ سکتا جو

1. ابھی وجود میں نہ آئی ہو۔
2. بیچنے والے کی ملکیت میں نہ ہو۔
3. بیچنے والے کے حسی یا معنوی قبضے میں نہ ہو۔

معلوم ہونا:

جس چیز کی بیع ہو رہی ہو تو وہ واضح طور پر معلوم ہونی چاہیے اور خریدار کو اس کی شناخت کرائی جانی چاہیے۔

بیچی جانے والی چیز کی تعیین اشارہ کر کے بھی ہو سکتی ہے اور ایسی تفصیلی وضاحت سے بھی ہو سکتا ہے جس سے وہ چیز ان اشیاء سے ممتاز ہو جائے جن کی بیع مقصود نہیں ہے۔

مثال:

ایک بلڈنگ ہے جس میں ایک انداز کے بنے ہوئے کئی اپارٹمنٹ ہیں زید جو بلڈنگ کا مالک ہے، "عمر" سے کہتا ہے کہ "میں تمہیں ان اپارٹمنٹس میں سے ایک بیچتا ہوں۔ "عمر" قبول بھی کر لیتا ہے، تو بیع صحیح نہیں ہو گی، جب تک کہ زبانی وضاحت کے ساتھ یا اشارہ کر کے ایک اپارٹمنٹ کی تعیین نہ کر دی جائے۔

قیمت کی تعیین:

قیمت کی تعیین بھی بیع کے صحیح ہونے کے لیے ضروری شرط ہے۔ اگر قیمت متعین نہیں ہے تو بیع صحیح نہیں ہو گی۔

مثال: "زید" "عمر" سے کہتا ہے کہ اگر ادائیگی ایک ماہ کے اندر کرو گے تو قیمت پچاس روپے ہو گی اور اگر دو ماہ میں کرو گے تو پچپن روپے ہو گی۔ "عمر" بھی اس سے متفق ہو جاتا ہے، تو چونکہ

قیمت غیر متعین ہے، اس لیے بیع صحیح نہیں ہو گی، الا یہ کہ دو متبادل قیمتوں میں سے ایک کی تعیین بیع کے وقت ہی کر لی جائے۔

شرط فاسد سے خالی ہونا:

بیع میں کوئی اضافی شرط نہیں ہونی چاہیے، جس بیع میں کوئی شرط لگائی جائے وہ فاسد ہو گی، الا یہ کہ وہ شرط کاروباری عرف میں مروج ہو اور اس کا عام چلن ہو۔

مثالیں:

- "زید" "عمر" سے ایک کار اس شرط پر خرید تا ہے کہ وہ اس کے بیٹے کو اپنی فرم میں ملازم رکھے گا۔ بیع چونکہ مشروط ہے اس لیے فاسد ہو گی۔
- "زید" "عمر" سے ایک ریفریجریٹر اس شرط پر خرید تا ہے کہ "عمر" دو سال تک اس کی مفت سروس کا ذمہ دار ہو گا۔ یہ شرط چونکہ اس طرح کے معاملے کے حصے کے طور پر متعارف ہے اس لیے صحیح ہے اور بیع بھی درست ہے۔

اُدھار کی بنا پر قیمت میں اضافہ:

- ادھار کی صورت میں قیمت نقد سے زائد بھی ہو سکتی ہے، لیکن عقد کے وقت ہی اس کی تعیین ہو جانا ضروری ہے۔
- ایک دفعہ جو قیمت متعین ہو گئی، اس میں وقت سے پہلے ادائیگی کی وجہ سے کمی کرنا یا ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے اضافہ کرنا درست نہیں۔

بیع باطل:

جو بیع شریعت میں بالکل ہی غیر معتبر اور لغو ہو اور ایسا سمجھا جائے کہ اُس نے بالکل خریدا ہی نہیں اور اس نے بیچا ہی نہیں، اس کو "بیع باطل" کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ خریدنے والا اس چیز کا مالک نہیں ہوا، وہ چیز اب تک اسی بیچنے والے کی ملکیت میں ہے، اس لیے خریدنے والے کے لیے نہ تو اس کا کھانا جائز ہے اور نہ کسی کو دینا، بلکہ کسی طرح سے بھی اپنے کام میں لانا درست نہیں۔

بیع فاسد:

بیع ہوگئی ہے لیکن اس میں کوئی خرابی آگئی، اس کو "بیع فاسد" کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک خریدی ہوئی چیز، خریدنے والے کے قبضہ میں نہ آجائے، اس وقت تک وہ چیز اس کی ملکیت میں نہیں آتی اور جب قبضہ کر لیا تو ملکیت میں آگئی، لیکن حلال طیب نہیں۔

اس لیے اس کو کھانا پینا یا کسی اور طرح سے اپنے استعمال میں لانا درست نہیں، بلکہ ایسی بیع کو ختم کر دینا واجب ہے۔ لینا ہو تو دوبارہ نئے سرے سے بیع کریں۔ اور اگر یہ بیع نہیں توڑی، بلکہ وہ چیز کسی اور کے ہاتھ بیچ دی تو گناہ ہوا البتہ دوسرے خریدنے والے کے لیے اس کا کھانا پینا اور استعمال کرنا جائز ہے اور یہ دوسری بیع درست ہوگئی۔ اگر پہلے مالک نے یہ چیز نفع لے کر بیچا ہو تو نفع کو صدقہ کرنا واجب ہے، اپنے استعمال میں لانا درست نہیں۔

زمین اور مکان وغیرہ (یعنی غیر منقولہ چیزوں) کے علاوہ اور جتنی چیزیں ہیں (یعنی تمام منقولہ اشیاء) ان کے خریدنے کے بعد جب تک ان پر قبضہ نہ کر لے تب تک ان کو آگے بیچنا درست نہیں۔

جس زمانے میں سو روپے کی دس کلو گندم ملتی تھی، اس وقت تم نے پانچ کلو گندم قرض لی، پھر گندم سستی ہوگئی اور سو روپے کی بیس کلو ملنے لگی تو تمہیں وہی پانچ کلو دینا پڑے گی۔ اسی طرح اگر مہنگی ہوگئی تب بھی اتنی ہی دینا پڑے گی۔

جیسی گندم تم نے دی تھی مقروض نے (از خود) اس سے اچھی گندم ادا کی تو اس کا لینا جائز ہے، یہ سود نہیں البتہ وزن میں زیادہ نہیں ہونی چاہیے مگر قرض لیتے وقت یہ کہنا درست نہیں کہ ہم اس سے اچھی لیں گے۔

سودی لین دین

سودی لین دین کا گناہ بہت سخت ہے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس پر بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں اور اس سے بچنے کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے سود دینے والے، لینے والے، سودی دستاویز لکھنے والے اور سودی معاملہ پر گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ سب، گناہ میں برابر کے شریک ہیں، اس لیے اس سے دور رہنے کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

سود:

سود کبھی تو قرض میں ہوتا ہے اور کبھی چیزوں کے لین دین میں:

قرض میں سود:

قرض لینے دینے میں جو سود ہوتا ہے اس کی تعریف یہ ہیں:

"قرض پر مشروط اضافہ" یعنی قرض دیتے وقت شرط لگا کر اضافی رقم لینا۔ اگر شرط نہ لگائی، لیکن عام "عرف" اور رواج یہی ہے کہ اضافہ کے ساتھ ہی قرض واپس ہوتا ہے ویسے نہیں، تو یہ بھی شرط کی طرح ہے اور حرام ہے۔

البتہ اگر اضافہ صراحۃً مشروط یا عرفاً مروّج نہ ہو، بلکہ مقروض بغیر کسی سابقہ معاہدے، شرط یا عرف ورواج کے ویسے ہی کوئی چیز قرض دینے والے کو اپنی طرف سے ہدیہ میں دے تو یہ سود نہیں۔

لین دین میں سود:

چیزوں کے لین دین میں سود کی تعریف یوں ہوگی:

"ہم جنس چیزوں کے ناپ یا تول کے ساتھ تبادلہ میں اضافہ یا ادھار"۔

یعنی جب ایسی ہم جنس چیزوں کا لین دین کیا جا رہا ہے جو وزن سے تول کر (نہ کہ گن کر) یا پیمانے سے (نہ کہ گز سے) ناپ کر بکتی ہیں تو اس میں نہ کسی ایک طرف اضافہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ادھار کی گنجائش ہے، بلکہ یکساں مقدار کے ساتھ، ہاتھ در ہاتھ لینا دینا ضروری ہوگا۔

اگر چہ ایک چیز اچھی اور عمدہ اور دوسری ناقص اور کم درجے کی ہو۔ اگر اضافہ کیا گیا تو اسے "حقیقی ربا" کہتے ہیں اور اگر ادھار کیا گیا تو اسے "حکمی رہا" کہتے ہیں۔ ربا کی یہ دونوں قسمیں حرام اور ناجائز ہیں۔

سوناچاندی کی خرید وفروخت:

سوناچاندی خریدنے کی کئی صورتیں ہیں:

ایک تو یہ ہے کہ چاندی کو چاندی سے اور سونے کو سونے سے خریدا جائے، یعنی دونوں طرف ایک ہی قسم کی چیز ہے تو اس صورت میں دو باتیں واجب ہیں:

ایک یہ کہ دونوں طرف کی چاندی یا دونوں طرف کا سونا برابر ہو۔

دوسرے یہ کہ جدا ہونے سے پہلے پہلے ہی دنوں طرف سے پورا پورا لین دین ہو جائے، کوئی ادھار باقی نہ رہے۔ اگر ان دونوں باتوں میں سے کسی بات کا خلاف کیا تو "سود" ہو گیا۔

مثلاً: ایک تولہ چاندی لی تو اس کے بدلے میں ایک تولہ چاندی ہی دینا واجب ہے، اس سے کم یا زیادہ کرنا سود ہے۔ اسی طرح اگر ایک نے چاندی دی، دوسرے نے اس مجلس میں نہیں دی، بعد میں دینے کا وعدہ کیا تو یہ بھی جائز نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں طرف ایک قسم کی چیز نہیں، بلکہ ایک طرف چاندی اور دوسری طرف سونا ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ وزن کا برابر ہونا ضروری نہیں، ایک تولہ چاندی کے بدلے میں جتنا چاہے سونا لے، جائز ہے۔ اسی طرح ایک تولہ سونے کے بدلے جتنی چاہے چاندی لے، جائز ہے، لیکن جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں طرف سے لین دین پورا ہو، کسی طرف ادھار نہ ہو۔

موجودہ رائج الوقت کاغذی نوٹوں سے سونا چاندی نقد یا ادھار خریدنا جائز ہے۔ نقد ہر صورت میں جائز ہے، ادھار اس وقت جائز ہے کہ دونوں عوضوں (رقم اور سونا، چاندی) میں سے (کم از کم) ایک پر اسی مجلس میں قبضہ ہو۔

حصہ سوم

اخلاقیات

اخلاقیات

(اچھی اور بری عادات)

اخلاق:

ایک انسان کے اندر جو اچھی صفات ہونی چاہئیں جیسے سچائی، امانت داری، سخاوت وغیرہ اور جن بری عادتوں سے بچنا چاہیئے جیسے جھوٹ، غیبت، حسد وغیرہ) انہیں "اخلاق" کہتے ہیں۔ اچھے اخلاق اپنا لینے اور بری عادتوں کو چھوڑنے سے انسان کی اصلاح ہوتی ہے۔

اچھے اخلاق:

یہاں چند اچھے اخلاق بیان کیے جاتے ہیں۔

دس اچھے اخلاق اور اور ان کو حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے:

1. خوفِ خدا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم فرمایا ہے کہ مجھ سے ڈرو۔ خوفِ خدا ایسی اچھی عادت ہے کہ آدمی اسکی بدولت گناہوں سے بچتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور عذاب کو سوچا جائے، اس سے اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے۔

2. اللہ تعالیٰ سے امید:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم حق تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو جاؤ۔ امید ایسی چیز ہے، جس سے نیک کام کرنے اور توبہ کرنے کی ہمت بڑھتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو یاد کرے اور سوچا کرے۔

3. صبر:

اپنے نفس کو دین کی باتوں کا پابند رکھنا اور دین کے خلاف اس سے کوئی کام نہ ہونے دینا، اس کو "صبر" کہتے ہیں۔

جس کے کئی مواقع ہیں۔ ایک موقع یہ ہے کہ آدمی امن وسلامتی کی حالت میں ہو، اللہ تعالیٰ

نے صحت دی ہو، مال و دولت عزت، آل اولاد، گھر بار، سازوسامان دیا ہو، ایسے وقت کا صبر یہ ہے کہ آدمی مال و دولت کی وجہ سے بگڑ نہ جائے، اللہ تعالیٰ کو بھول نہ جائے، غریبوں کو حقیر نہ سمجھے، ان کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک کرتا رہے۔

دوسرا موقع عبادت کا وقت ہے کہ اس وقت نفس سستی یا کنجوسی کرتا ہے جیسے نماز کے لیے اٹھنے یا زکوٰۃ خیرات دینے میں، تو ایسے موقع پر تین طرح کا صبر درکار ہے۔

ایک عبادت سے پہلے کہ نیت درست رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے وہ کام کرے، نفس کی کوئی غرض نہ ہو۔

دوسرے عبادت کے وقت، کہ کم ہمتی نہ ہو۔ جس طرح اس عبادت کا حق ہے، اسی طرح ادا کرے۔ تیسرے عبادت کے بعد کہ کسی کے سامنے اس کا ذکر بطور ریا نہ کرے۔

تیسرا موقع گناہ کا وقت ہے۔ اس وقت کا صبر یہ ہے کہ نفس کو گناہ سے روکے۔

چوتھا موقع وہ وقت ہے کہ جب کوئی انسان اسے تکلیف پہنچائے، برا بھلا کہے۔ اس وقت کا صبر یہ ہے کہ بدلہ لینے سے، خاموش ہو جائے۔

پانچواں موقع مصیبت، بیماری اور مال کے نقصان یا کسی عزیز و قریب کے مر جانے کا ہے۔ اس وقت کا صبر یہ ہے کہ زبان سے خلافِ شرع کوئی بات نہ کہے۔ چیخ چیخ کر نہ روئے۔

صبر کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ ان سب مواقع میں صبر کے ثواب کو یاد کرے اور یہ سوچے کہ بے صبری سے تقدیر تو ٹلتی نہیں، تو پھر ثواب کیوں ضائع کیا جائے۔

4. شکر:

ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

شکر کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر نعمت پر "الحمد للہ" کہا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بہترین دعا "الحمد للہ" ہے۔

جب بھی کوئی خوشی یا فائدے کی بات ہو تو "الحمد للہ" ضرور کہا کریں۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے خوش ہو کر اس کی محبت دل میں پیدا ہونا اور اس محبت سے یہ شوق ہونا کہ جب اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی نعمتیں عطا فرماتا ہے تو اس کی خوب عبادت کی جائے اور ایسی نعمت دینے والے کی نافرمانی بڑی ناشکری ہے۔ یہ شکر کا خلاصہ ہے۔

5. توکل:

یہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے بغیر نہ کوئی نفع حاصل ہو سکتا ہے اور نہ نقصان پہنچ سکتا ہے، اس لیے انسان پر لازم ہے کہ کسی بھی کام میں اپنی "تدبیر" پر بھروسہ نہ کرے اور تدبیر بھی کرتا رہے، کیونکہ تدبیر کرنا اللہ پاک کا حکم ہے، مگر اس کو مستقل نہ سمجھے، بلکہ یہ یقین رکھے کہ کام کا پورا ہونا اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ اگر وہ چاہیں گے تو تدبیر اثر کرے گی، ورنہ نہیں۔ نظر اللہ تعالیٰ پر رکھے اور کسی مخلوق سے زیادہ امید نہ رکھے، نہ کسی سے زیادہ ڈرے۔ یہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کو بھروسہ اور "توکل" کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کو اور مخلوق کی محتاج ہونے کو خوب سوچے اور یاد کیا کرے۔

6. اللہ تعالیٰ سے محبت:

اللہ تعالیٰ کی طرف دل کا کھنچنا اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سن کر اور ان کے کاموں کو دیکھ کر دل کو مزہ آنا، یہ محبت ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کا کثرت سے ورد کرے، اس کی صفاتِ کمال کو یاد کیا کرے اور اللہ تعالیٰ کو بندے کے ساتھ جو محبت ہے، اس میں غور کرے۔

7. اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر راضی رہنا:

جب مسلمان کو یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ بھی ہوتا ہے، اس میں انسان کا فائدہ اور خیر ہے تو پھر ہر بات پر راضی رہنا چاہیے اور کسی قسم کا شکوہ شکایت نہیں کرنی چاہیے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس بات کا دھیان رہے کہ اللہ تعالیٰ کا جو بھی فیصلہ ہوتا ہے، اس میں خیر ہوتی ہے۔

8. خالص نیت:

کوئی شخص دین کا کوئی کام کرے تو اس میں دنیا کا کوئی مفاد نہ ہو، نہ تو دکھلاوا ہو اور نہ کوئی اور مطلب ہو۔

"خالص نیت" کا طریقہ یہ ہے کہ کام کرنے سے پہلے خوب سوچ لیا کرے کہ نیت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور چیز کا شائبہ ہو تو دل کو اس سے صاف کرلے۔

9. بڑوں کی عزت:

اسلامی تعلیمات میں چھوٹی عمر والوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے سے بڑی عمر والوں کی عزت کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی اشارد فرمایا:

وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔(ابو داؤد)

نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ اگر کسی وفد میں سے کوئی چھوٹی عمر کا شخص بڑوں سے پہلے بولنا شروع کردیتا تو آپ ﷺ اس کو تاکید فرماتے کہ "بڑے کو پہلے بولنے دو"۔(بخاری)

لہٰذا اپنے بڑوں کی عزت اور ان کا ادب واحترام کرنا چاہیے۔

10. سچ:

جو زبان سے بولیں وہ ہی دل میں بھی ہو اور حقیقت میں بھی ایسا ہی ہو اس کو "سچ" کہتے ہیں۔

انسانی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ انسان ہمیشہ سچ بولیں۔ اس لیے ہر حال میں سچ بولنے کی پکی عادت بنانا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”سچ بات کہو، اس لیے کہ سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں پہنچا دیتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولنے کی وجہ سے صدیقین (سچوں) میں لکھ دیا جاتا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کو نبوت ملنے سے پہلے صادق (سچے) اور امین (امانت دار) کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہمیشہ سچ بولیں۔

سچ کے فائدے:

1. اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو محبوب بننے کے لیے سچ بولنا ضروری ہے۔
2. سچ ایمان کی نشانی ہے۔
3. سچ میں برکت ہے۔
4. سچ میں اطمینان ہے۔
5. سچ میں نجات ہے۔
6. سچ بولنے والے پر لوگ اعتماد اور بھروسہ کرتے ہیں۔

برے اخلاق

1۔ جھوٹ:

زبان سے ایسی بات کہنا جو حقیقت میں نہ ہو اسے "جھوٹ" کہتے ہیں۔

جھوٹ بولنا، بری عادت ہے، جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اور جھوٹی بات سے بچ کر رہو۔"

رسول اللہ ﷺ نے مذاق میں بھی جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے۔

جھوٹ کے نقصانات:

جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے۔

جھوٹ بولنے سے منہ بدبودار ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بندہ جب جھوٹ بولتا ہے تو اس کے منہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے جس کی وجہ سے رحمت کے فرشتے اس سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں"۔

جھوٹ بولنے سے اطمینان ختم ہو جاتا ہے اور جھوٹ بولنے والا اس خوف میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ کہیں میرا جھوٹ کسی کو معلوم نہ ہو جائے۔

جھوٹ والے سے لوگوں کا اعتماد اٹھ جاتا ہے، پھر اگر جھوٹا سچ بھی بولتا ہے تب بھی لوگ اس کی بات پر اعتماد نہیں کرتے۔

2۔ غصہ:

غصے میں عقل ٹھکانے نہیں رہتی اور انجام سوچنے کا ہوش نہیں رہتا، اس لیے زبان سے بھی موقع بے موقع بات نکل جاتی ہے اور ہاتھ سے بھی زیادتی ہو جاتی ہے، اس لیے غصے کو قابو میں رکھنا چاہیے۔

غصہ کو روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس پر غصہ آیا ہے، اس کے سامنے سے فوراً ہٹ جائے۔ پھر سوچ کہ جس قدر یہ شخص میرا قصوروار ہے اس سے زیادہ میں اللہ تعالیٰ کا قصوروار ہوں اور جیسے میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری خطا معاف کر دیں، ایسے ہی مجھے بھی چاہیے کہ میں اس شخص کا قصور معاف کر دوں۔ غصے کی حالت میں زبان سے (اعوذ باللہ) بار بار پڑھے اور پانی پی لے یا وضو کر لے، اس سے غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔

3۔ حسد:

کسی کو کھاتا پیتا یا پھلتا پھولتا دیکھ کر دل میں جلنا اور اس سے یہ نعمت چھن جانے پر خوش ہونا، اس کو "حسد" کہتے ہیں، یہ بہت بری چیز ہے۔ اس میں گناہ بھی ہے، ایسے شخص کی ساری زندگی تلخی میں گزرتی ہے۔ غرض اس کی دنیا اور دین دونوں بے لذت ہیں، اس لیے اس مصیبت سے جان چھڑانے کی بہت کوشش کرنی چاہیے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ پہلے یہ سوچ کہ میرے حسد سے میرا ہی نقصان ہے کہ میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں، اُس کا کیا نقصان ہے؟ کیونکہ حدیث میں ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے۔

غرض یہ کہ حسد بہت بڑا گناہ ہے اور حاسد کا نقصان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ رنج و غم میں رہتا ہے اور جس پر حسد کیا ہے اس کا کوئی نقصان نہیں، کیونکہ حسد سے وہ نعمت ختم نہیں ہو گی، بلکہ اس کو یہ فائدہ ہو گا کہ حسد کرنے والے کی نیکیاں اس کے پاس چلی جائیں گی۔ یہ سوچ لینے کے بعد اپنے دل پر جبر کر کے جس شخص پر حسد پیدا ہوا ہے زبان سے دوسروں کے سامنے اس کی تعریف کرو اور یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کے پاس ایسی ایسی نعمتیں ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو مزید دے۔

4۔ مال کی محبت:

دنیا اور مال کی محبت ایسی بری چیز ہے کہ جب یہ دل میں آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی یاد اور

محبت اس میں نہیں سماتی، کیونکہ ایسے شخص کو تو ہر وقت یہی فکر رہے گی کہ مال کس طرح آئے اور کیونکر جمع ہو؟ اتنی اتنی چیزیں ہو جائیں، ایسا گھر بنانا چاہیے۔

جب دن رات دل اسی میں رہے گا تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی فرصت کہاں ملے گی؟

ایک اور برائی اس میں یہ ہے کہ جب آدمی دنیا سمیٹنے کے پیچھے پڑ جاتا ہے، اس کو حرام حلال کا کچھ خیال نہیں رہتا، اپنے اور دوسرے کے حق میں فرق میں رہتا، نہ جھوٹ اور دھوکہ کی پروا ہوتی ہے، بس یہی نیت رہتی ہے کہ کہیں سے آئے اور ہم اس کو سمیٹیں۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ دنیا کی محبت سارے گناہوں کی جڑ ہے۔

5۔ کنجوسی:

بہت سے حق، جن کا ادا کرنا فرض اور واجب ہے، جیسے زکوٰۃ، قربانی، کسی محتاج کی مدد کرنا، اپنے غریب رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا، کنجوسی میں یہ حق ادا نہیں ہوتے، یہ گناہ ہے جو دینی نقصان ہے اور کنجوس آدمی سب کی نگاہوں میں ذلیل و بے قدر رہتا ہے، یہ دنیا کا نقصان ہے۔

اس کا علاج ایک تو یہ ہے کہ مال اور دنیا کی محبت دل سے نکالے۔ جب اس کی محبت نہ رہے گی تو کنجوسی کسی طرح ہو ہی نہیں سکتی۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ جو چیز اپنی ضرورت سے زیادہ ہو، طبیعت پر زور ڈال کر کسی کو دے دیا کرے۔

6۔ شہرت پسندی:

جب آدمی کے دل میں شہرت کی خواہش ہوتی ہے تو دوسرے شخص کے نام اور تعریف سے جلتا اور حسد کرتا ہے۔ دوسرے شخص کی برائی اور ذلت سن کر خوش ہوتا ہے۔ یہ بھی بڑے گناہ کی بات ہے کہ آدمی دوسرے کا برا چاہے اور اس میں یہ برائی بھی ہے کہ کبھی ناجائز طریقوں سے نام پیدا کیا جاتا ہے، مثلاً شہرت کے لیے شادی وغیرہ میں خوب مال اڑایا، فضول خرچی کی اور وہ مال کبھی رشوت سے جمع کیا، کبھی سودی قرض لیا، یہ سارے گناہ اسی شہرت

کے شوق کی بدولت ہوئے۔ دنیا کا نقصان اس میں یہ ہے کہ ایسے شخص کے حاسد اور دشمن بہت ہوتے ہیں اور ہمیشہ اس کو ذلیل اور بدنام کرنے اور اس کو نقصان اور تکلیف پہنچانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

7۔ غرور و تکبر:

غرور اور تکبر اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے آپ کو علم، دینداری، حسب و نسب، مال وحیثیت اور عقل وغیرہ میں اوروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے حقیر جانے، یہ بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا، وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ دنیا میں بھی لوگ ایسے آدمی سے بہت نفرت کرتے ہیں اور اس کے دشمن بن جاتے ہیں، اگرچہ ڈر کے مارے ظاہری طور پر آؤ بھگت کرتے ہیں۔

ایک برائی یہ بھی ہے کہ ایسا شخص کسی کی نصیحت کو نہیں مانتا، حق بات کسی کے کہنے سے قبول نہیں کرتا، بلکہ برا مانتا ہے اور اس نصیحت کرنے والے کو تکلیف پہنچانا چاہتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ اپنی حقیقت میں غور کرے کہ میں مٹی اور ناپاک پانی کی پیدائش ہوں۔ ساری خوبیاں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں، اگر وہ چاہیے تو ابھی سب لے لے۔ پھر تکبر کس بات پر کروں۔

8۔ خود پسندی:

اگر کوئی اپنے آپ کو اچھا سمجھے، اگرچہ دوسروں کو برا اور کم نہ سمجھے تو یہ بھی بری بات ہے۔اس کو "عجب" کہتے ہیں۔

حدیث میں آیا ہے کہ یہ خصلت دین کو برباد کرتی ہے اور یہ بات بھی ہے کہ ایسا آدمی اپنی اصلاح کی فکر نہیں کرتا کیونکہ جب وہ اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہے تو اس کو اپنی برائیاں کبھی نظر نہیں آئیں گی۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اپنی خامیوں کو سوچا اور دیکھا کرے اور یہ سمجھے کہ میرے اندر جو خوبیاں ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔

9۔ زیادہ بولنے کی عادت:

نفس کو زیادہ بولنے میں بھی مزہ آتا ہے اور اس سے وہ کئی گناہوں میں پھنس جاتا ہے۔ جھوٹ بولنا، کسی کو طعنہ دینا، اپنی بڑائی جتلانا، خواہ مخواہ کسی سے بحث ومباحثہ کرنا، مالداروں کی خوشامد کرنا، ایسا مزاح کرنا جس سے کسی کا دل دکھے، ان سب آفتوں سے بچنا جب ہی ممکن ہے کہ زبان کی حفاظت کی جائے۔

اور اس کی حفاظت کا طریقہ یہ ہے کہ جو بات کہنی ہو تو وہ ذہن میں آتے ہی نہ کہہ ڈالے، بلکہ پہلے خوب اچھی طرح سوچ سمجھ لے کہ اس میں گناہ ہے یا ثواب، یا یہ کہ نہ گناہ ہے نہ ثواب؟ اگر وہ بات ایسی ہے کہ جس میں گناہ ہے تو بالکل اپنی زبان بند رکھو۔ اگر اندر سے نفس تقاضا کرے تو اس کو اس طرح سمجھاؤ کہ اس وقت تھوڑا سا صبر کر لینا آسان ہے، مگر دوزخ کا عذاب بہت سخت ہے۔ اگر وہ بات ثواب کی ہے تو کہہ ڈالو۔

10۔ زیادہ کھانے کی حرص:

بہت سارے گناہ پیٹ کے زیادہ بھرنے سے ہوتے ہیں۔ اس میں کئی باتوں کا خیال رکھنا چاہیے: مزیدار کھانے کی عادت نہ بناؤ۔ حرام روزی سے بچو۔ حد سے زیادہ پیٹ نہ بھرو بلکہ دو چار لقمے کی بھوک رکھ کر کھانا چھوڑ دو۔ اس میں بہت سارے فائدے ہیں، مثلاً: دل صاف رہتا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر آتی ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ دل میں رقّت اور نرمی رہتی ہے، جس سے دعا اور ذکر میں لذت معلوم ہوتی ہے۔ نفس میں بڑائی اور سرکشی نہیں پیدا ہوتی۔ نفس کو تھوڑی سی تکلیف پہنچتی ہے اور تکلیف کو دیکھ کر اللہ کا عذاب یاد آتا ہے۔ اس وجہ سے نفس گناہوں سے بچتا ہے۔ گناہ کی رغبت کم ہوتی ہے۔ طبیعت ہلکی رہتی ہے۔ نیند کم آتی ہے۔ تہجد اور دوسری عبادتوں میں سستی نہیں رہتی۔

حصہ چہارم

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احادیث مبارکہ کی اہمیت وفضیلت

حدیث کے لغوی معنی بات کرنے کے ہے۔ حدیث کو اس لیے حدیث کہا جاتا ہے کہ یہ نبی کریم ﷺ کی باتیں ہیں۔

دراصل حدیث نبی کریم ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو کہتے ہیں۔ حدیث شریعت اسلامی کا قرآن کے بعد دوسرا بڑا اور اہم ماخذ ہے۔ یہ وحی کی دوسری قسم ہے۔ جس کو وحی خفی یا وحی غیر متلو کہا جاتا ہے۔ اسی اعتبار سے احادیث مبارکہ قرآن پاک کی تفسیر ہے۔ جس طرح قرآن پاک کی آیتوں کو ماننا لازمی ہے اس طرح حدیث کو ماننا بھی انتہائی ضروری ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ [سورۃ حشر:۷]

”سو جو چیز تم کو پیغمبر ﷺ دے وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔“

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ [سورۃ نجم:۴،۳]

یعنی یہ پیغمبر خواہش نفس سے تو منہ سے بات بھی نہیں نکالتے ہیں۔ یہ تو حکمِ خدا ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

علم حدیث یعنی حدیث پڑھانے سکھانے اور پڑھنے سیکھنے کی فضیلت کے لیے تو یہی بات کافی ہے کہ علم حدیث میں مشغول آدمی کے لیے نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی ہے۔

جیسا کہ ارشاد مبارک ہے: نَضَّرَ اللهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا كَمَا سَمِعَهَا

[مشکاۃ المصابیح کتاب العلم الفصل الثانی رقم ۲۲۸ (۳۱)]

”اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر و تازہ رکھے یعنی اس کو قدر و منزلت اور دین و دنیا کی خوشی و مسرت کے ساتھ رکھے جس نے میری کوئی بات (حدیث) سنی اور اسے یاد رکھا اور ہمیشہ یاد رکھا اور اس کو جیسے سنا ہو اُسی طرح لوگوں تک پہنچایا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے اگرچہ اُس کی صحت میں کلام ہے لیکن حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ یہ روایت تیرہ صحابہ کرامؓ سے نقل ہے کہ:

مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا۔ [شعب الایمان: رقم ۱۵۹۷۔ مشکاۃ المصابیح کتاب العلم الفصل الثالث رقم ۲۵۸]

"جو شخص میری اُمت کو ان کے فائدے کے واسطے دین سے متعلقہ کام کی چالیس احادیث یاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فقیہ اٹھائے گا اور روزِ قیامت میں اُس کی شفاعت کرنے والا اور (اس کی اطاعت پر) گواہ بنوں گا۔"

نیت پر دارومدار

① قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

قرآن اور حدیث

② قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: خبردار مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس جیسی چیز (حدیث) بھی۔

قرآن ہی عزت اور ذلت کا سبب ہے

③ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ۔ (مسلم)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعے بعض قوموں کو عزت بخشتا ہے اور بعض کو ذلیل کر دیتا ہے۔

سنت رسول ﷺ اور سنت خلفائے راشدین

④ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں کی سنت کی پیروی لازمی ہے۔

شرک سے اجتناب

⑤ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا يُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ۔ (الحدیث)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اِس حال میں ملے کہ وہ ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہو اور رمضان کے روزے رکھتا ہو، اس کی مغفرت کردی جائے گی۔

ارکانِ اسلام

⑥ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کی گواہی دینا یعنی اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

وضو اور نماز

⑦ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ۔ (احمد)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔

مسواک کرنے کے فائدے

⑧ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ وَ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ۔ (احمد)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ فرمایا: مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب کو راضی کرنے والی چیز ہے۔

اذان دینے کی فضیلت

⑨ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (مسلم)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ: مؤذن، قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردن (یعنی عزت) والے ہوں گے۔

مؤذن کا جواب

⑩ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ۔ (مسلم)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ جب تم مؤذن کی اذان سنو تو اپنے ساتھ جواب میں اُسی طرح کہو جو وہ کہہ رہا ہے اور پھر مجھ پر درود بھیجو۔

نماز چھوڑنے کا نقصان

⑪ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ، فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ۔ (ابن حبان)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب اس سے چھین لیا گیا ہو۔

مقبول دعا

⑫ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ ؟قَالَ: جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ۔ (ترمذی)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا، یا رسول اللہ! کون سے وقت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کی آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

امام کی پوری پوری اقتدا کی جائے

(۱۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَانْصِتُوْا۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اُس کی پوری طرح اقتدا کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تب تم تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم چپ رہو۔

صف سیدھا رکھنا

(۱۴) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ۔ (بخاری)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کیا کرو کیونکہ نماز کو اچھی طرح ادا کرنے میں صفوں کو سیدھا کرنا شامل ہے۔

مساجد، اللہ کی محبوب جگہیں

(۱۵) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا۔ (مسلم)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تمام جگہوں میں سے زیادہ محبوب مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں۔

صدقہ، جہنم سے بچاؤ

(۱۶) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ۔ (بخاری)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ خشک کھجور کے ٹکڑا (صدقہ کرنے) کے ذریعہ ہی سے ہو۔

عالم کی فضیلت

(۱۷) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ۔ (ترمذی)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی شخص پر۔

مسلمان کی خیر خواہی

(۱۸) اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: "اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ" ثَلَاثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ: لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ۔ (مسلم)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا ہے کہ: دین خیر خواہی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کس کی بھلائی اور خیر خواہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی، اللہ کی کتاب کی، اللہ کے رسول اللہ ﷺ کی، ائمہ مسلمین کی اور عام مسلمانوں کی۔

دوسروں کے کام آنا

(۱۹) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتے ہیں۔

اہل عیال سے حسن سلوک

(۲۰) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ۔ (ابن حبان)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے سب سے اچھا ہو اور میں تم سب میں اپنے گھر والوں کے لئے زیادہ اچھا ہوں۔

بغاوت پر امادہ نہ کرنا

(۲۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَۃً عَلٰی زَوْجِھَا اَوْ عَبْدًا عَلٰی سَیِّدِہٖ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔

اعلانیہ گناہ

(۲۲) قال رسول اللہ ﷺ: کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاھِرِیْنَ۔ (بخاری)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری ساری امت کو معاف کردیا جائے گا مگر اعلانیہ گناہ کرنے والوں کو نہیں۔

مومن وہ جس سے لوگ پُر امن ہو

(۲۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ، عَلٰی دِمَائِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ۔ (نسائی)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن وہ ہے جس سے لوگ اپنے جانوں اور مالوں کے بارے میں امن میں رہیں۔

اولاد کے لیے بہتر تحفہ

(۲۴) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَانَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔ (ترمذی)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھی تعلیم وتربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔

مشورہ نام ہے اعتماد کا

(۲۵) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔ (ترمذی)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے کسی معاملہ میں مشورہ کیا جائے، اس معاملہ میں اس پر بھروسہ کیا گیا ہے۔

پڑوسی کا حق

(۲۶) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَوَّلُ خَصْمَیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ جَارَانِ۔ (احمد)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن (جھگڑنے والوں میں) سب سے پہلے دو جھگڑنے والے پڑوسی پیش ہوں گے (یعنی بندوں کے حقوق میں سے سب سے پہلا معاملہ دو پڑوسیوں کا پیش ہو گا)۔

مسلمان پر ہتھیار اٹھانا

(۲۷) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا۔ (مسلم)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہم (مسلمان) پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

حسن اخلاق، مقصد نبوت

(۲۸) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ۔ (مؤطا)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حسن اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔

بُرے اخلاق

(۲۹) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خَبٌّ وَّلَا بَخِیْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ۔ (ترمذی)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دھوکہ باز، بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

نرم مزاجی

(۳۰) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ یُّحْرَمِ الرِّفْقَ، یُحْرَمِ الْخَیْرَ۔ (مسلم)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نرمی (کی صفت) سے محروم رہا وہ (ساری) بھلائی سے محروم رہا۔

سلام میں پہل

(۳۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی مَنْ بَدَاَھُمْ بِالسَّلَامِ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا زیادہ مستحق وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

شکر گزاری

(۳۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ لَا یَشْکُرِ النَّاسَ لَا یَشْکُرِ اللّٰہَ۔ (ترمذی)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشا فرمایا: جو لوگوں کا شکر گذار نہیں ہو، وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا۔

حسد سے بچو

(۳۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : إِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ یَأْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَأْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ۔ بے شک حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا اور ختم کرتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو جلا کر ختم کر دیتا ہے۔

تکبر کی قباحت

(۳۴) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِنْ کِبْرٍ (مسلم)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو۔

بے پردگی کے خطرات

(۳۵) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ إِلَّا کَانَ ثَالِثَھُمَا الشَّیْطٰنُ (ترمذی)

ترجمہ: رسول ﷺ نے فرمایا: کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہیں ملتا مگر تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہو جاتا ہے۔

دو بڑی نعمتیں

(۳۶) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ۔ (البخاری)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ: دو نعمتیں ہیں جن کی بے قدری کر کے بہت سے لوگ خسارے اور گھاٹے میں ہیں۔ ایک ہے صحت اور دوسرا فراغت۔

قبر کا منظر

(۳۷) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَا رَأَیْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْہُ۔ (ترمذی)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میں نے کوئی منظر قبر کے منظر سے زیادہ خوفناک نہیں دیکھا۔

قیامت بُرے وقت میں آئے گی

(۳۸) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ۔ (مسلم)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ (ایسا برا وقت نہ آجائے کہ) دنیا میں اللہ، اللہ کرنے والا یعنی نام لینے والا بالکل نہ رہے۔

جنت کی قدر و قیمت

(۳۹) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔ (بخاری)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کوڑے کی جگہ یعنی کم سے کم جگہ بھی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس سے بہتر (اور زیادہ قیمتی) ہے۔

خاتمہ

(۴۰) قال رسول اللہ ﷺ: یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ۔ (مسلم)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُٹھایا جائے گا ہر آدمی اس حالت پر جس پر وہ مرا۔

حصہ پنجم

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیرت النبی ﷺ

سیرت:

نبی کریم ﷺ کے حالات زندگی کو سیرت کہا جاتا ہے یعنی آپ ﷺ کی پیدائش سے لے وفات تک جتنے بھی حالات ہیں انہیں سیرت کہتے ہیں۔

مکی اور مدنی دور:

عام طور پر نبی کریم ﷺ کی سیرت کو علماء اور سیرت نگار دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ایک حصہ مکی دور کہلاتا ہے اور دوسرے حصہ کو مدنی دور کہتے ہیں۔مکہ میں آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے 53 سال گزارے جبکہ مدینہ میں دس سال گزارے۔

سبق: 1

ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ

- اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں اپنے بندوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے بہت سے نبی بھیجے ہیں۔
- ان انبیاء میں سے ایک ہمارے نبی ﷺ بھی ہیں جن کا نام حضرت محمد ﷺ ہے۔
- جن لوگوں کو نبی بھیجے جاتے ہیں ان لوگوں کو اس نبی کی امت کہا جاتا ہے۔
- ہم حضرت محمد ﷺ کی امت ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کے آخر میں آپ ﷺ کو اپنا نبی بنا کر بھیجا۔
- ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔
- آپ ﷺ عرب کے مشہور شہر مکہ مکرمہ میں، ربیع الاوّل کے مہینے میں پیر کے دن پیدا ہوئے۔
- ہمیں آپ ﷺ سے بہت محبت کرنی چاہیے اور آپ ﷺ نے جو باتیں بتائی ہیں ان کو ماننا چاہیے اور آپ ﷺ کی سنت کی تابعداری کرنی چاہیے۔
- جو بھی آپ ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں کو مانے گا اور ان پر عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائیں گے اور اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

- ہمارے نبی ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی۔
- آپ ﷺ نے ۶۳ سال کی زندگی گزاری۔
- ہمارے نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں تقریباً ۵۳ سال رہے، اس دور کو مکی دور کہتے ہیں۔
- مدینہ منورہ میں تقریباً دس سال رہے۔ اس دور کو مدنی دور کہتے ہیں۔
- آپ ﷺ کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا اور مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کا روضہ اقدس ہے۔
- جب بھی ہمارے نبی ﷺ کا نام لیا جائے تو درود شریف پڑھنا چاہیے جیسے ﷺ یعنی آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔
- جب کسی دوسرے نبی کا نام آئے تو "علیہ السلام" [اللہ کی رحمت اور سلام ہو] پڑھنا چاہیے۔

سبق:

پرورش اور خاندان

- ہمارے نبی ﷺ عرب کے مشہور شہر مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔
- آپ ﷺ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنوہاشم سے تھا۔
- یہ خاندان اس لحاظ سے ممتاز تھا کہ خانہ کعبہ کی ذمہ داری ان کے پاس تھی۔
- آپ ﷺ کے پڑدادا ہاشم حج کے دنوں میں حاجیوں کے لئے کھانے پینے کا انتظام کرتے۔
- عرب میں آپ ﷺ کے خاندان کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔
- نبی کریم ﷺ کا شجرۂ نسب یہ ہے: حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن معد بن عدنان۔
- آپ ﷺ کے والد کا نام حضرت عبد اللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب "قرآن مجید" آپ ﷺ پر اُتاری۔

- ہمارے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے چند ماں پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد صاحب کا انتقال ہو چکا تھا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے کی۔
- جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھ برس کے ہوئے تو والدہ ماجدہ کا بھی انتقال ہو گیا۔
- والدہ کے انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش آپ کے دادا عبد المطلب نے کی۔
- لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر آٹھ سال دو ماہ کی ہوئی تو آپ کے دادا جناب عبد المطلب بھی دنیا سے رخصت ہو گئے۔
- دادا کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابو طالب کے پاس رہنے لگے۔
- ابو طالب نے نبوت ملنے کے بعد تک ہر موڑ اور ہر مشکل پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔

سبق: 3

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وطن

- ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے مشہور شہر مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔
- مکہ مکرمہ دنیا کا سب سے پرانا اور مقدس شہر ہے۔
- قرآن کریم میں مکہ مکرمہ کے پانچ ناموں کا ذکر ہے:

(۱) مکہ (۲) بکۃ (۳) ام القریٰ

(۴) البلد (۵) قریہ

- اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے امن والا شہر بنایا ہے۔
- یہاں اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جسے "خانہ کعبہ" کہتے ہیں۔
- پوری دنیا کے مسلمان خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور ہر سال لاکھوں کی تعداد میں مسلمان دنیا کے کونے کونے سے حج کرنے کے لئے یہاں آتے ہیں۔

خانہ کعبہ کی تعمیر:

- اللہ تعالیٰ کے اس گھر کی مختلف زمانوں میں تعمیر ہوئی۔
- سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نبی سیدنا حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیت اللہ کی تعمیر کی۔
- دوسری مرتبہ اللہ تعالیٰ کے دو پیغمبروں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے آدم علیہ السلام کی ڈالی ہوئی بنیادوں پر اس کی تعمیر نو کی۔
- تیسری بار مکہ کے لوگوں [قریش] نے نبی کریم ﷺ کی نبوت سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں اس کو نئے سرے سے تعمیر کیا۔
- چوتھی بار سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں اس کی نئ تعمیر پانچویں مرتبہ حجاج بن یوسف نے اس کو تعمیر کیا۔

سبق: 4

آپ ﷺ کا حسن تدبیر

- مکہ کے لوگوں نے جب خانہ کعبہ کی تعمیر مکمل کرلی تو وہاں ایک جنتی پتھر ہے جسے حجر اسود [کالا پتھر] کہتے ہیں اس کو اپنی جگہ پر رکھنے میں سب کا اختلاف ہوا۔
- ایک قبیلہ کہتا کہ اس پتھر کو ہم رکھیں گے دوسرا قبیلہ کہتا کہ نہیں ہم رکھیں گے۔
- ہر قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ اس مقدس پتھر کو اپنی جگہ پر لگانے کی سعادت حاصل کرے۔
- یہ اختلاف اتنا بڑھ گیا کہ لڑائی کی نوبت آگئی، قریب تھا کہ تلواریں چل جاتیں۔
- لیکن قوم کے کچھ سمجھ دار لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ جو شخص کل صبح سب سے پہلے مسجد حرام میں داخل ہو گا، وہ اس جھگڑے کا فیصلہ کرے گا۔

- اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ اگلے دن سب سے پہلے ہمارے پیارے نبی ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے۔
- جب سب نے آپ ﷺ کو مسجد حرام میں پہلے داخل ہوتے دیکھا تو بول اٹھے صادق آگئے، امین آگئے، ہم ان کے فیصلے پر راضی ہونگے۔
- اس موقع پر آپ ﷺ نے ایک مدبرانہ فیصلہ فرمایا۔
- آپ ﷺ نے حجر اسود کو ایک چادر پر رکھ دیا اور پھر فرمایا:
- ہر قبیلے کا ایک آدمی چادر کا ایک ایک کونہ پکڑ لے۔
- سب نے اس فیصلے کو بہت پسند کیا۔ چنانچہ اسی طرح کیا گیا۔
- وہ لوگ اس چادر کو اٹھا کر اس مقام تک لے آئے جہاں حجر اسود لگانا تھا۔
- پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو اس مطلوبہ جگہ پر لگا دیا۔
- اس طرح آپ ﷺ کی حسن تدبیر سے آپس کی جنگ کا خطرہ ٹل گیا۔

سبق: 5

نبی کریم ﷺ کے عمدہ اخلاق

- اخلاق انسان کی پہچان ہوتے ہیں۔
- جس کے اخلاق اچھے ہوں، لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جس کے اخلاق برے ہوں، سب لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں۔
- ہمارے نبی ﷺ بچپن ہی سے بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے، جس کی وجہ سے سب لوگ چھوٹے بڑے ان کا احترام کرتے۔
- ہمارے نبی ﷺ بچپن سے ہی بہت نیک اور سمجھ دار تھے۔

- ہمارے نبی ﷺ کے اخلاق اتنے اچھے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر کیا ہے کہ: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

"اے میرے پیغمبر آپ اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں"۔

- ہمارے نبی ﷺ بہت امانت دار تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ بہت زیادہ محنت کرنے والے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ بڑے ہی مہمان نواز اور غریبوں کے ساتھ مدد اور تعاون کرنے والے تھے۔
- آپ ﷺ مظلوموں کی حمایت کرتے تھے اور ظالموں کو ظلم سے روکتے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ بچپن ہی سے بری باتوں، لڑائی، جھگڑوں، گالم گلوچ اور برے کاموں سے دور رہتے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ بچپن ہی سے سچائی اور امانت داری میں مشہور تھے۔
- آپ ﷺ کو صادق اور امین کہہ کر پکارا جاتا۔ سب لوگ آپ ﷺ کی سچائی کی تعریف کرتے تھے۔
- آپ ﷺ بہت زیاہ رحم کرنے والے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ کو طبیعت میں انتہائی نرمی اور شفقت تھی۔
- ہمارے نبی ﷺ کبھی کسی کا دل نہیں دُکھاتے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ کبھی امانت میں خیانت نہیں کرتے تھے۔
- ہمارے نبی ﷺ کمزروں اور پڑوسیوں کی مدد فرماتے تھے۔
- آپ ﷺ کمزور اور بوڑھے لوگوں کی مدد کرتے تھے۔ ان کے لئے سودا وغیرہ لاتے۔
- آپ ﷺ کے اخلاق بہت عمدہ تھے، آپ ﷺ اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرتے تھے۔

سبق: 6

نبی کریم ﷺ کی شادی اور اولاد

- ہمارے نبی ﷺ بہت امانت دار تھے لوگ اپنی امانتیں آپ ﷺ کے پاس رکھواتے تھے، آپ ﷺ کی ایمانداری سے متاثر ہو کر مکہ کی ایک مالدار خاتون حضرت خدیجہ نے آپ ﷺ کو شادی کا پیغام دیا۔
- آپ ﷺ نے گھر والوں کے مشورہ سے اس پیغام کو قبول کیا اور یوں آپ ﷺ کی شادی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہو گئی۔ آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں کسی اور عورت سے شادی نہیں کی۔
- ہمارے نبی ﷺ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کے نام یہ تھے:

1. عبد اللہ رضی اللہ عنہ، ان کا نام طاہر اور طیب بھی بتایا جاتا ہے
2. قاسم رضی اللہ عنہ
3. ابراہیم رضی اللہ عنہ

[بعض روایات میں آپ ﷺ کے بیٹوں کی تعداد دو بتائی جاتی ہے]

- بیٹیوں کے نام یہ ہیں:

(1) سیدہ زینب رضی اللہ عنہا (2) سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا۔

(3) سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔ (4) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

سبق: 7

ازواج مطہرات (آپ ﷺ کی بیویاں)

- ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو دین کے احکام سکھانے اور اسلام کی تعلیم دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے گیارہ شادیاں فرمائیں۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گیارہ بیویاں تھیں، جن کو ازواج مطہرات (یعنی پاک بیبیاں) کہا جاتا ہے۔
- نبی کریم ﷺ کی بیویوں کو اللہ تعالیٰ نے امت کی مائیں قرار دیا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے "وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ" اوراس نبی ﷺ کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں۔ لہٰذا ہم پر ان سب کا احترام لازم ہے۔
- سب سے پہلے شادی آپ ﷺ نے نبوت سے پہلے سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے فرمائی۔ ان کی زندگی میں آپ ﷺ نے دوسری شادی نہیں کی۔
- جب آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے جارہے تھے تب آپ ﷺ کی نو(9) بیویاں زندہ تھیں اور دو، سیدہ خدیجۃ الکبریٰ اور دوسری سیدہ زینب رضی اللہ عنہما وفات پاگئی تھیں۔
- ازواج مطہرات کے نام یہ ہیں:

(1) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
(2) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا
(3) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
(4) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
(5) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا
(6) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
(7) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا
(8) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا
(9) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا
(10) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا
(11) حضرت زینب بنت حارث رضی اللہ عنہا

سبق:8

نبوت ملنا

- ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نبوت ملنے سے پہلے ہر روز مکہ کے قریب ایک پہاڑ پر جاتے اور وہاں "حرا" نامی کے ایک غار میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہتے۔
- ایک دن آپ ﷺ اس غار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کو نبی ہونے کی خوش خبری دی اور سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیتیں پڑھائیں۔
- آپ ﷺ پر اس واقعہ سے گھبراہٹ اور بے چینی طاری ہو گئی، آپ ﷺ گھر تشریف لے گئے اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا مجھے کمبل اڑھادو۔
- آپ ﷺ کی حالت دیکھ کر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو ضائع نہیں کریں گے۔
- سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد "حضرت ورقہ بن نوفل" جو تورات اور انجیل کے بہت بڑے عالم تھے، آپ ﷺ کو ان کے پاس لے گئیں اور سارا واقعہ بیان کیا۔
- حضرت ورقہ بن نوفل نے ساری باتیں سن کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبوت دی ہے اور یہ وہی فرشتہ ہے جو پہلے موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کرتا تھا۔
- اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری باتیں کہیں اور آپ ﷺ کو نبی ہونے کی مبارک باد دی جس سے آپ ﷺ مطمئن ہو کر واپس آ گئے۔

سبق:9

دعوت اسلام کا آغاز

- ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے نبوت ملنے کے بعد توحید و رسالت کی دعوت دینا شروع کر دی کہ "اللہ ایک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں [محمد ﷺ] اللہ کا رسول ہوں"۔
- ملک عرب کے اس کفر و شرک کے ماحول میں آپ ﷺ نے شروع شروع میں لوگوں کو ایک ایک کر کے اسلام کی دعوت دی اور اس طرح تبلیغ اسلام کا آغاز ہوا۔
- مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔
- عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کیا۔
- بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔
- اور غلاموں میں سب سے پہلے آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام اور متبنیٰ (لے پاک) حضرت زید بن حارثہؓ اسلام لائے۔
- تین سال تک آپ ﷺ خفیہ طور پر اسلام کی دعوت دیتے رہے، ان تین سالوں میں تقریباً چالیس افراد نے اسلام قبول کیا۔
- تین سال بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ نے کھل کر اسلام کی دعوت دینا شروع کر دی۔
- نبی کریم ﷺ نے خانہ کعبہ کے قریب صفا پہاڑی پر چڑھ کر قریش کے تمام قبیلوں کو آواز دی اور سب کو جمع کر کے اللہ تعالیٰ کا پیغام ان کو سنایا:
- اے لوگو! لا الہ الا اللہ پڑھ لو، کامیاب ہو جاؤ گے۔
- اس اعلان کے ساتھ ہی آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنی رسالت کی تبلیغ کا سر عام آغاز فرمایا اور لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے۔

سبق:10

دشمنان اسلام کا ردِ عمل

- مکہ کے کافروں نے جب دیکھا کہ نبی کریم ﷺ ہمارے جھوٹے خداؤں کے مقابلہ میں صرف ایک اللہ تعالیٰ کی توحید و عبادت کی طرف بلاتے ہیں تو وہ آپ ﷺ کے مخالف ہوگئے اور آپ ﷺ کے راستے میں مختلف رکاوٹیں ڈالنی شروع کر دیں۔
- آپ ﷺ کے ساتھیوں کو تکلیفیں پہنچانے لگے۔ گرم ریت پر لٹا کر سینہ پر پتھر رکھ دیتے تھے اور طرح طرح کی ایذائیں دیتے تھے۔
- آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے تکلیفیں برداشت کیں لیکن دین پر قائم رہے۔
- ایک دن سب کافر جمع ہو کر آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی شکایت کی کہ یہ ہمارے خداؤں کو برا بھلا کہتا ہے۔
- ابو طالب نے آپ ﷺ کو بلا کر نصیحت کی تو آپ ﷺ نے کہا کہ: چچا جان اگر یہ کافر میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند لا کر رکھ دیں تب بھی میں اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹونگا اور اگر میری وجہ سے آپ کو تکلیف پہنچتی ہے تو میں چلا جاتا ہوں، یہ کہہ کر آپ چل دیئے۔
- ابو طالب سے رہا نہ گیا اور آپ کو بلا کر کہا کہ اے میرے بھتیجے! تیرا جو دل میں آئے کرو یہ لوگ تیرے بال کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔
- اور کافروں سے کہا کہ جاؤ تم جو کر سکتے ہو کرو، میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہوں۔ جب تک میں زندہ ہوں گا محمد ﷺ کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔
- ابو طالب سے مایوس ہو کر کافروں نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنا شروع کر دیے۔

سبق:11

ہجرت حبشہ

ہجرت:

دین کی خاطر اپنا گھر بار اور وطن چھوڑ کر دوسری جگہ جانے کو ہجرت کہتے ہیں۔

- جب کافروں کی طرف سے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے ساتھیوں پر تکالیف اور مصائب میں اضافہ ہوا تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو مکہ چھوڑ کر حبشہ جانے کی اجازت دیدی تاکہ وہاں کچھ امن وسکون سے رہیں۔ چنانچہ چند مسلمان مردوں اور عورتوں نے ملک حبشہ کی طرف ہجرت کی۔
- کافروں کو جب پتہ چلا کہ مسلمان مکہ چھوڑ کر حبشہ چلے گئے ہیں تو انہوں نے چند افراد کو تحفے وغیرہ دے کر حبشہ بھیجا تاکہ وہاں کے بادشاہ نجاشی کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکائے اور وہ بادشاہ ان کو اپنے ملک سے نکال دے۔
- لیکن وہ ایک نیک، رحم دل اور ہمدرد انسان تھا اس لئے اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کو دربار میں بلایا اور ان سے ان کے عقائد کے بارے میں پوچھا تو مسلمانوں کی طرف حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے دربار میں بادشاہ کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:
- اے بادشاہ! ہم پہلے بالکل جاہل تھے، بتوں کی پوجا کرتے تھے، مردار کھاتے تھے اور آپس میں لڑتے تھے۔
- اللہ تعالیٰ نے ہم پر رحم کیا اور ہمارے درمیان اپنا رسول بھیجا جس نے ہمیں سارے برے کاموں سے روک دیا اور ایک اللہ کی طرف بلایا۔ ہم اس پر ایمان لے آئے، جس کی وجہ سے مکہ والے ہمارے دشمن ہو گئے۔
- بادشاہ [نجاشی] حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر سن کر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا:

- تم یہاں امن و امان کے ساتھ رہو، یہ کہہ کر نجاشی نے کافروں کو ان کے تحفے وغیرہ واپس کر کے دربار سے نکال دیا۔

سبق:12

غم کا سال

- انسان کی زندگی میں کبھی خوشی اور کبھی غم آتے رہتے ہیں انسان کی زندگی مختلف حادثات سے عبارت ہے۔ لیکن بعض غم ایسے ہوتے ہیں جو انسان کو بہت زیادہ دکھ دیتے ہیں۔
- نبوت کے دسویں سال آپ ﷺ کے پیارے چچا ابو طالب دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ بہت غمگین تھے۔ ابھی آپ ﷺ اس غم سے سنبھل نہ پائے تھے کہ آپ ﷺ کی غمخوار، وفادار اور جانثار بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔
- ان دونوں واقعات سے ہمارے نبی ﷺ کو سخت صدمہ پہنچا اور ہمارے نبی ﷺ نے اس سال کو عام الحزن یعنی غم کا سال قرار دیا۔
- ابو طالب کی وفات کے بعد مکہ مکرمہ کے مشرکین نے ہمارے نبی ﷺ اور مسلمانوں کو بہت زیادہ تکلیفیں پہنچانا شروع کر دیں۔

سبق:13

طائف کا سفر

- دین اسلام کی دعوت اور تبلیغ کے لئے ہمارے نبی ﷺ نے ہر ممکن کوشش فرمائی، جہاں موقع ملا لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا، ایک ایک شخص کے پیچھے گئے، یہاں تک کہ مکہ سے باہر دوسرے شہروں میں تشریف لے گئے اور وہاں بھی لوگوں کو اسلام اور توحید کی دعوت دی۔
- طائف مکہ مکرمہ سے تقریباً 65 کلومیٹر فاصلے پر واقع ایک شہر کا نام ہے یہاں پر قبیلہ بنو ثقیف کے لوگ آباد تھے۔
- آپ ﷺ اکیلے حضرت زیدؓ کے ساتھ وہاں تشریف لے گئے وہاں کے رئیسوں اور سرداروں کو دینِ حق کی دعوت دی، اسلام کی طرف بلایا۔
- لیکن افسوس وہاں کے لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ برا سلوک کرتے ہوئے اپنے شہر سے نکال دیا اور آپ ﷺ کے پیچھے چند بدمعاش اور اوباش لڑکوں کو لگا دیا جنہوں نے آپ ﷺ کو برا بھلا کہا اور پتھر مار کر لہولہان کر دیا۔ آپ ﷺ کے پاؤں زخمی ہوئے اور خوب بہنے لگا۔
- آپ ﷺ واپس ہونے لگے تو ایک فرشتے نے آکر عرض کیا کہ اگر آپ ﷺ چاہیں تو میں اس شہر والوں کو ان دو پہاڑوں کے بیچ پیس ڈالوں۔
- ہمارے مہربان اور شفقت کرنے والے نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، میں یہ نہیں چاہتا، میں تو رحمت ہوں، یہ مجھے نہیں جانتے اس لئے ایسا کر رہے ہیں۔ ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے اللہ کو ماننے والے پیدا فرمائیں گے۔

سبق:14

واقعہ معراج

- مسلسل تکلیفوں کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ پر ایک انعام ہوا اور معراج کا عظیم الشان واقعہ پیش آیا۔
- ایک رات ہمارے نبی ﷺ اپنی چچازاد بہن ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آرام فرما رہے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور معراج کی خوش خبری سنائی۔
- ایک تیز رفتار سواری[جس کا نام براق تھا] پر سوار ہو کر بیداری کے حالت میں پہلے آپ ﷺ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس گئے، پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں کی سیر کی اور جنت و جہنم دیکھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ معراج کی رات آپ ﷺ کو پانچ نمازوں کا تحفہ ملا پھر آپ ﷺ براق پر سوار ہو کر اُسی رات واپس مکہ مکرمہ تشریف لائے۔

سبق:15

مدینہ منورہ

- مدینہ منورہ مکہ مکرمہ کی طرح عرب کا ایک مشہور، بڑا اور پرانا شہر ہے، جو مکہ سے تقریبا 450 کلومیٹر کے فاصلے پر آباد ہے۔
- اس شہر کا پرانا نام یثرب تھا لیکن جب آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہجرت کر کے یہاں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اس کا نام یثرب سے تبدیل کر کے مدینہ منورہ رکھا۔
- مدینہ کے اور بھی بہت نام ہیں۔ طَابَہ، طَیِّبَہ، مُحَرَّمَہ، مُحفُوظَہ، مَبَارَکَہ۔
- مدینہ کے رہنے والے لوگوں میں یا تو یہودی تھے یا بت پرست مشرک۔

- مشرکین، بت پرستوں کے اوس اور خزرج نامی دو بڑے خاندان یہاں آباد تھے یہ بتوں کی عبادت کرتے تھے۔
- پھر ان میں سے خزرج کے کچھ لوگ حج کے لئے مکہ آئے۔ نبی کریم ﷺ کی دعوت پر مسلمان ہو گئے تو واپس مدینہ آکر اسلام کی تبلیغ شروع کر دی، جس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کی ہجرت سے پہلے یہاں بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔
- مکہ میں کافروں کی طرف سے روز بروز مصائب ومشکلات میں اضافہ دیکھ کر ہمارے نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جانے کی اجازت دی۔
- لہٰذا اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے گھر بار، وطن اور مال واسباب چھوڑ کر اللہ کی رضا کے لئے مدینہ کی طرف ہجرت کی نیت سے روانہ ہو گئے۔

سبق:16

نبی کریم ﷺ کی ہجرت

- مسلمانوں کے مدینہ جانے کے بعد مکہ میں آپ ﷺ ، سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما کے علاوہ وہ مسلمان رہ گئے تھے جو جانے سے قاصر تھے یا انہیں کوئی مجبوری اور عذر تھا۔
- مسلمانوں کے مدینہ منورہ چلے جانے کے بعد کافروں نے ایک رات جمع ہو کر ہمارے نبی ﷺ کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ [نعوذ باللہ]
- لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں ناکامی سے دوچار کیا اور آپ ﷺ کو مدینہ منورہ ہجرت کا حکم دیا۔
- آپ ﷺ نے اپنے بستر پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا دیا تا کہ وہ آپ ﷺ کے پاس رکھی ہوئی امانتیں لوگوں کو پہنچا دیں اور خود آپ ﷺ گھر سے نکلنے لگے۔

- ہجرت کی رات جب آپ ﷺ اپنے گھر سے نکل رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ تھوڑی سی مٹی اٹھا کر ان کافروں کی طرف پھینک دیجئے جو آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔
- آپ ﷺ نے مٹی اٹھا کر ان کی طرف پھینک دی جس سے ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا اور آپ ﷺ ان کے بیچ میں سے نکل گئے۔
- صبح ہوئی تو وہ حیران تھے کہ یہ کیسے ہوا ہم تو ساری رات جاگ رہے تھے۔
- پھر آپ ﷺ کیسے محاصرہ توڑ کر نکل گئے۔ انہوں نے ادھر ادھر تلاش کے لیے دوڑنا شروع کیا لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی اور آپ ﷺ ان کی پہنچ سے بہت دور نکل گئے تھے۔
- آپ ﷺ ابو بکرؓ کے ساتھ مکہ شہر سے باہر ایک پہاڑی پر موجود ثور نامی غار میں تین دن تک ٹھہرنے کے بعد مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

سبق:17

مدینہ میں آپ ﷺ کا استقبال

- مدینہ والوں کو جب آپ ﷺ کی تشریف آوری کا علم ہوا تو وہ بہت خوش ہوئے اور روزانہ نکل کر مدینہ سے باہر آپ ﷺ کے استقبال کے لئے جمع ہوتے۔
- بچیاں گیت گا گا کر خوشی کا اظہار کرتیں۔
- بچے خوشی میں گلی گلی پھرتے تھے کہ ہمارے نبی ﷺ آرہے ہیں، ہمارے نبی ﷺ آرہے ہیں۔
- جب آپ ﷺ مدینہ منورہ پہنچے تو لوگوں نے راستے کے دونوں کناروں پر کھڑے ہو کر آپ ﷺ کا استقبال کیا۔
- ہر ایک کی یہ خواہش تھی کہ حضور ﷺ اس کے گھر قیام فرمائیں۔
- ہمارے نبی کریم ﷺ کی اونٹنی چلتے چلتے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے ٹھہر گئی، اس لیے آپ ﷺ نے انہی کے پاس قیام فرمایا۔

سبق:18

مہاجر اور انصار بھائی چارہ

مہاجر:

اس کا معنی ہے ہجرت کرنے والے، یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنا سب کچھ چھوڑ کر دوسرے وطن چلے جائیں۔ یہاں اس سے مراد مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے وہ مسلمان ہیں۔ جنہوں نے مہاجرین کا تعاون کیا۔

انصار:

اس کا معنی ہے مدد کرنے والے یعنی وہ لوگ جو ہجرت کر کے آنے والے بھائیوں کے ساتھ تعاون اور مدد کرتے ہیں۔ یہاں اس سے مراد مدینہ کے رہنے والے مسلمان ہیں۔

مہاجرین دین کی خاطر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ خالی ہاتھ آئے تھے، ان کا کوئی سہارا نہ تھا، ہمارے نبی ﷺ نے مہاجرین وانصار کے بیچ میں بھائی چارہ قائم کیا اور ایک مہاجر کو ایک انصاری کا بھائی قرار دیا۔ صحابہ کرامؓ نے بھی مثالی اخوت کا مظاہرہ کیا اور سگے بھائیوں سے بڑھ کر اس بھائی چارے کو قائم رکھا۔

سبق:19

مدینہ منورہ کے حالات

- ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچ کر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز کے لیے مسجد بنائی، جس کا نام ''مسجد قُبا'' ہے۔ اور پھر مدینہ شہر میں مسجد نبوی بنوائی۔
- ہمارے نبی ﷺ کے مدینہ منورہ پہنچنے سے پہلے وہاں دو مشہور اور بڑے قبیلے اوس اور خزرج رہتے تھے۔

- یہ دونوں قبیلے ہمیشہ آپس میں لڑتے رہتے تھے۔ روز روز کی لڑائی سے وہ لوگ خود بھی تنگ آچکے تھے۔
- اس لیے اس لڑائی کو ختم کرنے کے لیے وہ لوگ چاہتے تھے کہ کسی کو اپنا سربراہ اور بادشاہ بنالیں۔
- مدینہ منورہ کی بادشاہت کے لیے انہوں نے عبد اللہ بن اُبی بن سلول منافق کا نام سوچ رکھا تھا لیکن ہمارے نبی ﷺ کے مدینہ آنے کے بعد وہ بادشاہ نہ بن سکا اور بالاتفاق لوگوں نے آپ ﷺ کو مدینے کا سربراہ مقرر کیا جس کی وجہ سے وہ بہت جلتا تھا۔

سبق:20

مسلمانوں کے تین دشمن

- مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کی مخالفت کرنے والے اور ان کو تکلیفیں دینے والے صرف مشرکین مکہ تھے، جب کہ مدینہ میں دشمنوں کی یہ تعداد تین ہوگئی۔ مشرکین مکہ، یہود اور منافقین۔
- مدینہ کے یہودی مالی لحاظ سے کافی بہتر تھے۔ وہ مدینہ والوں سے مزدوری اور کھیتی باڑی کا کام لیتے تھے۔ انھیں سود پر پیسے دیا کرتے تھے، وہ لوگ نہیں چاہتے تھے کہ عرب کے باشندے ترقی کریں۔
- منافق وہ لوگ تھے جو ظاہر میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے تھے لیکن اندرونی طور پر وہ مسلمانوں کے سخت مخالف اور بڑے دشمن تھے۔ عبد اللہ بن ابی ابن سلول ان منافقوں کا سردار تھا۔
- منافق ہمارے نبی ﷺ کو بار بار دھوکہ دیتے تھے۔
- یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کیا کرتے تھے۔
- لیکن اللہ تعالیٰ ان کی ہر سازش اور منصوبے کو خاک میں ملا دیدیتے تھے۔

سبق:21

غزوات

- فارسی زبان کا ایک مقولہ ہے کہ "تنگ آمد بجنگ آمد"۔
- کافروں نے مسلمانوں پر طرح طرح کے مظالم کیے، انھیں تکلیفیں دیں، مصیبتوں میں مبتلا کیا اور مسلمان برداشت کرتے رہے لیکن برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔۔۔
- جب ان کے مظالم حد سے بڑھنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کی اجازت دیدی۔
- اس حکم کے بعد مسلمانوں نے کافروں کے ساتھ کئی لڑائیاں لڑیں، بعض لڑائیوں میں ہمارے نبی کریم ﷺ خود بھی شریک ہوئے اور بعض میں صرف صحابہ کرام کو بھیجا۔
- جن لڑائیوں میں آپ ﷺ خود شریک ہوئے انھیں غزوہ کہتے ہیں، ان کی تعداد 29 ہے۔
- اور جن میں آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھیجا خود تشریف نہیں لے گئے تو اسے "سریہ" کہتے ہیں، ان کی تعداد 73 ہے۔

سبق:22

غزوہ بدر

- اسلام اور کفر کے درمیان سب سے پہلی جنگ، بدر نامی میدان میں لڑی گئی تھی۔
- بدر، مدینہ سے تقریبا 155 کلومیٹر دور واقع ہے۔
- وہاں مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ہجرت کے دوسرے سال ایک یادگار جنگ ہوئی جسے غزوہ بدر کہتے ہیں۔
- غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد صرف تین سو تیرہ تھی۔

- جب کہ مکہ کے مشرکین کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی اور ان کے پاس ہر قسم کے ہتھیار اور ہر طرح کا مروجہ جنگی ساز وسامان موجود تھا۔
- اللہ تعالیٰ کی مدد سے مسلمانوں کو فتح ہوئی اور کافر شکست کھا گئے۔ اس لڑائی میں ستر کافر مارے گئے، جن میں ابو جہل اور عتبہ جیسے بڑے بڑے مکہ کے سردار بھی شامل تھے۔

سبق:23

غزوہ اُحد

- اُحد مدینہ منورہ کے شمال میں ایک پہاڑ کا نام ہے جو مسجد نبوی ﷺ سے تقریباً ساڑھے پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔
- غزوہ اُحد شوال ۳ھ میں لڑی گئی۔
- غزوہ اُحد کی لڑائی بہت ہی سخت تھی، لڑائی شروع ہونے سے پہلے آپ ﷺ نے ایک پہاڑی پر جہاں سے کفار کے حملے کا خطرہ تھا، پچاس تیر اندازوں کو مقرر کیا اور ارشاد فرمایا: ''جب تک میں نہ کہوں اس جگہ سے نہ ہٹنا''
- شروع میں مسلمانوں کو فتح ہونے لگی اور کفار میدان جنگ سے بھاگنے لگے۔ یہ دیکھ کر پہاڑی پر مقرر اکثر لوگوں نے یہ سمجھ کر اپنی جگہ چھوڑ دی کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد تو جنگ کے ختم ہونے تک تھا اور اب تو مسلمانوں کو فتح ہو چکی۔
- کفار نے وہ جگہ خالی دیکھ کر حملہ کر دیا، اس اچانک حملے سے مسلمانوں کو کافی نقصان ہوا۔
- نبی کریم ﷺ کے دو دندان مبارک شہید ہوئے جبکہ ستر صحابہؓ نے جام شہادت نوش کیا۔

سبق:24

غزوہ خندق

- شوال 5ھ میں ایک اور بڑی لڑائی لڑی گئی جس کو غزوہ خندق کہتے ہیں۔
- مکہ کے کافروں نے مدینہ منورہ کے یہودیوں سے مل کر دس ہزار کی فوج تیار کی اور مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کی نیت سے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف بڑھنے لگے۔
- نبی کریم ﷺ کو جب ان کی تیاری کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے مشورے سے مدینہ کے ارد گرد خندق کھدوائی۔
- نبی کریم ﷺ خود بھی خندق کھودنے میں صحابہؓ کے ساتھ برابر شریک رہے۔
- خندق اتنی گہری اور چوڑی تھی کہ دشمن اسے پار نہیں کر سکتے تھے۔ اس وجہ سے کفار نے ایک مہینے تک مدینہ کا محاصرہ جاری رکھا لیکن اندر نہ آسکے۔
- اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک دن بہت تیز ہوا چلی جس سے کافروں کے خیمے اکھڑ گئے، یہ دیکھ کر کافر خوف زدہ ہو کر بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔

سبق:25

صلح حدیبیہ

- حدیبیہ کا مقام مکہ سے تقریباً دس میل کے فاصلے پر واقع ہے۔
- ٦ھ میں رسول اللہ ﷺ نے ایک خواب دیکھا کہ آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ امن کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہوئے اور سر کے بالوں کو منڈوایا۔ یہ خواب عمرے کی سفر کا باعث بنی۔
- رسول اللہ ﷺ بروز پیر یکم ذی قعدہ ٦ھ میں چودہ سو صحابہ کرامؓ کے ساتھ مدینے سے روانہ ہوئے اور اپنے ساتھ قربانی کے جانور بھی لے لیے تاکہ مکہ والوں کو یہ معلوم ہو

جائے کہ آپ ﷺ جنگ کے لیے نہیں بلکہ عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں۔

- آپ ﷺ نے مکہ کے قریب حدیبیہ نامی کنویں کے پاس قیام کیا۔
- مشرکین مکہ کو جب اطلاع پہنچی تو وہ لوگ یہ سمجھنے لگے کہ آپ ﷺ جنگ لڑنے کے لیے آرہے ہیں، اس لیے انھوں نے جنگ کی تیاری شروع کردی۔
- آپ ﷺ نے اس مسئلے کے حل کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفیر بنا کر مکہ بھیجا تاکہ وہ جا کر مکہ والوں کو یہ پیغام پہنچائیں کہ مسلمان ان سے لڑنے نہیں آئے ہیں بلکہ صرف عمرہ ادا کرنے آئے ہیں۔
- مکہ والوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو روک لیا جس کی وجہ سے یہ مشہور ہو گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے ہیں۔
- آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے لیے صحابہ سے بیعت [عہد] لی جسے بیعت رضوان کہتے ہیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر غلط تھی۔
- بالآخر آپ ﷺ اور مکہ والوں کے درمیان ایک معاہدہ طے ہوا جسے صلح حدیبیہ کہتے ہیں۔ اس صلح کو قرآن کریم کی سورہ فتح میں فتح مبین کہا گیا ہے۔ صلح حدیبیہ کے بعد قریش کی سختیوں کا سلسلہ ختم ہو گیا اور پورے عرب میں اسلام پھیلانے کا راستہ کھل گیا۔

سبق:26

فتح مکہ

- مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جب صلح ہو گئی تو اسلام میں داخل ہونے والوں کی تعداد روز بروز زیادہ ہونے لگی۔
- مسلمانوں کو بھی اطمینان ہو گیا اور وہ اطمینان سے اپنی عبادت کرنے لگے۔
- عام لوگوں کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اردگرد ممالک کے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے خطوط لکھے۔
- اسی دوران کفارِ مکہ زیادہ عرصہ تک صلح پر قائم نہ رہ سکے اور انھوں نے صلح کو توڑ دیا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم ۸ھ میں دس ہزار مسلمانوں کے ہمراہ کافروں سے مقابلہ کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔
- کفار مکہ مسلمانوں کی شان و شوکت دیکھ کر ڈر گئے اور مقابلہ نہ کر سکے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں صحابہ کرامؓ کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہوئے داخل ہوئے کہ آج رحم اور معافی کا دن ہے۔
- یہ اعلان بھی فرمایا کہ جب تک کوئی شخص خود حملہ نہ کرے تب تک اس پر تلوار نہ اٹھائی جائے۔
- جو شخص ہتھیار ڈال دے اسے قتل نہ کیا جائے، جو آدمی ابو سفیان کے گھر میں پناہ لے اسے پناہ دی جائے۔
- جو آدمی اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اسے کچھ نہ کہا جائے۔
- جو کوئی خانہ کعبہ میں داخل ہو جائے اسے امن دیا جائے اور جو شخص بھاگ جائے اس کا پیچھا نہ کیا جائے۔

- حالانکہ یہ وہی کفار تھے جنہوں نے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں دی تھیں، ان پر ظلم کیا تھا اور مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا تھا۔
- لیکن آپ ﷺ نے ان سے بدلہ نہیں لیا بلکہ سب کو معاف کر دیا۔
- کفار مکہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش ہو کر معافی مانگنے لگے، جس نے بھی معافی مانگی آپ ﷺ نے اس کو معاف کر دیا۔
- پھر آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خانہ کعبہ میں موجود سب بتوں کو توڑ دیا اور کلمہ توحید کا نعرہ بلند کیا۔
- یہ بہت بڑی فتح تھی، یہ وہ مکہ مکرمہ ہے جہاں سے مسلمانوں کو نکالا گیا تھا۔
- آج وہی مسلمان مکہ کے سیاہ وسفید کے مالک بن کر آئے ہیں اور جن کو گرم ریت پر لٹا لٹا کر جلایا گیا تھا، آج انہی سے امن وامان کی بھیک مانگ رہے ہیں۔

سبق:27

حجۃ الوداع

- فتح مکہ کے موقع پر ایک لاکھ سے کچھ اوپر مسلمانوں نے آپ ﷺ کے ساتھ مل کر حج کیا۔
- یہ آپ ﷺ کا آخری حج تھا۔ اس کے بعد آپ دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ اسی لئے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔
- آپ ﷺ نے عرفہ کے میدان میں ایک خطبہ دیا اور اُس میں لوگوں کو دین کے مختلف امور سمجھائے۔

اس موقع پر آپ ﷺ نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پوچھا:

کیا میں نے تمہیں اللہ کا دین پہنچا دیا؟

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے جواب دیا:

جی ہاں! آپ ﷺ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا بلکہ پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔
آپ ﷺ نے تین بار شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

- اے اللہ تو گواہ رہنا۔ اس کے بعد آپ ﷺ حج کے باقی ارکان ادا فرما کر مدینہ طیبہ واپس تشریف لے آئے۔

سبق:28

نبی کریم ﷺ کی وفات

- دنیا ایک فانی گھر ہے، یہاں کوئی بھی ہمیشہ نہیں رہتا بلکہ ایک نہ ایک دن یہاں سے جانا ہے۔
- یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے اور اسی قانون کے تحت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم ﷺ تک تمام انبیاء کرام دنیا سے رخصت ہوئے۔
- آپ ﷺ نے جب اللہ کا پیغام اللہ تعالیٰ کے بندوں تک پہنچا دیا اور ہر طرف اسلام کا کلمہ بلند ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلانے کا ارادہ فرمالیا۔
- حج کے سفر سے واپسی کے تین مہینے بعد آپ ﷺ کی طبیعت خراب ہونے لگی۔
- جب تک آپ ﷺ میں چلنے کی طاقت تھی تب تک آپ ﷺ نماز پڑھانے کے لیے مسجد تشریف لے جاتے رہے۔ مگر جب چلنے کی طاقت ختم ہو گئی تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔
- آپ ﷺ کی بیماری کم زیادہ ہوتی رہی۔ پیر کی صبح آپ ﷺ کی طبیعت کچھ سنبھل گئی اور آپ ﷺ نے اپنے حجرہ کا پردہ اٹھا کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو دیکھا اور مسکرائے۔
- پھر اچانک طبیعت زیادہ خراب ہونے لگی اور آپ ﷺ بار بار بے ہوش ہونے لگے۔
- اس بے چینی کے وقت بھی آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ تم لوگ نماز کبھی نہ چھوڑنا اور غلاموں سے نیک برتاؤ کرنا۔
- ربیع الاول سن ۱۱ ہجری کو آپ ﷺ پیر کے دن انتقال کر گئے۔

سبق:29

آپ ﷺ کے معجزے

- اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبی کے ہاتھ سے کوئی ایسا کام ظاہر ہونا جس کو پوری دنیا کے لوگ مل کر بھی نہیں کر سکتے "معجزہ" کہلاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو اپنے اپنے زمانے میں مختلف معجزات دیے تھے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے معجزات دیے تھے جو مختلف اوقات میں ظاہر ہوئے۔
- لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یہ معجزات انبیاء کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتے بلکہ جب اور جیسے اللہ تعالیٰ چاہے ظاہر کر دیتے ہیں۔

آپ ﷺ کے چند معجزات یہ ہیں:

۱۔ سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم:

- نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جو تقریباً ساڑھے چودہ سو سال سے اپنی اصلی شکل و صورت میں موجود ہے اور کوئی اس میں ذرہ برابر کمی بیشی نہیں کر سکا۔
- قرآن کریم رہتی دنیا تک کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ ہے۔
- آپ ﷺ کے دیگر معجزات وقت کے ساتھ خاص تھے لیکن یہ معجزہ قیامت تک باقی رہے گا اور دنیا بھر کے تمام انسان مل کر بھی اس کی نظیر اور مثال پیش نہیں کر سکیں گے۔

۲۔ شق القمر:

- نبی کریم ﷺ کا ایک معجزہ شق القمر ہے۔ اس کا مطلب ہے چاند کا ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو جانا۔
- مکہ والوں نے ایک مرتبہ رات کے وقت آپ ﷺ سے کہا:
آپ ﷺ ہمیں کوئی معجزہ دکھائیں۔
تو آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا، چاند اللہ کے حکم سے

ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔

۳۔ انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا:

❁ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، اتنے میں عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ لوگوں نے وضو کرنے کے لیے پانی تلاش کیا مگر انہیں اتنا پانی نہ ملا جس سے وہ سب وضو کر لیں۔

پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک برتن میں پانی لایا گیا، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس پانی سے وضو کریں۔

❁ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ رہا تھا اور سب کے سب لوگوں نے اس پانی سے وضو کیا۔ ان لوگوں کی تعداد تقریباً تین سو تھی۔

۴۔ معجزہ معراج:

❁ ایک رات میں سات آسمانوں اور جنت و جہنم کی سیر کرنا اور وہاں کے حالات دیکھنا بھی آپ ﷺ کا معجزہ ہے، اور پھر لوگوں کو ہر ہر جگہ کی خبریں بتانا ایک ایسا معجزہ ہے جس سے پوری دنیا قاصر ہے۔ یہ سارا کام اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہوا۔

۵۔ پہاڑ اور درخت کا سلام کرنا:

❁ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں مکہ مکرمہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ ہم مکہ مکرمہ سے کچھ باہر نکلے تو میں نے ایک عجیب منظر دیکھا۔

آپ ﷺ جس پہاڑ اور درخت کے پاس سے بھی گزرتے وہ آپ ﷺ کو سلام پیش کرتا۔

❁ اس کے علاوہ اور بھی کئی معجزات ہیں جو بڑی بڑی کتابوں میں درج ہیں مثلاً دو آدمیوں کا کھانا کئی افراد کے لئے کافی ہو جانا۔ بکری کے خشک تھنوں میں دودھ کا آجانا۔ وغیرہ۔

مختصر خاکہ سیرت نبی ﷺ

نبی کریم ﷺ کا سلسلہ نسب

حضرت محمد ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصیٰ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

نبی کریم ﷺ کے آباءواجداد

- نبی کریم ﷺ کے والد کا نام: حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب
- نبی کریم ﷺ کی والدہ کا نام: حضرت آمنہ بنت وہب
- نبی کریم ﷺ کے دادا کا نام: حضرت عبد المطلب بن ہاشم
- نبی کریم ﷺ کی دادی کا نام: حضرت فاطمہ بنت عمرو
- نبی کریم ﷺ کے نانا کا نام: حضرت وہب بن عبد مناف
- نبی کریم ﷺ کی نانی کا نام: حضرت برہ بنت عبد العزّٰی

نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات

(1)حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
(2)حضرت سودہ رضی اللہ عنہا
(3)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
(4)حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا
(5)حضرت زینب بنت حارث رضی اللہ عنہا
(6)حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
(7)حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا
(8)حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا
(9)حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
(10)حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا
(11)حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

نبی کریم ﷺ کی اولاد

تین بیٹے تھے:

(1) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ

(2) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (ان ہی کو طاہر اور طیب بھی کہا جاتا ہے)

(3) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ۔ (حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے پیدا ہوئے)

چار بیٹیاں تھیں:

(1) حضرت زینب رضی اللہ عنہا (2) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

(2) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا (4) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

چاروں بیٹیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی۔

پانچ نواسے تھے:

(1) حضرت علیؓ (2) حضرت حسنؓ (3) حضرت حسینؓ

(4) حضرت محسنؓ (5) حضرت عبداللہؓ

علیؓ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں۔

حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور حضرت محسنؓ حضرت فاطمہؓ کے بیٹے ہیں، حضرت محسنؓ کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا اور حضرت عبداللہؓ حضرت رقیہؓ کے بیٹے ہیں۔

چار نواسیاں تھیں:

(1) حضرت اُمامہ رضی اللہ عنہا (2) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

(3) حضرت زینب رضی اللہ عنہا (4) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا

اُمامہ رضی اللہ عنہا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی ہیں۔ اور رقیہ رضی اللہ عنہا، زینب رضی اللہ عنہا، ام کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹیاں ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے چچا

(1)حضرت حمزہؓ (2)حضرت عباسؓ (3)ابوطالب، ان کا اصل نام عبد مناف تھا

(4)ابولہب ان کا اصل نام عبدالعزّٰی تھا (5)زبیر (6)عبدالکعبہ

(7)ضرار (8)قثم (9)مصعب ان کا عرف غیداق تھا

(10)حارِث (11)مقوّم (12)مغیرہ (13)حجل یا حجلاء

بعض علماء نے فرمایا کہ حارث ہی کا نام مقوّم تھا اور بعض نے فرمایا کہ مغیرہ ہی کا نام حجل یا حجلاء تھا، تو دو کو نکالا جائے تو 11 رہ جاتے ہیں۔

ان 11 میں نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت پہلے چار زندہ تھے۔ حضرت حمزہؓ اور عباسؓ اور ابوطالب اور ابولہب۔

نبی کریم ﷺ کی پوپھیاں

(1)حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (حضرت زبیر بن العوامؓ کی والدہ)

(2)عاتکہ (3)برہ (4) اروٰی

(5) امیمہ (6)ام حکیم البیضاء

رسول اللہ ﷺ کے داماد

(1)ابوالعاص بن ربیعؓ: حضرت زینبؓ کا شوہر تھا۔

(2) عتبہ بن ابی لہب: حضرت رقیہؓ سے کا نکاح ہوا۔ رخصتی نہ ہوئی تھی کہ اس نے باپ کے کہنے سے طلاق دیدی۔

(3)عتیبہ بن ابی لہب: حضرت ام کلثومؓ سے نکاح ہوا تھا۔ رخصتی نہ ہوئی تھی کہ اس نے بھی باپ کے کہنے سے طلاق دیدی۔

(4) حضرت عثمان غنیؓ: حضرت رقیہؓ کا نکاح نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمانؓ سے کر دیا اور رقیہؓ کے انتقال کے بعد نبی کریم ﷺ دوسری بیٹی حضرت ام کلثومؓ کا نکاح بھی حضرت عثمانؓ سے کر دیا اسی وجہ سے آپؓ کو ذوالنورین (دو نور والا) کہتے ہیں۔

(5) حضرت علیؓ: حضرت فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا۔

رسول اللہ ﷺ کی رضاعی مائیں

(1) حضرت ثُوَیبہ رضی اللہ عنہا (2) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی بہن

(1) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ

(2) حضرت انیسہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

(3) حضرت حذافہ بنت حارث رضی اللہ عنہا ان کو شیماء بھی کہتے ہیں۔

یہ تینوں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی اولاد ہیں۔

(4) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (یہ نسب میں نبی کریم ﷺ کے چچا ہیں، انھوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضرت ثُوَیبہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا ہے، اس لیے رضاعی بھائی بھی ہوئے)۔

(5) ابو سلمہؓ۔

رسول اللہ کے مؤذن

(1) حضرت بلال رضی اللہ عنہ (مسجد نبویؐ میں)

(2) حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (مسجد نبویؐ میں)

(3) حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ (مسجد حرام یعنی بیت اللہ میں)

(4) حضرت سعد قرظی رضی اللہ عنہ (مسجد قبا میں)

رسول اللہ ﷺ کے خادم

(1) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

(2) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

(3) حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ

(4) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ

(5) حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ

(6) حضرت سعد رضی اللہ عنہ

(7) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

(8) حضرت اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ

(9) حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ

(10) حضرت ایمن بن عبید رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کے پہرہ دار

(1) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

(2) حضرت عبادہ بن بشیر رضی اللہ عنہ

(3) حضرت ذکوان بن عبد قیس رضی اللہ عنہ

(4) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

(5) حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ

(6) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

(7) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کے مشہور غزوات

(1)جنگ بدر (2)جنگ احد (3)جنگ خندق (4)جنگ بنی المصطلق

(5)جنگ خیبر (6)فتح مکہ (7)جنگ حنین (8)جنگ تبوک

رسول اللہ ﷺ کے دعوتی خطوط

1. بنام ہرقل (قیصر روم) بذریعہ حضرت دحیہ الکلبیؓ
2. بنام اصحمہ نجاشی (بادشاہ حبشہ) بذریعہ حضرت عمرو بن امیہ ضمیریؓ
3. بنام خسرو پرویز (کسریٰ ایران) بذریعہ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ
4. بنام مقوقیس (عزیز مصر) بذریعہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ
5. بنام روسائے یمامہ (نجد) بذریعہ سلیط بن عمرو عامریؓ
6. بنام حارث غسانی (امیر حدود شام) بذریعہ حضرت شجاع بن وھب الاسدیؓ

رسول اللہ ﷺ کے گھوڑوں کے نام

(1)سکب (2)مرتجز (3)لحیف (4)لزاز (5)ورد

(6)ظرب / طرب (7)سبحۃ (8)ضریس (9)ملاوح

رسول اللہ ﷺ کی خچروں کے نام

(1)دلدل (2)فضہ (3)ایلیہ

رسول اللہ ﷺ کی اونٹیوں کے نام

(1)قصوا (2)عضباء (3)جدعا

رسول اللہ ﷺ کے گدھوں کے نام

یعفور یا عفیر

رسول اللہ ﷺ کی تلواروں کے نام

(1)ماثور (2)ذوالفقار (3)قلعی (4)تبار (5)حتف

(6)قضیب (7)عصب (8)رسوب (9)مجذم

رسول اللہ ﷺ کے نیزوں کے نام

(1)مثوی (2)مثنیٰ (3)غمزہ

رسول اللہ ﷺ کی لاٹھیوں کے نام

(1)مجن (2)عرجون (3)ممشوق

رسول اللہ ﷺ کی کمانوں کے نام

(1)شداد (2)زوراء (3)روحاء (4)صفراء

(5)بیضاء (6)کتوم

رسول اللہ ﷺ کے ترکشوں کے نام

(1)جمع (2)کافور

رسول اللہ ﷺ کے خودوں کے نام

(1)موشح (2)ذوالسبوع

رسول اللہ ﷺ کی زِرہوں کے نام

(1)ذات الفضول (2)ذات الوِشاح (3)ذات الحواشی (4)سعدیہ

(5)فضہ (6)تبرا (7)خرنق

رسول اللہ ﷺ کے خلفاء اور صحابہؓ

آپ ﷺ کے بعد منصبِ خلافت پر فائز ہونے والے صحابہؓ

	نام خلیفہ	دور خلافت	مدت خلافت
(1)	حضرت ابو بکر صدیقؓ	(11تا13ہجری)	2سال3ماہ10دن
(2)	حضرت عمر فاروقؓ	(13تا24ہجری)	10سال5ماہ4دن
(3)	حضرت عثمانؓ	(24تا35ہجری)	12سال11دن
(4)	حضرت علیؓ	(35تا40ہجری)	4سال9ماہ
(5)	حضرت حسنؓ	(41ہجری)	6ماہ
(6)	حضرت معاویہؓ	(41تا60ہجری)	19سال

سوانح خلفاء راشدین

(1)حضرت ابو بکر صدیقؓ

اصل نام: عبداللہ

زمانہ جاہلیت میں آپ کو عبدالکعبہ کہا جاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے بدل کر نام عبداللہ رکھا۔

لقب: صدیق اور عتیق

والد کا نام: عثمان، کنیت ابو قحافہ بن عامر

والدہ کا نام: سلمیٰ بنت صخر

مدت خلافت: قمری حساب سے دو سال تین ماہ دس دن

شمسی حساب سے دو سال دو ماہ سولہ دن

وفات: 63سال عمر، 22جمادی الثانی 13ہجری بمطابق 22اگست 634ء

(2) حضرت عمر فاروقؓ

اصل نام: عمر

کنیت: ابو حفص / ابو الاسد

لقب: فاروقؓ

والد کا نام: خطاب بن نوفل

والدہ کا نام: حنتمہ بنت ہاشم

مدت خلافت: ساڑھے دس برس یعنی دس سال چھ ماہ چار دن

وفات: 63 سال عمر، یکم محرم ۲۴ ہجری

(3) حضرت عثمانؓ

اصل نام: عثمان

کنیت: ابو عمر

لقب: ذوالنورین۔

والد کا نام: عفان بن ابی العاص

والدہ کا نام: اروٰی بنت کریز

مدت خلافت: 12 سال

وفات: 82 سال عمر، ۱۸ ذی الحجہ 35 ہجری جمعہ کے روز شہید ہوئے۔

(4) حضرت علیؓ

اصل نام: علی (یہ نام ابو طالب نے رکھا والدہ نے نام اسد رکھا)

لقب: حیدر / المرتضیٰ

کنیت: ابو تراب

والد کا نام: ابو طالب بن عبد المطلب

والدہ کا نام: فاطمہ بنت اسد

مدت خلافت: چار سال 9 ماہ

وفات: 63 سال عمر، 17 رمضان 40 ہجری کو شہید ہوئے۔

عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

وہ صحابہؓ جن کو دنیا میں نبی کریم ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

(1) حضرت ابو بکرؓ (2) حضرت عمرؓ

(3) حضرت عثمانؓ (4) حضرت علیؓ

(5) حضرت طلحہؓ (6) حضرت زبیرؓ

(7) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (8) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

(9) حضرت سعید بن زیدؓ (10) حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ

اہل کتاب صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

(1) حضرت تمیم بن اوس داریؓ (2) حضرت جارود بن عمرؓ

(3) حضرت زید بن سعنہؓ (4) حضرت عبداللہ بن سلامؓ

(5) حضرت عداسؓ

قاصد اور سفیر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

(1) حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبیؓ (2) حضرت سلیط بن عمرؓ

(3) حضرت شجاع بن وہبؓ (4) حضرت علاء بن عبداللہؓ

(5) حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ (6) حضرت عروہ بن مسعودؓ

تاجر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

(1) حضرت ثمامہ بن اثالؓ (2) حضرت حکیم بن حزامؓ

(3) حضرت خزیمہ بن ثابتؓ (4) حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ

(5) عبدالرحمٰن بن عوفؓ

شاعر اور خطیب صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

(1)حضرت حسان بن ثابتؓ
(2)حضرت ثابت بن قیسؓ
(3)حضرت صرمہ بن انسؓ
(4)حضرت عامر بن اکوعؓ
(5)حضرت عبداللہ بن رواحہؓ
(6)حضرت عمرو بن جموحؓ
(7)حضرت عدی بن حاتمؓ
(8)حضرت ابو جندلؓ
(9)حضرت ایاس بن بکیرؓ
(10)حضرت غیلان بن سلمہؓ
(11)حضرت خزیمہ بن ثابتؓ
(12)حضرت عباس بن عبد المطلبؓ

کم سن صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

(1)حضرت ابو طفیل لیثیؓ
(2)حضرت سعید بن عاصؓ
(3)حضرت عبداللہ بن جعفرؓ
(4)حضرت عمیر بن سعدؓ
(5)حضرت عبداللہ بن زبیرؓ
(6)حضرت محمد بن طلحہؓ
(7)حضرت عبداللہ بن عامرؓ

بزرگ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

(1)حضرت ابو قحافہؓ (ابو بکرؓ کے والد)
(2)حضرت حسیل بن یمانؓ (انکی کنیت ابو حذیفہ تھی)
(3)حضرت خارجہ بن زید انصاریؓ
(4)حضرت رفاعہ بن وقش انصاریؓ
(5)حضرت سعید بن یربوع مخزومیؓ
(6)حضرت عدیم بن ساعدہ انصاریؓ
(7)حضرت عاصم بن عدی انصاریؓ
(8)حضرت کلثوم بن الہدم انصاریؓ
(9)حضرت قیس بن سعد انصاریؓ
(10)حضرت یامین بن عمیرؓ

حصہ ششم

مسنون دعائیں

دعا کی اہمیت اور آداب و شرائط

دعا کے لفظی معنی ہیں : پکارنا، مانگنا، حاجت طلب کرنا۔ شریعت اسلامی میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہے۔

دعا عبادت کا خلاصہ ہے: سیدنا انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ'' دعا عبادت کا مغز ہے۔

مطلب یہ ہے کہ دعا عبادت کا خلاصہ ہے۔ کیونکہ عبادت کی حقیقت اور اس کا خلاصہ عاجزی اور اپنے آپ کو ذلیل و کمتر سمجھنا ہے اور یہی چیز دعا میں حاصل ہوتی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ بلند مرتبہ کوئی چیز نہیں ہے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے، کیونکہ ترک دعا اللہ سے تکبر اور لاپرواہی کی علامت ہے۔"

قبولیت دعا کی شرائط

احادیث مبارکہ میں دعا کی قبولیت کے لئے کچھ شرائط و آداب بیان کی گئی ہیں جن کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔

- مکمل عزم اور قبول ہونے کے یقین کے ساتھ دعا مانگنا چاہیے۔
- دعا ہر حال میں کرنی چاہیے صرف تکالیف میں نہیں۔
- دعا کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ حرام کھانے سے پرہیز کیا جائے۔
- اپنے لئے دعا مانگنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کے لیے بھی دعا مانگی جائے۔
- دعا کا ادب یہ کہ ہاتھ اٹھا کے دعا مانگی جائے اور آخر میں اپنے ہاتھ چہرے پر پھیر لینے چاہیے۔
- دعا کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا چاہیے۔
- دعا ختم کرنے کے بعد آخر میں آمین کہنا چاہیے۔

مسنون دعائیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی خاص مقامات کے چند جامع دعائیں:

ا: سوتے وقت پڑھنے کی دعا:

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے اور اپنا بستر جھاڑ لے پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر سر کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَکَ (الادب المفرد)

ترجمہ: اے اللہ مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو تمام بندوں کو جمع کرے گا۔

۲: اور سوتے وقت یہ بھی پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ [33 بار] ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ [33 بار] ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ [34 بار] (متفق علیہ)

۳: سونے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ط (بخاری و مسلم)

ترجمہ: اے اللہ میں تیرا ہی نام لے کر مرتا (سوتا) اور جیتا ہوں۔

۴: جاگنے کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ط (بخاری و مسلم)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مرنے [سونے] کے بعد زندہ کیا [یعنی جگایا] اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۵: جب برا خواب دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ۔ (سنن ابو داؤد)

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے اللہ کے غضب سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور میرے پاس ان کے آنے سے۔ (جب نیند آئے تب بھی یہی دعا پڑھے)

٦: اگر سوتے ہوئے ڈر جائے:

اگر سوتے ہوئے ڈر جائے یا کسی قسم کی گھبراہٹ یا دہشت ہو تو یہ تعوّذ پڑھے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔ (حصن حصین)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کے غضب او غصّے سے، اور اس کے عذاب سے، اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے وسوسوں سے، اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔

٧: بیت الخلاء جانے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ؕ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

٨: بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا:

غُفْرَانَكَ

یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (الاذکار للنووی)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا والی چیز دور کی اور مجھے سکون دیا۔

٩: آئینہ میں دیکھنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ۔ (مسند احمد۔ مسند ابی یعلی)

ترجمہ: اے اللہ جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے، میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔

١٠: کپڑے پہننے کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ ؕ (ابو داؤد)

ترجمہ: سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔

۱۱: جب نیا کپڑا پہنے تو یہ کہے:

اگر کپڑے نئے ہوں تو یہ دعا کریں۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ اَسْئَلُکَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَاصُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَاصُنِعَ لَهٗ۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا۔

۱۲: کپڑے اُتارتے وقت:

جب غسل یا کسی اور ضروت کے لیے کپڑے اُتارنے ہوں تو یہ کلمات کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی)

ترجمہ: اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۳: جب دوسرے کو نیا کپڑا پہنے دیکھے:

جب کسی مرد کو نیا لباس پہنے دیکھے تو اسے یہ دُعا دے:

اَلْبِسْ جَدِیْدًا وَّعِشْ حَمِیْدًا وَّمُتْ شَهِیْدًا سَعِیْدًا۔ (ابن ماجہ، اذکار)

ترجمہ: نیا لباس پہنو، قابلِ تعریف زندگی گزارو، سعادت اور شہادت کی موت مرو۔

۱۴: اور اگر نیا لباس پہننے والی عورت ہو تو کہے:

اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ۔ (بخاری)

ترجمہ: یہ لباس تم پہن کر پُرانا کرو۔

۱۵: دولہا کو یوں مبارک دے:

بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ وَبَارَکَ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ۔ (سنن کبریٰ بیہقی)

ترجمہ: برکت دے اللہ آپ کو اور برکت نازل کرے آپ پر اور جمع کرے آپ دونوں کو بھلائی میں۔

۱۶: کھانا کھانے کی دعا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ (ابوداؤد، ترمذی، حاکم)

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

۱۷: کھانا کھانے کے بعد دعا:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَطۡعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ؕ (ابوداؤد)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

۱۸: جب دودھ پیے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ لَنَا فِیۡہِ وَزِدۡنَا مِنۡہُ۔ (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! تو برکت دے ہمارے لیے اس میں اور زیادہ کر ہم پر اس سے۔

۱۹: گھر سے نکلنے کی دعا:

بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ (ابوداؤد، ترمذی)

ترجمہ: میں اللہ ہی کا نام لیکر نکلا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ گناہوں سے پھرنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

۲۰: گھر میں داخل ہونے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُکَ خَیۡرَ الۡمَوۡلِجِ وَخَیۡرَ الۡمَخۡرَجِ بِسۡمِ اللّٰہِ وَلَجۡنَا وَبِسۡمِ اللّٰہِ خَرَجۡنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا ؕ (ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں، ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے باہر گئے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔

۲۱: جب غصہ آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔

۲۲: جب آدمی کسی کام میں متردد ہو اور استخارہ کا وقت نہ ہو تو یہ مختصر دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ۔ (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! آپ میرے لیے پسند کر لیجئے اور میرے لیے چھانٹ دیجئے۔

۲۳: جب مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔ (مسلم۔ابوداؤد)

ترجمہ: خاص اللہ کے نام کے مدد کے ساتھ، رسول اللہ پر درود و سلام ہو، اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

۲۴: مسجد سے نکلتے وقت کی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ۔ (مسلم۔ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں اور شیطان سے بچا۔

۲۵: وضو شروع کرنے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔

۲۶: وضو کے درمیان میں یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔ (ترمذی:۱/۹)

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہوں کی بخشش فرما اور میرے گھر میں وسعت دے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

۲۷: وضو کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

(مسلم:۱/۱۲۲، ابوداؤد:۱/۲۵)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

۲۸: اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے بنادے بہت توبہ کرنے والوں میں اور مجھے بنادے خوب پاکی حاصل کرنے والو میں۔

۲۹: اذان کے بعد کی دعا:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی)

ترجمہ: اے اللہ! اس پوری اور کامل پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب تو حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کی مقام محمود تک پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

۳۰: فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد:

فرض نماز کا سلام پھیرنے کے بعد "اللہ اکبر" کہہ کر تین مرتبہ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" کہا جائے۔ نیز فرض نمازوں کے بعد متعدد دُعائیں آنحضرت ﷺ سے ثابت ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

ترجمہ: اے اللہ! آپ (ہمیشہ) سلامت رہنے والے ہیں، اور آپ ہی سے (ہر ایک کو) سلامتی ملتی ہے، اور اے ذوالجلال والاکرام! آپ بہت برکت والے ہیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، سلطنت اسی کی ہے، تعریف اسی کی ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو چیز آپ عطا فرمائیں اسے روکنے والا کوئی نہیں، اور جو چیز آپ روک لیں اسے دینے والا کوئی نہیں، اور کسی یارُتبہ شخص کو اس کا رُتبہ آپ کے مقابلے میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

❁ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ (ابوداؤد، نسائی)

ترجمہ: اے اللہ! میری اس بات میں مدد فرما کہ میں آپ کا ذکر کر سکوں، آپ کا شکر ادا کروں اور آپ کی اچھی عبادت کروں۔

❁ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بخل سے، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بدترین (بڑھاپے کی) عمر سے، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں دُنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔

۳۱: بازار میں داخل ہونے کی دعا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (حصن حصین)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کیلئے تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو موت نہیں آئے گی اسی

کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۳۲: بازار میں جائے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْصَفْقَةً خَاسِرَةً۔ (طبرانی فی الکبیر)

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بازار کے شر سے، اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں یا معاملہ میں خسارہ اٹھاؤں۔

۳۳: مجلس سے اٹھنے کی دعا:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ط

ترجمہ: یااللہ! میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور آپ کی حمد کرتا ہوں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں میں آپ سے مغفرت مانگتا ہوں اور آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

۳۴: سفر کی دعا:

جب سفر پر روانہ ہو تو یہ دعا مانگے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ۔

ترجمہ: میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں۔

یا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَفِيْقِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَخَلِيْفَتِیْ فِیْ اَهْلِیْ وَمَالِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی اس میں میرا رفیق ہے اور میرے بعد میرے خاندان اور مال کا تو ہی نگہبان ہے۔

یا اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ

وَالْوَلَدِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ۔ (الاذکار)

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! آپ ہی ہمارے سفر میں ہمارے ساتھی ہیں، اور آپ ہی ہمارے پیچھے ہمارے گھر والوں اور مال و اولاد کے محافظ ہیں۔ اے اللہ! ہم آپ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کی توفیق مانگتے ہیں، اور ایسے عمل کی جس سے آپ راضی ہوں۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں سفر کی مشقت سے، اور غم میں ڈالنے والے منظر سے، اور بُری حالت میں گھر والوں اور مال و اولاد کے پاس واپس لوٹنے سے۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس سفر کو آسان کر دیجئے اور اس کی دُوری کو ہمارے لیے لپیٹ دیجئے۔

۳۵: سواری کی دعا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۙ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ (الزخرف)

ترجمہ: اللہ پاک ہے جس نے اس سوری کو ہمارے قبضہ میں دیدیا اور اس کی قدرت کے بغیر ہم اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بے شک ہم سب کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۳۶: جب کشتی یا جہاز چلنے لگے تو یہ کلمات کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ مُجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (ہود)

ترجمہ: اللہ ہی کے نام سے یہ چلتی اور ٹھہرتی ہے، بے شک میرا پروردگار بہت مغفرت کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

۳۷: جب سواری کسی منزل پر ٹھہرنے لگے:

جب سواری کسی ایسی جگہ ٹھہرنے لگے جہاں انسان کو اُترنا ہے خواہ تھوڑی دیر کے لیے اُترنا ہو، یا زیادہ دیر کے لیے، اس وقت یہ دُعا کی جائے:

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ۔ (المؤمنون)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! مجھے برکت والی جگہ پر اُتاریئے اور آپ سب سے بہتر اُتارنے والے ہیں۔

۳۸: جب کسی نئی بستی میں داخل ہو:

جب کوئی شخص کسی نئی بستی میں داخل ہو تو یہ دُعا کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَ ھٰذِهِ الْقَرْیَةِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس بستی کی، اس کے رہنے والوں کی اور جو کچھ اس بستی میں ہے اس کی بھلائی نصیب ہو، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس کی، اس کے رہنے والوں کی اور جو چکھ اس بستی میں ہے اس کی بُرائی سے۔

۳۹: سفر سے واپسی کی دعا:

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (مسلم)

ترجمہ: ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

۴۰: کسی کو رخصت کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكُمْ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِكُمْ۔ (ترمذی:۲/۱۸۲)

ترجمہ: اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرا دین اور تیری امانت داری اور تیرے عمل کا انجام۔

۴۱: جب کوئی ہدیہ دے تو اُسے دعا دیتے ہوئے یوں کہے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْ أَھْلِكَ وَمَالِكَ۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی)

ترجمہ: برکت دے اللہ آپ کو آپ کے گھر والوں میں اور آپ کے مال میں۔

۴۲: چاند دیکھنے کی دعا:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ۔

ترجمہ: اے اللہ اسے تو ہمارے اوپر برکت اور ایمان اور سلامت اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کے ساتھ جن سے تو راضی ہے اسے نکال رکھ اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

۴۳: روزہ افطار کرنے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔ (ابوداؤد: ۱/ ۳۲۹)

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر روزہ افطار کیا۔

۴۴: یا یہ دعا پڑھے:

ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (سنن بیہقی)

ترجمہ: پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اجر ملنا طے ہوا اگر اللہ نے چاہا۔

۴۵: شب قدر ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! بے شک آپ بہت معاف کرنے والے ہیں، آپ پسند کرتے ہیں، معاف کرنے کو، پس آپ مجھے معاف کر دیجئے۔

۴۶: بارش طلب کرنے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا۔ (بخاری)

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں سیراب فرما، اے اللہ! ہمیں سیراب فرما، اے اللہ ہمیں سیراب فرما۔

۴۷: دوسری دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا۔ (بخاری ۱/ ۱۳۸)

ترجمہ: اے اللہ! ہماری مدد فرما، اے اللہ ہماری مدد فرما، اے اللہ ہماری مدد فرما۔

۴۸: بارش کے نزول کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا۔ (بخاری: ۱/ ۱۳۸)

ترجمہ: اے اللہ! اس بارش کو بہت برسنے والا اور نفع دینے والا بنا۔

۴۹: جب بارش زیادہ ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! اس بارش کو آس پاس برسا اور ہم پر نہ برسا، اے اللہ! ٹیلوں پر اور بنوں میں اور پہاڑوں اور نالوں میں اور درخت اگنے کی جگہوں میں برسا۔

۵۰: جب بادل گرجنے کی آواز سنے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ۔ (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ تو قتل نہ کرنا ہمیں اپنے غصے کے ساتھ۔

۵۱: جب آندھی آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَقْحًا لَّا عَقِیْمًا۔ (المعجم الاوسط)

ترجمہ: اے اللہ! بار آور ہو نہ کہ بانجھ ہو۔

۵۲: جب گدھے کی آواز سنے تو یہ پڑھے:

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ (مسلم)

ترجمہ: میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔

۵۳: جب قرض کی ادائیگی کی فکر ہو:

جب کسی پر قرض ہو جائے، اور اسے ادا کرنے کی فکر ہو تو یہ دُعا مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: یااللہ! میں فکر اور غم سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اور عاجزی اور سستی سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اور بزدلی اور بخل سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اور قرض کے غالب آجانے اور لوگوں کے مسلط ہو جانے سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴: اگر نظر بد لگ جائے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ أَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں دم کرتا ہوں۔ اے اللہ! آپ دور کر دیجئے اس کی گرمائش اور اس کی ٹھنڈک اور اس کی تکلیف کو۔

۵۵: کسی مصیبت زدہ کو دیکھنے پر یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً۔

(ترمذی)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے عافیت بخشی اس مصیبت سے جس میں آپ کو مبتلا کیا اور مجھے خوب فضیلت بخشی ان سارے لوگوں پر جن کو اس نے پیدا کیا۔

۵۶: کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو یوں دعا دے:

اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ۔

ترجمہ: اللہ تجھے ہنساتا رہے۔

۵۷: جب مصیبت یا تکلیف پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اٰجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا۔ (مسلم)

ترجمہ: ہم اللہ ہی کیلئے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ مجھے میر مصیبت میں ثواب عطا فرما اور اس کے عوض اس سے بہتر چیز عطا فرما۔

۵۸: کسی کے ڈر اور خوف سے بچنے کی دعا:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ۔ (مسلم)

ترجمہ: اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، اس کی مخلوق کی شر سے۔ اے اللہ تو میرے لیے ان سے کافی ہو جا جیسا تو چاہے۔

۵۹: جب مریض کی عیادت کرے تو یوں تسلی دے:

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ (بخاری)

ترجمہ: کوئی حرج نہیں، پاکی ہے ان شاء اللہ۔ (اگر اللہ نے چاہا)

۶۰: مریض کی شفا کیلئے پڑھنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِهٖ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَآءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (مسلم:۲/۲۲۲)

ترجمہ: اے اللہ اے لوگوں کے رب تو تکلیف کو دور فرما اور اس کو شفا دے اور تو ہی شفا دینے والا ہے کوئی شفا نہیں تیری شفا کے علاوہ۔ تو ایسی شفا عطا فرما جو ذرا سا مرض بھی نہ چھوڑے۔

۶۱: بچہ کو مرض اور دوسرے شر سے بچانے کے لیے:

اُعِيْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ وَكُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

ترجمہ: میں تیرے لئے اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے ہر شیطان اور ہر زہریلے جانور اور ہر ضرر پہنچانے والی ہر آنکھ سے پناہ چاہتا ہوں۔

۶۲: تعزیت کی دعا:

میت کے وارث سے بوقت تعزیت یہ الفاظ کہے۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: اللہ کے اختیار میں ہے جو اُس نے لے لیا اور اُسی کی ہے جو وہ دیتا ہے اور ہر چیز کا اُن کے ہاں مقرر وقت ہے۔

۶۳: جب میت کو قبر میں رکھے تو یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر میں اس کو رکھتا ہوں۔

٦٤: قبرستان میں جانے کی دعا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ (ترمذی)

ترجمہ: اے قبروں والو! تم پر سلام ہو ہم کو اور تم کو اللہ بخشے تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم بعد میں آنے والے ہیں۔

٦٥: جب وساوس میں مبتلا ہو:

اٰمَنْتُ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی)

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر۔

٦٦: فتنوں سے حفاظت کی دعا:

نَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔ (مسلم)

ترجمہ: ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں فتنوں سے، جو ان میں سے ظاہری ہوں اور جو باطنی ہوں یعنی پوشیدہ ہوں۔

صبح وشام پڑھنے کی دعا

جب سورج طلوع ہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا۔ (مسلم)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے لوٹا دیا ہمیں، ہمارا یہ دن اور اس نے ہلاک نہیں کیا ہمیں ہمارے گناہوں کی وجہ سے۔

صبح کی دعا:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔ (ابن حبان)

ترجمہ: اے اللہ تیری ہی قدرت سے ہم صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے ہم شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ جانا ہے۔

صبح اور شام کی ایک خاص دعا:

حضرت عثمان ص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ انے فرمایا ہے:

کہ جو بندہ ہر صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی دوسری روایت میں ہے کہ اسے کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔ کلمات یہ ہیں:

- بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی [یا شام] جس کے نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

- اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ (ابو داؤد و ترمذی) (صبح اور شام کے وقت سات بار)
- رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا. (ابو داؤد) (صبح و شام تین بار)
- اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔ (ابو داؤد)
- اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ط
- یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قَلْبِیْ اِلٰی طَاعَتِكَ ط
- یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ ط
- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ ط

ایمان مفصل:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

ایمان مجمل:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ط

کلمہ طیبہ :

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

کلمہ شہادت:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

کلمہ تمجید:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

کلمہ توحید:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

کلمہ استغفار:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ؕ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۔

کلمہ رد کفر:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

نماز حاجت

دعاؤں کی مقبولیت اور حاجتوں کے پورا ہونے کے لیے ایک مجرب نسخہ نماز حاجت ہے۔ جب حضور ﷺ کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا تو آپ ﷺ اس کے لیے دو رکعت یا چار رکعت پڑھتے۔ حدیث میں ہے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ باقی تین رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار پڑھے تو گویا اس نے شب قدر میں چار رکعات پڑھیں۔ [ابوداؤد]

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کی کوئی حاجت اللہ کی طرف ہو یا کسی انسان کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے۔ [اپنی جائز حاجت کے لیے اللہ سے رجوع کرنے کا یہ بہترین نسخہ ہے۔]

دعائے حاجت:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگ ہے بڑے عرش کا مالک، اے اللہ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری رحمت کے ذریعے بخشش کے اسباب، نیکی کی آسانی اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں، میرے تمام گناہ بخش دے میرے جملہ غم ختم کر دے اور میری ہر وہ حاجت جو تیری رضامندی کے مطابق ہو پوری فرما۔“

دعائے استخارہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے تمام کاموں کے لئے دعا استخارہ اس طرح سکھاتے تھے کہ جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے [یعنی بہت اہتمام سے اس کی تعلیم فرماتے تھے] چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نفل نماز بھی پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ [فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ] فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ [فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ] فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔

ترجمہ: ”یا اللہ! میں خیر چاہتا ہوں آپ سے بوجہ آپ کے علم کے اور قدرت طلب کرتا ہوں آپ سے بوجہ آپ کی قدرت کی اور مانگتا ہوں میں آپ سے آپ کے بڑے فضل میں سے کیونکہ آپ قادر ہیں اور میں قادر نہیں اور آپ عالم ہیں اور میں عالم نہیں اور آپ علام الغیوب ہیں۔ یا اللہ! اگر آپ کے علم میں یہ ”کام“ بہتر ہے میرے لئے میرے دین میں اور میری معاش میں اور میرے انجام کار میں تو تجویز کر دیجئے اور آسان کر دیجئے اس کو میرے لئے پھر برکت دیجیے میرے لئے اس میں اور اگر آپ کے علم میں یہ ”کام“ برا ہے میرے لئے، میرے دین میں اور میری معاش میں اور میرے انجام کار میں تو ہٹا دیجئے اس کو مجھ سے اور ہٹا دیجئے مجھ کو اس سے اور نصیب کر دیجئے مجھے بھلائی جہاں کہیں بھی ہو پھر راضی رکھے مجھ کو اس پر۔ اور حدیث میں جہاں کام کا لفظ آیا اس جگہ اپنی حاجت کا نام لیں۔“ [بخاری شریف]

فائدہ: اگر کسی ایسے کام کا ارادہ کیا جائے جو مباح ہو اور اس کی کامیابی یا بھلائی میں شک اور تردد ہو۔ مثلاً سفر کا ارادہ ہو یا تجارت شروع کرنے کا خیال ہو یا نکاح کرنا چاہتا ہو یا اسی طرح کا کوئی مباح

کام تو ایسے موقع پر مناسب یہ ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے مسنون طریقہ پر استخارہ کیا جائے۔ استخارہ کی برکت یہ ہے کہ استخارہ کی وجہ سے کام شروع کرنے والے کے حق میں جو بات بہتر ہوتی ہے وہ اس کے دل میں جگہ لے لیتی ہے اور دل مطمئن ہو جاتا ہے اس کے لئے نہ کوئی مخصوص خواب دیکھنا ضروری ہے نہ کوئی اور حالت۔ اگر اس کے بعد بھی دل کوئی فیصلہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے نام سے کام شروع کر دیا جائے۔

یاد رہے کہ کھانے پینے یا اس قسم کے دوسرے متعین کام کے لئے استخارہ نہیں کرنا چاہئے۔ اسی طرح اگر کوئی کام خیر محض ہو اس میں استخارہ صرف تعین وقت یا حالت مخصوص کے اعتبار سے ہوگا۔ واجب اور مستحب کاموں کی ادائیگی یا حرام و مکروہ چیزوں کے سلسلے میں استخارہ نہیں ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سات مرتبہ استخارہ کرو۔" [مظاہر حق جدید]

ایک روایت میں یہ مختصر استخارہ بھی منقول ہے:

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے [صحیح راستہ] پسند کیجئے اور میرے لئے آپ ہی انتخاب فرما دیجئے اور مجھے اپنے اختیار کے سپرد مت کیجئے۔

یعنی وقت کم ہو تو صرف اسی دعا کو ہی پڑھ لیں۔ [مظاہر حق جدید]

اسماء حسنیٰ

(اللہ تعالیٰ کے پیارے اور خوب صورت نام)

اللہ تعالیٰ کے بہت سے صفاتی نام ہیں جس کو اسماء حسنیٰ کہا جاتا ہے۔سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جس نے ان کو شمار (یاد کر کے ورد) کیا وہ جنت میں داخل ہو گا۔اسی لیے ہم نے ان کو شمار کر کے یاد کر لیا ہے۔(بخاری)

1. اَلرَّحْمٰنُ بخشنے والا
2. اَلرَّحِیْمُ مہربان
3. اَلْمَلِكُ بادشاہ
4. اَلْقُدُّوْسُ نہایت پاک
5. اَلسَّلَامُ بے عیب اور سلامت
6. اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا
7. اَلْمُهَيْمِنُ نگہبان
8. اَلْعَزِيْزُ غالب
9. اَلْجَبَّارُ بگڑے کاموں کو درست کرنے والا۔ بعض کے نزدیک اس کا معنیٰ ہے بندوں کو اس چیز کی طرف لانے والا جس کا وہ ارادہ کرتا ہے۔
10. اَلْمُتَكَبِّرُ نہایت بزرگی والا
11. اَلْخَالِقُ حکمت کے مطابق پیدا کرنے والا، چیزوں کا ارادہ کرنے والا۔
12. اَلْبَارِئُ پیدا کرنے والا
13. اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا
14. اَلْغَفَّارُ بندوں کے گناہ بخشنے والا اور عیوب پر پردہ ڈالنے والا۔
15. اَلْقَهَّارُ ایسا غالب کہ اس کی قدرت کے سامنے سب عاجز اور مغلوب ہوں۔
16. اَلْوَهَّابُ بغیر کسی غرض اور بدلہ کے بہت عطا کرنے والا

17. اَلرَّزَّاقُ رزق پیدا کرنے والا اور مخلوق کو رزق پہنچانے والا
18. اَلْفَتَّاحُ حکم کرنے والا۔ بعض نے کہا "رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا"
19. اَلْعَلِیْمُ ظاہر و باطن کا جاننے والا
20. اَلْقَابِضُ بندوں کی روزی یا دل تنگ کرنے والا اور روح قبض کرنے والا
21. اَلْبَاسِطُ حکم کرنے والا۔ بعض نے کہا "رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا"
22. اَلْخَافِضُ کافروں کو ذلیل و خوار کر کے پست کرنے والا یا اپنی رحمت سے دور کر کے پست کرنے والا
23. اَلرَّافِعُ مومنوں کی مدد کر کے یا ان پر اپنی رحمت کر کے بلند کرنے والا
24. اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا
25. اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا
26. اَلسَّمِیْعُ سننے والا
27. اَلْبَصِیْرُ دیکھنے والا
28. اَلْحَکَمُ حکم کرنے والا کہ اس کو کوئی رد نہ کر سکے
29. اَلْعَدْلُ انصاف کرنے والا
30. اَللَّطِیْفُ بندوں پر نرمی کرنے والا، باریک بین کہ اس کیلئے دور و قریب یکساں ہوں۔
31. اَلْخَبِیْرُ دل کی باتوں اور تمام چیزوں کی خبر رکھنے والا
32. اَلْحَلِیْمُ بردبار کہ مومن کو عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ ان کو ڈھیل دیتا ہے تاکہ توبہ کر کے فلاح پائیں۔
33. اَلْعَظِیْمُ ذات و صفات میں حد سے زیادہ بزرگ و برتر
34. اَلْغَفُوْرُ بہت بخشنے والا
35. اَلشَّکُوْرُ قدردان، تھوڑے عمل پر بہت زیادہ ثواب دینے والا
36. اَلْعَلِیُّ بلند مرتبہ
37. اَلْکَبِیْرُ ایسا بڑا کہ اس کی بڑائی میں اس کا کوئی ہمسر نہیں

38. اَلْحَفِيْظُ عالم کو آفات ونقصانات سے محفوظ رکھنے والا
39. اَلْمُقِيْتُ بدن اور روح کیلئے قوت پیدا کرنے والا اور انہیں قوت دینے والا
40. اَلْحَسِيْبُ ہر حال میں کفایت کرنے والا، قیامت کے دن حساب لینے والا
41. اَلْجَلِيْلُ بزرگی والا، قدر والا
42. اَلْكَرِيْمُ سخی اور بہت دینے والا
43. اَلرَّقِيْبُ ہر چیز کی نگہبانی کرنے والا، بندوں کے احوال وافعال جاننے والا
44. اَلْمُجِيْبُ عاجزوں کی دعا قبول کرنے والا، پکارنے والوں کا جواب دینے والا
45. اَلْوَاسِعُ وسیع علم والا اور اپنی نعمتوں سے سب کو نوازنے والا
46. اَلْحَكِيْمُ دانا اور حکمت والا
47. اَلْوَدُوْدُ نیک بندوں کو دوست رکھنے والا، اولیاء اللہ کے دلوں میں محبوب
48. اَلْمَجِيْدُ بزرگی اور شرافت والی ذات
49. اَلْبَاعِثُ مردوں کو قبروں سے اٹھانے والا اور زندہ کرنے والا اور غافلوں کا دل خواب غفلت سے بیدار کرنے والا
50. اَلشَّهِيْدُ حاضر اور ظاہر وباطن پر مطلع
51. اَلْحَقُّ شہنشاہی کے ساتھ قائم اور خدائی کے لائق
52. اَلْوَكِيْلُ کارساز
53. اَلْقَوِيُّ طاقت والا
54. اَلْمَتِيْنُ قوت والا
55. اَلْوَلِيُّ مددگار اور مومنون کو دوست رکھنے والا
56. اَلْحَمِيْدُ اپنی ذات وصفات میں تعریف کیا ہوا
57. اَلْمُحْصِيُّ ہر چیز کو احاطہ کرنے والا اور شمار میں رکھنے والا
58. اَلْمُبْدِئُ پہلی مرتبہ پیدا کرنے والا
59. اَلْمُعِيْدُ دوبارہ پیدا کرنے والا

60. اَلْمُحْيِيْ زندہ کرنے والا
61. اَلْمُمِيْتُ مارنے والا
62. اَلْحَيُّ ازل سے ابد تک زندہ رہنے والا
63. اَلْقَيُّوْمُ خود قائم اور تمام مخلوقات کو قائم رکھنے والا، خبر گیری کرنے والا، تھامنے والا
64. اَلْوَاجِدُ وہ غنی جو کسی کا محتاج نہیں
65. اَلْمَاجِدُ بزرگی والا
66. اَلْوَاحِدُ یکتا
67. اَلْاَحَدُ ذات وصفات میں یکتا
68. اَلصَّمَدُ بے پرواہ جو کسی کا محتاج نہ ہو اور سب اس کے محتاج ہوں
69. اَلْقَادِرُ قدرت والا
70. اَلْمُقْتَدِرُ قدرت ظاہر کرنے والا
71. اَلْمُقَدِّمُ دوستوں کو اپنا قرب عطا کر کے آگے بڑھانے والا
72. اَلْمُؤَخِّرُ دشمنوں کو اپنے لطف سے دور رکھ کر پیچھے کرنے والا
73. اَلْاَوَّلُ سب سے پہلے
74. اَلْاٰخِرُ سب سے پیچھے
75. اَلظَّاهِرُ اپنی قدرت اور مخلوقات کے اعتبار سے آشکارا
76. اَلْبَاطِنُ اپنی ذات کی حقیقت کے اعتبار سے وہم خیال سے مخفی
77. اَلْوَالِيْ کارساز ومالک
78. اَلْمُتَعَالِيْ بہت بلند مرتبہ
79. اَلْبَرُّ انتہائی احسان کرنے والا
80. اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا، رحمت کے ساتھ رجوع کرنے والا
81. اَلْمُنْتَقِمُ کافروں اور نافرمانوں سے عذاب کے ذریعہ بدلہ لینے والا
82. اَلْعَفُوُّ گناہوں سے درگزر کرنے والا

83. اَلرَّؤُوْفُ بہت مہربان
84. مَالِكُ الْمُلْكِ سارے جہان کا مالک
85. ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بزرگی اور بخشش کا مالک۔
86. اَلْمُقْسِطُ عدل کرنے والا
87. اَلْجَامِعُ قیامت میں لوگوں کو جمع کرنے والا
88. اَلْغَنِيُّ ہر چیز سے بے پرواہ
89. اَلْمُغْنِيُ جس کو چاہے بے پرواہ کرنے والا
90. اَلْمَانِعُ اپنے بندوں کو دین و دنیا کی ہلاکتوں سے باز رکھنے والا
91. اَلضَّارُّ جس کو چاہے ضرر پہنچانے والا
92. اَلنَّافِعُ جس کو چاہے نفع پہنچانے والا
93. اَلنُّوْر روشن کرنے والا، آسمانوں کو ستاروں کے ساتھ، زمین کو انبیاء اور علماء کے ساتھ، مسلمانوں کے دلوں کو معرفت اور اطاعت کے ذریعہ روشن کرنے والا۔
94. اَلْهَادِيُ راہ دکھانے والا
95. اَلْبَدِيْعُ عالم کو بے مثل پیدا کرنے والا
96. اَلْبَاقِيُ ہمیشہ باقی رہنے والا
97. اَلْوَارِثُ موجودات کو فنا کرنے کے بعد باقی رہنے والا اور تمام مخلوقات کا مالک
98. اَلرَّشِيْدُ عالم (دنیا) کی رہنمائی کرنے والا
99. اَلصَّبُوْرُ بردبار کہ گناہگاروں کو عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا۔

حصہ ہفتم

ابتدائی عربی

ابتدائی عربی

دنیا میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں جس طرح اردو، پشتو، فارسی وغیرہ۔ اسی طرح عربی بھی ایک مشہور زبان ہے ،یہ مسلمانوں کی مذہبی زبان کہلاتی ہے، قرآن کریم اور دین کا سارا علم اسی زبان میں ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عربی سیکھو، اس کا سیکھنا دین ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جس طرح ہم دوسری زبانیں سیکھتے ہیں اسی طرح ہمیں عربی زبان بھی سیکھنی چاہیے۔ نیچے ہم عربی زبان کے مشہور اور زیادہ استعمال ہونے والی اصطلاحات درج کرتے ہیں۔ آپ انھیں یاد کریں۔

(۱)۔۔۔اَلْاَعْدَادُ [گنتی]

وَاحِدٌ	ایک	اِثْنَانِ	دو
ثَلَاثَةٌ	تین	اَرْبَعَةٌ	چار
خَمْسَةٌ	پانچ	سِتَّةٌ	چھ
سَبْعَةٌ	سات	ثَمَانِيَةٌ	آٹھ
تِسْعَةٌ	نو	عَشَرَةٌ	دس
اَحَدَ عَشَرَ	گیارہ	اِثْنَا عَشَرَ	بارہ
ثَلَاثَةَ عَشَرَ	تیرہ	اَرْبَعَةَ عَشَرَ	چودہ
خَمْسَةَ عَشَرَ	پندرہ	سِتَّةَ عَشَرَ	سولہ
سَبْعَةَ عَشَرَ	سترہ	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	اٹھارہ
تِسْعَةَ عَشَرَ	انیس	عِشْرُوْنَ	بیس
اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ	اکیس	اِثْنَانِ وَّعِشْرُوْنَ	بائیس
ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	تیئس	اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	چوبیس
خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	پچیس	سِتَّةٌ وَّعِشْرُوْنَ	چھبیس
سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	ستائیس	ثَمَانِيَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	اٹھائیس
تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	انتیس	ثَلَاثُوْنَ	تیس

(2)---عَشَرَاتٌ [دہائیاں]

عَشَرَةٌ	دس	عِشْرُوْنَ	بیس
ثَلَاثُوْنَ	تیس	اَرْبَعُوْنَ	چالیس
خَمْسُوْنَ	پچاس	سِتُّوْنَ	ساٹھ
سَبْعُوْنَ	ستر	ثَمَانُوْنَ	اسی
تِسْعُوْنَ	نوے	مِائَةٌ	سو

(3)---اَلْمَطْبَخُ [باورچی خانہ میں استعمال ہونے والی چیزیں]

مِغْسَلٌ	دھونے کی جگہ	اٰنِیَةٌ	برتن	کَأْسٌ	گلاس
ثَلَّاجَةٌ	فریج	صَحْنٌ	پلیٹ	قِدْرٌ	ہانڈی
سِکِّیْنٌ	چھری	مِلْعَقَةٌ	چمچہ	مَوْقِدٌ	چولہا
طَاسَةٌ	پیالہ	مِنْضَدَةٌ	میز	اِبْرِیْقٌ	جگ

(4)---اَلْخَضْرَوَاتُ [سبزیاں]

جَزَرٌ	گاجر	بَطَاطِسُ	آلو	ثُوْمٌ	لہسن
فِجْلٌ	مولی	بَصَلٌ	پیاز	بَامِیَةٌ	بھنڈی
بَاذِنْجَانٌ	بینگن	طَمَاطِمُ	ٹماٹر	زَنْجَبِیْلٌ	ادرک
قَرْعٌ	لوکی (کدو)	فِلْفِلٌ	ہری مرچ	لِفْتٌ	شلغم
کَرْسَنَةٌ	مٹر	کُزْبُرَةٌ	دھنیا	قَرْنَبِیْطٌ	گوبھی
خِیَارٌ	کھیرا	نَعْنَاعٌ	پودینہ		

(5)۔۔۔اَیَّامُ الْاُسْبُوْعِ [ہفتے کے دن]

يَوْمُ السَّبْتِ	ہفتہ	يَوْمُ الْاَحَدِ	اتوار	يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ	پیر
يَوْمُ الثُّلٰثَاءِ	منگل	يَوْمُ الْاَرْبِعَاءِ	بدھ	يَوْمُ الْخَمِيْسِ	جمعرات
يَوْمُ الْجُمُعَةِ	جمعہ				

(6)۔۔۔شُهُوْرُ السنةِ الْقَمَرِيَّة [سال کے قمری مہینے]

۱	مُحَرَّمٌ	۵	جمادی الاولیٰ	۹	رمضان
۲	صَفَرٌ	۶	جمادی الثانی	۱۰	شوال
۳	رَبِيْعُ الْاَوَّلِ	۷	رجب	۱۱	ذی قعدہ
۴	رَبِيْعُ الثَّانِي	۸	شعبان	۱۲	ذی الحجہ

(7)۔۔۔شُهُوْرُ السنةِ الشَّمْسِيَّة [سال کے شمسی مہینے]

۱	يَنَايِرُ	جنوری	۵	مَايُو	مئی
۲	فِبْرَايِرُ	فروری	۶	يُوْنِيُو	جون
۳	مَارِسُ	مارچ	۷	يُوْلِيُو	جولائی
۴	اِبْرِيْلُ	اپریل	۸	اُغُسْطُسُ	اگست
۹	سِبْتَمْبَرُ	ستمبر	۱۱	نُوْفَمْبَرُ	نومبر
۱۰	اُكْتُوْبَرُ	اکتوبر	۱۲	دِيْسَمْبَرُ	دسمبر

(8)۔۔۔اَلْاَلْوَانُ [مختلف رنگ]

اَبْيَضُ	سفید	اَزْرَقُ	نیلا	وَرْدِيٌّ	گلابی
اَسْوَدُ	کالا	اَصْفَرُ	پیلا	اَخْضَرُ	ہرا (سبز)
اَحْمَرُ	لال	بُرْتُقَالِيٌّ	نارنگی		

(9)۔۔۔اَلْفَوَاكِهُ [مختلف پھل]

تُفَّاحٌ	سیب	مَوْزٌ	کیلا	عِنَبٌ	انگور
مَانْجَةٌ	آم	بِطِّيْخٌ	خربوزہ	جَوَّافَةٌ	امرود
رُمَّانٌ	انار	تَمْرٌ	کھجور		

(10)۔۔۔مَاكُوْلَاتٌ وَمَشْرُوْبَاتٌ [کھانے پینے کی چیزیں]

مَاءٌ	پانی	بَيْضَةٌ	انڈا	عَصِيْرٌ	جوس
عَسَلٌ	شہد	خَلٌّ	سرکہ	طِحْنٌ	آٹا
أَرُزٌّ	چاول	خُبْزٌ	روٹی	اِدَامٌ	سالن
لَحْمٌ	گوشت	مِلْحٌ	نمک	سُكَّرٌ	چینی

(11)۔۔۔مُوَاصِلَاتٌ [ذرائع آمدورفت]

دَرَّاجَةٌ	سائیکل	حَافِلَةٌ	بس	سَيَّارَةٌ	کار
دَرَّاجَةٌ نَارِيَّةٌ	موٹر سائیکل	قِطَارٌ	ریل	طَائِرَةٌ	ہوائی جہاز
عَرَبَةٌ	رکشہ	سَفِيْنَةٌ	کشتی	بَاخِرَةٌ	بحری جہاز
سَيَّارَةُ أُجْرَةٍ	ٹیکسی	شَاحِنَةٌ	ٹرک	تَذْكِرَةٌ	ٹکٹ

(12)۔۔۔اَلْفَصْلُ[درس گاہ]

سَبُّوْرَةٌ	تختہ سیاہ	سَاعَةٌ	گھڑی	طَاوِلَةٌ	میز
مَكْتَبٌ	تپائی	حَقِيْبَةٌ	بستہ	مِمْحَاةٌ	ربڑ
كُرْسِيٌّ	کرسی	مِرْوَحَةٌ	پنکھا	سَجَّادَةٌ	قالین
قَلَمُ الرَّصَاص	پنسل	بَرَّايَةٌ	شاپنر	سَقْفٌ	چھت
قَلَمٌ	قلم [پین]	دَوْلَابٌ	الماری	كُرَّاسَةٌ	کاپی
بَابٌ	دروازہ	مِصْبَاحٌ	چراغ	طَبَاشِيْرٌ	چاک
شُبَّاكٌ	کھڑکی	كِتَابٌ	کتاب	مِنْشَفَةٌ	اسفنج

(13)۔۔۔اَلْمِهَنُ[پیشے]

مُدِيْرٌ	مہتمم	خَيَّاطٌ	درزی، ٹیلر	سَائِقٌ	ڈرائیور
مُهَنْدِسٌ	انجینئر	عَامِلٌ	مزدور	طَبَّاخٌ	باورچی
طَبِيْبٌ	ڈاکٹر	حَدَّادٌ	لوہار	شُرْطِيٌّ	پولیس
نَجَّارٌ	بڑھئی	حَارِسٌ	چوکی دار	مُوَظِّفٌ	ملازم

(14)۔۔۔خَصَائِلُ[اچھی عادات]

صَادِقٌ	سچا	شُجَاعٌ	بہادر	اَمِيْنٌ	امانتدار
مُخْلِصٌ	مخلص	مُطِيْعٌ	فرمانبردار	سَعِيْدٌ	خوش قسمت
نَشِيْطٌ	چست	صَالِحٌ	نیک	شَرِيْفٌ	عزت والا
مُجْتَهِدٌ	محنتی	مُهَذَّبٌ	سلیقہ مند	كَرِيْمٌ	سخی

(15)۔۔۔۔رَذَائِلٌ [بری عادات]

كَاذِبٌ	جھوٹا	مُتَكَبِّرٌ	تکبر کرنے والا
خَائِنٌ	خیانت کرنے والا	بَخِيْلٌ	کنجوس
حَرِيْصٌ	لالچی	غَبِيٌّ	کند ذہن
كَسْلَانٌ	سست	جَبَانٌ	بزدل
اَحْمَقٌ	بے وقوف	سَارِقٌ	چور
حَاسِدٌ	حسد کرنے والا	مُبْتَدِعٌ	بدعتی

(16)۔۔۔۔اَعْضَاءُ الْجِسْمِ [بدن کے حصے]

رَأْسٌ	سر	فَمٌ	منہ	شَعْرٌ	بال
عَيْنٌ	آنکھ	سِنٌّ	دانت	لِسَانٌ	زبان
اَنْفٌ	ناک	ذَقَنٌ	ٹھوڑی	خَدٌّ	گال
وَجْهٌ	چہرہ	مِرْفَقٌ	کہنی	رِجْلٌ	پاؤں
شَفَةٌ	ہونٹ	اُذُنٌ	کان	عُنُقٌ	گردن
صَدْرٌ	سینہ	قَلْبٌ	دل	كَتِفٌ	کندھا
يَدٌ	ہاتھ	بَطْنٌ	پیٹ	ظَهْرٌ	پیٹھ
اِصْبَعٌ	انگلی	اِبْهَامٌ	انگوٹھا	قَدَمٌ	قدم

(17)۔۔۔أُسْرَتِيْ [میرا خاندان]

أَبٌ	باپ	عَمٌّ	چچا	زَوْجٌ	شوہر
أُمٌّ	ماں	عَمَّةٌ	پھوپھی	زَوْجَةٌ	بیوی
أَخٌ	بھائی	خَالٌ	ماموں	اِبْنُ أَخٍ	بھتیجا
أُخْتٌ	بہن	خَالَةٌ	خالہ	اِبْنٌ	بیٹا
بِنْتٌ	بیٹی	جَدٌّ	دادا	جَدَّةٌ	دادی

(18)۔۔۔اَلْحَيَوَانَاتُ [جانور]

جَمَلٌ	اونٹ	فِيْلٌ	ہاتھی	فَرَسٌ	گھوڑا
جَامُوْسٌ	بھینس	حِمَارٌ	گدھا	بَقَرَةٌ	گائے
ثَوْرٌ	بیل	أَسَدٌ	شیر	قِطٌّ	بلی
شَاةٌ	بکری	أَرْنَبٌ	خرگوش	كَلْبٌ	کتا

(19)۔۔۔اَلطُّيُوْرُ [پرندے]

عُصْفُوْرٌ	چڑیا	حَمَامَةٌ	کبوتر	بَبْغَاءٌ	طوطا
غُرَابٌ	کوا	دَجَاجَةٌ	مرغی	دِيْكٌ	مرغا
طَاءُوْسٌ	مور	هُدْهُدٌ	ہدہد	حِدَاةٌ	چیل

(20)۔۔۔اَلْفُصُوْلُ [موسم]

رَبِيْعٌ	موسم بہار	حَرٌّ	گرمی	صَيْفٌ	موسم گرما
خَرِيْفٌ	موسم خزاں	بَرْدٌ	سردی	رَطُوْبَةٌ	تری
شِتَاءٌ	موسم سرما	يُبُوْسَةٌ	خشکی		

عربی مکالمہ

ذیل میں بطور نمونہ عربی بول چال کا ایک مکالمہ دیا جاتا ہے

اَلتَّعَارُفُ.........تعارف

ابتدائی تعارف کا مکالمہ

مَا اسْمُكَ	آپ کا کیا نام ہے؟
اِسْمِی رَاشِد	میرا نام راشد ہے۔
مَا اسْم وَالِدِكِ	آپ کے والد صاحب کا نام کیا ہے؟
اِسْمُ وَالِدِیْ حَنِیف	میرے والد صاحب کا نام حنیف ہے۔
اِیْنَ تَسْکُنُ	آپ کہاں رہتے ہیں؟
اَسْکُنُ فِیْ بشاور	میں پشاور میں رہتا ہوں۔
کَمْ عُمْرُكَ	آپ کی عمر کیا ہے؟
عُمْرِیْ عشرون سنة	میری عمر بیس سال ہے۔
مَا دِیْنُكَ	آپ کا مذہب کیا ہے؟
اَنَا مُسْلِم۔ دِیْنِ الاسلام	میں مسلمان ہوں۔
مَاهِیَ مِهْنَتُكَ	آپ کا پیشہ کیا ہے؟
اَنَا تِلْمِیْذُ	میں طالب علم ہوں۔

نوٹ : معلم / معلمہ دو بچوں کو کھڑا کر کے مندرجہ ذیل مکالمہ کروائیں۔